

ہندی ہفتہ وار

(پولن بھومی)

سمپادک - ہندی شاہت کے سرچیت کوئی
سری گوپال سنگھ نیپالی

ہر گرو دار کو پرکاشت ہر ہفتہ تازہ سماچار -
سماجک حل چل - شاہت کے بہرے ہوئے - لیکچر وغیرہ مختلف
ولیشیوں سے لبالب پرکاشت ہوتا ہے - قیمت سالانہ سے ارڈر پر
ایک کاپی صرف ار آنہ -

نمونہ مفت

بہت جلد خریدار بن کر فائدہ اٹھادیں - پنجر پولن بھومی

رتلام (مالوہ) پریس
صاف عمدہ اور ارزان چھپائی کے لئے سری جینو دیہ پرنٹنگ پریس
چوکھی مل - رتلام - سی - آئی - میں تشریف لائے -
اس پریس میں جدید ٹائپ وغیرہ سے سندھ چھپائی کا کام کیا جاتا ہے
ایک بار بطور امتحان آڈیشن شرط ہے - پنجر جینو دیہ پرنٹنگ پریس - رتلام -

پتہ :-

۱ سری جینودیہ شٹک پرکاشک سمتی - رتلام۔

۲ سری بیراجپالیہ - لوہانڈی - اگرہ (مالوہ)

۳ سری جین ہا بیرمنڈل جگدیش چوک

اودے پور (میواڑ)

۴ سری جین دہرم پرچار ساگری بھنڈار
صدر بازار دہلی

ہندی ہفتہ وار

(پولن بھومی)

سمپادک - ہندی شاہت کے سرچیت کوئی
سری گوپال سنگھ نیپالی

ہر گرو وار کو پرکاشت ہر ہفتہ تازہ سماچار -
سماجک حل چل - شاہت کے بہرے ہوئے - لیکچر وغیرہ مختلف
دیشیوں سے لبالب پرکاشت ہوتا ہے - قیمت سالانہ سے روپیہ
ایک کاپی صرف ار آنہ -

نمونہ مفت

بہت جلد خریدار بن کر فائدہ اٹھادیں - پنجر پون بھومی

رتلام (مالوہ) پریس
صاف عمدہ اور ارزان چھپائی کے لئے سری چمنودیا پرنٹنگ پریس
چو کھی مل - رتلام - سی - آئی - میں تشریف لائیے -
اس پریس میں جدید ٹائپ وغیرہ سے سندھ چھپائی کا کام کیا جاتا ہے
ایک بار بطور امتحان آزمائش شرط ہے - پنجر چمنودیا پرنٹنگ پریس - رتلام

پستہ :-

۱ سری جینودیہ شتک پرکاشک سمتی۔ رتلام۔

۲ سری بیرباچالیہ - لوہانڈی۔ اگرہ ^(مالوہ)

۳ سری جین ہا بیرمنڈل جگدیش چوک

اودے پور (میواڑ)

۴ سری جین دہرم پرچار ساگری بھنڈار
صدر بازار دہلی

۱۲	جیناگم تیوگ سنگره حصه چهارم	۱۲	سینک سار
۱۵	ایضا . . . حصه پنجم	۱۲	جین سو بوده مول
۱۳	ایضا . . . حصه ششم	۸	آده گوس
۱۵	مورین مال	۱۰	میری بجا دنا
۱۲	مست یوده یردپ	۱۲	نرگرنه چایا اولاد مجله
۱۴	تهانک باسی کی پرا جینا سدھی	۶	نرگرنه پردچن پدا اولاد
۱۴	درکهاں موکیتک مال گجراتی	۶	نرگرنه بجا وارته
۱۴	آدرش منی ہندی	۲	مول نرگرنه یردچن
۱۴	آدرش منی گجراتی	۸	نرگرنه یردچن انگریزی
۱	لاؤنی بلاس	۸	نرگرنه پردچن اردو
۱	گمان گیت سنگره	۵	مابیرستو ترار تہہ سہیت
۱۰	یوچی سونا	۶	مابل طیارہ تر
۱۲	نکندن	۱۲	نیکو کارا ادہن
۱	مہایک سند	۱۲	نکدر دستہ کہ ترمیز معہ نقادیر
۱	دہر مواد پیش سندھی پتر	۱۲	اود پور میں اپور واد پکار
۱	جین سادہ مورٹی	۱۲	جیناگم تیوگ سنگره مجله
۱	گرو گون مہیمہ انگریزی	۲	جیناگم تیوگ سنگره حصه اول
۱	سہ بدھی برنی کرمن	۱۲	جیناگم تیوگ سنگره حصه دوم
۱	مہینا میرادی ستور	۵	جیناگم تیوگ سنگره حصه سوم

دہار یک چشمیں منگواؤں

گیان روشنی پھیلانے کے لئے کتب منگواتر تقسیم کریں

۱۳	مشاہدتی سنن	۱۳	بھگوان مہابیر کا آدرش جیون
۱۳	میگم کمار ۵۰ پر لپچے	۱۳	دہار یک سوادہیائی گرنہ
۱۶	سکھ سادہن	۱۱	نبی رامی جی
۱۳	بھگوان مہابیر کا دیرہ سندیش	۱۳	ہمارا نہ اودیو اور دہرم آپیش
۱۲	ایضاً مراہی	۱۱	سوگ سو پانم
۱۳	آدرش پتھی	۱۱	کابہہ بلاس
۱۳	بھگوان پارسانا چتر	۱۱	جین مت دگ درشن ترنکا
۱۳	سیتا بنواس دگ درشن	۱۱	لگو گوتم پرچھا
۱۲	ادیو پر کا آدرش جاتر ماس	۱۲	جین مت دن داٹکا
۱۱	عزل معہ دہن چتر	۱۲	جین سکھ جین بہار حصہ دوم
۱۲	نما کو سنیدہ	۱۲	جین عزل بہار
۱۲	جین ستون منور بن گچھا	۱۲	مت ایدییش بجن
۱۲	سودرا دگ از نک جی ستر	۱۱	مت ایدییش بجن حصہ سویم
۱۲	استادس پائندہ شاہتہ	۱۳	کبہہ داستر کہ کی پرا جین سدھی
۱۲	ایضاً مول	۱۳	جین ستون منور ہلا حصہ اول
۱۲	سویا رسناہتہ	۱۲	ایضاً حصہ دوم

دیشہ کے لئے ایک ایک ادھیائی ہے۔ ہر ایک ادھیائی میں مول
 گاتھا جس کا انوار ہتہ اور یہاں وارہتہ دیا گیا ہے۔ اس پشتک کے انگ
 انگ زبان میں ترجمہ ہو چکے ہیں۔ قیمت مجلد سنکرت چھاپا سمیت ۱۲/۸
 پدا انواراد (ہری گیت جھنڈوں میں) قیمت ۶/۸ آنہ۔ مول یہاں وارہتہ
 ۶/۸ آنہ۔ انگریزی انواراد قیمت ۸/۸

منگوانے کا پتہ

سری جو لودے پشتک پر کاشک سیمتی

رتلام۔

بھگوان مہابیر کا آدرش جیون

مصنف جین دیوا کر پرسدہ بکنا پنڈت منی سری چوتھ مل جی مہاراج
اس پشتک میں بھگوان مہابیر کا ابتدا سے آخر تک جیون چتر ہے۔ یہ
پشتک سچی تواریخی حالات کا بھنڈا رہے۔ بیراگ کا جتنا جاگتا
آدرش ہے۔ ویش نیتی اور دھرم نیتی کا میلان اس پشتک میں
ہے۔ ایک بار منگو آکر ضرور پڑھیں۔ بڑی ساریج کے قریب ۶۰۰ صفحوں کی
شہزادی عمدہ جلد گرنتھ کی قیمت صرف ۱۰ روپیہ ہے۔

نمر گرنتھ پر وچن

سنگراہک اور انو وادک

جین دیوا کر پرسدہ بکنا پنڈت منی سری چوتھ مل جی مہاراج
تینس سو تروں میں سے نکھوج کھوج کر گرہست دھرم۔ منی دھرم
اکرہ سدھی۔ برہمچریہ۔ لیبہ۔ کھٹ۔ درد۔ دھرم۔ ادھرم۔ نرک
مورگ۔ وغیرہ۔ انٹھارہ وسیوں پر گاتھائیں سنگراہ کی گئی ہیں ہر ایک

- شیخ بیان شیخ - سوچ مل جي صاحب جين وید - مانگرول -
 شیخ گھاسی لال جي سرسی ناراین جي صاحب - بہتر
 شیخ رام چند جي صاحب ملی وال جین - گنگاپور سٹی -
 شیخ رکھب داس جي بال چند جي صاحب بمبئی -
 شیخ ختی لال جی ہانی چند جي صاحب - بمبئی
 شیخ رشک لال جي ہیرا لال جي صاحب بمبئی -
 شیخ سیس مل جي جیوراج جي صاحب دہودا - اورنگ آباد
 شیخ پنچي دولت رام جي صاحب بھنڈاری - احمد نگر
 شیخ پھراج جي صاحب نہار - بمبئی -
 شیخ اسید مل جي بھنڈر لال جي صاحب جین وید مانگرول -



مشري سونامبر ستهانگ ٻهي جن سري سنگ - بوليا
 مشري سونامبر ستهانگ ٻهي جن سري سنگ جهارا پڻ ٺهيو
 سري بين مهاير سدل گرو سده (دھوگر اسٿيٽ)
 شري مان دھولا جي سون لال جي صاحب - بهواني گنج
 هرک چند جي تهر مل جي صاحب رخ سيار
 بهو ز لال جي جيت مل جي صاحب - سر لوني
 گلاب چند جي پونم چند جي صاحب راسڪي پور
 روڙ مل جي صاحب - باسيل - بيادر
 گلاب چند جي اندر مل جي صاحب اردو - لهار گدھ
 گشن لال جي بزازي مل جي صاحب - ميل گادس
 ادگم چند جي وان مل جي صاحب بودوڙ
 راج مل جي نند لال جي صاحب - برن گادس
 بندو لال جي هرکبه چند جي صاحب - نصير آباد
 جمنالال جي رام لال جي صاحب کيتي - حيدر آباد
 دهن راج جي هير چند جي صاحب - بنگلور
 هزار ميل جي ملتان مل جي صاحب - بنگلور
 شريمان سبھه پير لال جي صاحب دھوڪا - ياد گري
 سبھه کنهال لال جي موني لال جي صاحب - شولا پور -
 سبھه گنيش لال جي صاحب خيرا - سيوني ماوه

شريمان سيٺ مصري لال جي نانو لال جي صاحب پاڻا کوٽ
 سيٺ لکھي چند جي سنوڪ چند جي صاحب موراو
 سيٺ چيپا لال جي صاحب الی جاد بياور
 سيٺ نيمي چند جي شکر چند جي صاحب شيو پوري
 سيٺ لکھن داس جي ابو لکھن جي صاحب جين کان پور
 سہايڪ

شريمان سيٺ ساگرل جي گرداري لال جي صاحب سکندر آباد۔

شري ان سيٺ - منالال جي پانڊل جي صاحب تال
 سيٺ سمن راج جي صاحب بياور
 سيٺ چندل جي مصري مل جي صاحب گره لچا بياور
 سيٺ مصري مل جي صاحب پاپيل بياور
 سيٺ رکھب داس جي صاحب لکھيرا بياور
 سيٺ هر ديول جي توالال جي صاحب بياور
 سيٺ دولت رام جي صاحب بولاوت بھوپال
 سيٺ چنگن لال جي صاحب سوجيتا اودے پور
 سيٺ چنگن مل جي بستي مل جي صاحب بياور
 سيٺ رتن چند جي ميرا چند جي صاحب باندرابھي
 شري سوتا ميرا استھانگ باسي جين سري سنگل سيٺور

سنگ گشتک

شہریان سیٹھ سری مل جی لال چند جی صاحب گلبہ گڈھ

سیٹھ لالہ رتن لال جی صاحب میتل - اگرہ

سیٹھ اڈے چند جی چھوٹ مل جی صاحب موہتا اور جین

سیٹھ چھوٹے لال جی جین مل جی صاحب کینرا (میواڑ)

سیٹھ موٹی لال جی صاحب جین دید مانگر دل

سیٹھ سوہج مل جی صاحب - بھوانی گنج

سیٹھ وکیل رتن لال جی صاحب صراف ادوے پور -

سیٹھ کالورام جی صاحب کوٹھاری - بیاد

سیٹھ کنڈن مل جی سروپ چند جی صاحب بہادر

سیٹھ دیوراج جی صاحب سورانا

سیٹھ ناتھو لال جی پھگن لال جی صاحب دوگرہ لہنا گڈھ

سیٹھ تارا چند جی ڈواہ جی پونیا ساڈھی

سری جہا بیر جین نویدک منڈل چندوڑ گڑھ (میواڑ)

سری ساڈھی (میواڑ)

سوتیا مہرستہا نکلی سری سنگ

روہا منڈی اگرہ

شری متی پستابائی

سی - یی

شری راجی بانی برورا

روہا منڈی اگرہ

انار بانی

سبزی منڈی دہلی

شری متی چند پتی بانی

شہریان موہن لال جی صاحب وکیل ادوے پور -

سری جے نووے پُستک پرکاشک
 سیتی رتلام

جھم داتا

شہریان جین دو اک پر سہ وکتا پندت منی شری
 چو کھل جی ہماراج
 سد سیہ گن

شہریان دان بیرا سہ کندن ل جی لال چند جی صاحب بیادر
 " سیٹھ نیچ چند جی سردار ل جی صاحب ناگپور -
 " سیٹھ سرور چند جی بہاگ چند جی صاحب کلہا
 " سیٹھ پونم چند جی چنی لال جی صاحب نیائے ڈونگری
 " سیٹھ بہادر ل جی سورج ل جی صاحب یادگری
 " سیٹھ سخت ل جی سوہاگ ل جی صاحب حاورہ

रिफाहे ग्राम प्रेसग्रागेरेमें छपी

نوٹ

فران سود ہر سوامی جی کا جو بھگوان ہا بیر جی کے پانچویں
نمر کے شاگرد بڑے عالم و فاضل تھے۔ اور علم صادق
تھے۔ اور ریاضت کے کرنے میں بڑے مضبوط تھے
اون کے شاگرد جمبومنی راج بھگوان ہا بیر کے ناموجودگی
میں تھے اونکو یہ رنگرنتہ پردہیں سدی بھگوان ہا بیر کا فرمایا
ہوا سنایا ہے۔ فقط۔

— ۵۰ —

باب ہشت دہم ختم ہوا

ہوتی ہیں وہ بے رنگ و روپ ہوتی ہیں - اور
وہ بھٹوس ہوتی ہیں - سبکو جانتی ہیں - سبکو
دیکھتی ہیں - یہی اس کی شناخت ہوتی ہے اور وہ سیدہ
ارواح بے نظیر پریم آئند میں رہتی ہیں - جن کے آراموں
کی دنیا میں کوئی مثال نہیں ہے -

فرمان سودھرا سوامی کا

اپنے شاگرد جمبومنی راج سے

مूल :- एवं से उदाहृ अणुत्तरनारीणी,
अणुत्तरदंसी अणुत्तरनारादंसराधरे।
अरहा गायपुत्ते मयचं,

चंसारिस विष्पाहिस तिवेमि ॥ २८ ॥

(۲۸) اے جمبو - عالم الغیب روشن ضمیر نیک بختوں
کے کرنے والے مشہور شری خاندان کے سردار
رحمۃ راجہ کے فرزند اور ترشلا رانی کے شکم سے پیدا
ہوئے وہ ننگر نختہ اور مہنت بھگوان مہابیر نے اس طرح
اپنی زبان مبارک سے فرمایا ہے -

”شری بھگوان فرماتے ہیں“

سُلول :- अलोस पडिहया सिद्धा,

लोचगे अ पडिहिया ।

इहं बोदिं चइत्ता रां,

तत्थ गंतूरा सिज्झई ॥ २६ ॥

(۲۶) اے گوتم۔ جو ارداح نجات پا جاتی ہیں وہ وزن عذاب سے سبک ہو کر عالم بالا میں پرواز کر کے وہاں رُک جاتی ہیں اور آگے کیوں نہیں جاتی ہیں۔ جس کا سبب یہ ہے کہ وہاں آگے ~~धर्मास्ति~~ (دھرم استیکائے) نہ ہونے سے رُک جاتی ہیں اور دُنیا کی آخری بالائے حصّہ میں بٹھ جاتی ہیں وہ ارداح جائے انسانی کو دُنیا میں یہیں ہی چھوڑ جاتی ہیں وہاں جا کر سدا ہو جاتی ہیں۔

سُلول :- असूविणो जीवघराणा.

नारादंसरासन्निया ।

अउलं सुहसंपन्ना ,

उवमा जस्स नत्थि उ ॥ २७ ॥
(۲۷) اے گوتم۔ جو روح سدا آتما کی شکل میں

سے کلیاں نمودار نہیں ہوتی ہیں۔ اسی طرح سے جس کے اعمال نیت و ناپود ہو گئے ہوں اسی حالت میں اس کے تنازع کی کلیاں پھر نمودار نہیں ہوتی ہیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ نجات یافت شدہ روح پھر کبھی موکش سے روٹ کر تنازع میں نہیں آتی ہیں۔

سوال گوتم سوامی کا بھگوان مہابیر سوامی سے کہ

مूल :- कहिं पडिहया सिद्धा,
कहिं सिद्धा पडिहिया।
कहिं बोंदिं चइत्ता रां,
कत्थ गंतूरा सिन्धुई ॥ २५ ॥

(۲۵) اے پرہمو! جو ارواح نجات پا چکی ہیں وہ کہاں جا کر رُکے ہوئی ہیں اور کہاں قیام کئے ہوئی ہیں اور جامہ انسانی کہاں پر چھوڑا ہے۔ اور کہاں جا کر وہ ارواح سدہ ہوئی ہیں۔

وہ روح دنیوی محبت و گناہوں سے چھوٹ جاتی ہے
اور وہ تمام مخلوقات کو جان لیتی ہے۔ اور دیکھ لیتی ہیں
یعنی پاک خیالات کے ذریعہ روح تمام اعمال پاکر
مکش پالیتی ہے۔

مूल :- सुकमूले जहा रुक्मवे,
सिच्चमारो रा रोहति ।
सवं कम्मा रा रोहति,
मोहणिज्जे स्वच गस ॥ २३ ॥
(۲۳) اے گوتم۔ جس درخت کی جڑ خشک ہو
گئی ہو اور اسکو پانی سے سیراب کرنے پر بھی وہ
سرسبز نہیں ہوتا۔ اسی طرح موہنی یعنی گناہوں
کو نیست نابود ہو جانے پر پھر عذاب پیدا نہیں ہوتے
ہیں۔ کیوں کہ جب سبب ہی ختم ہو گیا تو کام کیسے ہو
سکتا ہے۔

مूल :- जहा दह्मसां बीयासां,
रा जायंति युसांकुरा ।
कम्म बीएसु दह्ढेसु,
न जायंति भवंकुरा ॥ २४ ॥
(۲۴) اے گوتم۔ جس طرح جلے ہوئے تخم کو بولنے

جان لیتی ہے۔ یقین صادق کے ذریعہ اون کو دیکھ لیتی ہے اور عمل صادق کے ذریعہ گناہوں سے محفوظ رہتی ہے اور ریاضت کے ذریعہ کروڑوں پشتوں کے کئے ہوئے عذابوں کو نیت نابود کر ڈالتی ہے۔

سૂل:— नारास्त सजस्त पगासरास,

अपरागारा मोहस्त विवज्जरास।

रागस्त दोसस्त च संसररां,

संगंतसोक्खं समुवेइ सोक्खं ॥ २१ ॥

(۲۱) اے گوتم۔ علم صادق ہونے کے بعد لاعلمی کا پردہ ہٹ جاتا ہے۔ دنیوی محبت اور ناراضی نیت نابود ہو جاتی ہیں جس کے مقابلے کا دوسرا نہیں۔ ایسا جو آرام ہے یعنی موکش حاصل ہو جاتی ہے۔

سૂل:— सच्चं तज्ज्ञो जागाइ पासए च,

अमोहरो होइ निरंतरास।

अरास्तवे आरा समाहिजुत्ते,

आउक्खस मोक्खमुवेइ सुउठे ॥ २२ ॥

(۲۲) اے گوتم۔ پاک خیالات و خواہش منہ پر قابو پا کر دل کی بے جا گت میں محو نہ جانے سے

داں گئی ہوئی ارواح پریم اُنڈ کو پاتی ہیں۔ اس
مقام موکش کو وہ ہی ارواح پاتی ہیں۔ جو تمام عذابوں
کو نیت آباد کر دیتی ہیں۔

سُٹ : — नारां च दंष्टरां चैव,
चरित्तं च तवो तथा ।

सयं मग्गमराय्यता,

जीवा गच्छन्ति सोमगङ्गं ॥ १९६ ॥

(۱۹۶) اے گوتم۔ اس قسم کے موکش کی جگہ میں
وہ ہی روح پھونچ سکتی ہے۔ جس کو علم صادق۔ یقین
صادق۔ عمل صادق ہے۔ اور ریاضت میں جس کی غنیمت
ہے اس طرح ان چاروں راستوں کو بموجب تاعداد
استمال کرتا رہتا ہے پھر اس کے لئے موکش
کچھ بھی دُر نہیں ہے۔

سُٹ : — नारोणा जाराई भावे,
दंसरोणा य सदहे ।

चरित्तेणा निगिरहइ,

तवेणा परिसुत्तई ॥ २०॥

(۲۰) اے گوتم۔ علم صادق کے ذریعہ یہ روح
دیگر ارواح کو وغیرہ متحرک اشیاء کو بہت جلد بخوبی

ہونے کا صدر ہے اور نہ جہانی و روحانی تکالیفوں کا
نام و نشان ہے۔

مूल:— निच्चारं ति श्वाहं ति;

सिद्धी लोगगमेव य ।

रेवेमं सिवमणा वाहं,

जं चरंति महोसिणो ॥ १८ ॥

(۱۸) اے گوتم۔ ادس جگہ کو زبان (نیروارا)

بھی کہتے ہیں کیوں کہ وہاں روجوں کو قضا کا خطرہ نہیں

رہتا ہے۔ ابا دھا (ادس جگہ کا نام ہے

کیوں کہ وہاں ارواح کو کسی قسم کی تکلیفات نہیں

ہوتی ہیں۔ ادسکو مدھی بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ روجوں

نے اپنا دل پسند کام کر لیا ہے جبکو دنیائے اوپر

کے آفری یعنی لاکا (لوکاگر) حقہ کی جگہ بنتے

ہیں اور ادس کا نام (سے م) کہیم بھی ہے کیونکہ

وہاں روجوں کو آرام ملتا ہے ادس کو شیش (شو) بھی کہتے

ہیں۔ کیونکہ روج بلا کسی قسم کے پکڑے کے آرام پاتی رہتی

ہیں۔ اس طرح ادسکو آنا دھا بھی کہتے ہیں۔ کیوں کہ

اعمال کا مددگار ہے یعنی نیک اعمال کے لئے کان (کہان)
کے مانند ہے۔

مूल :- स देवगंधर्वभरास्स यूयम्,
चक्षु देहं मलपंकपुल्वयं ।
सिद्धे वा हवइ सासय,
देवे वा अप्यरहमहिइ देस ॥ १६ ॥

(۱۶) اے گوتم۔ دیو گندہرو یعنی فرشتہ اور
انسانوں کے ذریعہ عزت کی گئی ہے۔ ایسا وہ عاجزی
والا انسان خون اور نطفہ انسان سے بنے ہوئے
اس جسم کو چھو کر ہمیشہ کے آرام کو پیدا کر لیتا ہے
یعنی اگر وہ بہشت میں داخل ہو تو ادبچنے درجہ کا فرشتہ
ہوتا ہے۔

مूल :- अतिथ रगं धुवं ठारां,
लोगगाम्मि दुरारुहं ।
जत्य नतिथ जरा मच्चू,
वाहिसो नेयसा तहा ॥ १७ ॥

(۱۷) اے گوتم۔ بر شکل جاسکے ایسا ایک قیام دنیا
کے اوپر کے آخری حصہ پر ایک جگہ ہے جہاں پر نہ تو
ضیق فاقہ تکالیف اور بیماریوں سے تکلیف اور نہ موت

سूत्र :- आयरियं कुवियं राञ्चा,
पत्तिररा पसायस।
विज्ज वेज्ज पंजलोउडो।

वड्ज्ज सा पुरात्ति य ॥ १४ ॥

(۱۴) اے گوتم۔ بڑو گوارو مرشد اپنے مرشدو
شاگردوں کی بے ادبی سے غفہ آور ہو جائیں۔ تو
اون کو خدمات و شیریں کلامی و محبت کے ساتھ خوش
کریں اور یوں کہہ کر کہ ایسی حرکات ناشایستہ کبھی نہ
کروں گا۔ اور اپنے مقصود کی معافی کا طلب گزار
ہو۔ تاکہ وہ خوش ہوں۔

सूत्र :- राञ्चा रामड् मेहावो,
लोस कित्ती से जायड्।
हवड् किञ्चारा सरां।

भूयाणां जगड् जहा ॥ १५ ॥

(۱۵) اے گوتم۔ اس قسم کی عاجزی کے اوصاف
کو سمجھ کر عالم انسان کو چاہئے کہ اس عاجزی کو اپنا
دوست بنائے۔ جس نے وہ اس دنیا میں قابل تعریف
ہو جائے۔ جس طرح زمین جملہ جانداروں کو امداد
دیتی ہے۔ اسی طرح عاجزی والا انسان بھی نیک

یا جسمانی تکرار سے دور رہتا ہو (۱۳) شریفانہ
خاندان کے اوصاف سے بہرہ ور ہو (۱۴) اپنے
بزرگ و مرشدوں کے ساتھ ادب و ادب سے پیش آتا
ہو - (۱۵) جو اس جسم پر قابو پایا ہو اس موافق
چلنے والوں کی دنیا میں تعریف ہوتی ہے - اور عاقبت
میں نجات ملتی ہے -

مूल :- जहा हिम्नगी जलरां नमसे ,
नाराहुई संतपयामिसत्तं ।

स्वायरीयं उवचिद्वज्जा ,

अशांत नारावगणो वि संतो ॥ १३ ॥

(۱۳) اے گوتہ جس طرح برہمن آتش بینی ہوں کر کے
آتش کو نیکار کرتے ہیں - اور ادھمیں ہر ایک طرح سے
گھی وغیرہ اقباس و مینوہ ڈالتے ہیں اور منتر پڑھتے
ہیں - اسی طرح فرزند اور شاگردوں کا فرض ہے کہ
چاہے وہ کتنے ہی عالم و فاضل ہو جاویں - اون کو
اپنے بزرگوار و مرشدوں کی خدمت کرنا چاہئے -
جو ایسا کر لے ہیں وہ درحقیقت عاجزی والے ہیں -

कलहङ्क सरवज्जस,

बुद्धे अभिजाइस ।

हीरिमं पडिसंलोरो,

सुवरीस चि बुच्चडे ॥ १२ ॥

(۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲) اے گوتم۔ انسان حسب ذیل

پندرہ وجوہات سے بہرہ ور ہو وہ عاجز و نیک اعمال
والا کہلاتا ہے۔

- (۱) اپنے بزرگوار مرشدوں کے ساتھ عاجزی
- سے پیش آتا ہو۔ (۲) اون سے نیچے جگہ پر بیٹھا ہو
- دریافت کرنے پر قابلیت سے ہوتا ہو۔ نشست و
- برخواست میں عجلت نہ دکھلاتا ہو (۳) ہمیشہ صاف
- دلی سے پیش آتا ہو (۴) کھیل تماشہ وغیرہ میں
- دلچسپی نہ رکھتا ہو (۵) اپنے بزرگوار و مرشدوں
- کی بے ادبی نہ کرتا ہو (۶) لڑائی جھگڑے کی باتیں
- نہ کرتا ہو۔ (۷) اپنے اوپر احسان کرنے والے
- پر احسان کرتا ہو۔ (۸) علم یا کرم غور نہ کرتا ہو (۹)
- اپنے بزرگوار مرشدوں کی کشفیہ غلیظوں کو نہ
- بڑھانے والا ہو (۱۰) اپنے احباب پر کبھی غصہ آور نہ ہو
- (۱۱) غیر احباب کے ساتھ بھی سلوک کرتا ہو (۱۲) زبانی

(۶) دوستوں پر بھی غصہ آور ہوا ہو (۷) اپنے دوستوں
کی پسینیت کرتا ہو (۸) اپنی زبان کا یا بند نہ ہو۔
(۹) خوشنمی کرنے والا ہو - (۱۰) غرور کرنے
والا ہو (۱۱) سامان خورد و نوش میں فرق رکھتا ہو
(۱۲) جو اس قسم پر قبضہ نہ رکھنے والا ہو (۱۳)
دریافت کرنے پر صبح نہ بتلاتا ہو - ایسا علم و عدلی
ہوتا ہے۔

سूत्र:- अहं पराणारसहिं ठारोहिं,
सुविशीलं त्ति बुच्चइ ।
नीयावित्ती अचवले,
अमाई अकुऊहले ॥ ८ ॥
अप्पं चाहिक्खिच्चइ,
पवंधं च न कुच्चइ ।
मेत्तिज्जमारोणं भयइ,
सुयं लद्धं न मज्जइ ॥ ९ ॥
न य पावपीरक्खेवी,
न य मित्तसु कुप्पइ ।
अपियस्सावि मित्तस्स,
रहे कस्साणं भासइ ॥ ११ ॥

ہوتے ہوئے اون پر عمل پیرا نہیں ہوتے ہیں۔

مूल :- अभिक्खणां कोही हवइ,

पवंधं च पकुच्चइ ।

मेत्तिज्जमारो वमइ,

सुयं लद्धूरा मज्जइ ॥ ६ ॥

अवि पाव परिकरेवौ,

अवि मित्तेसु कुप्पइ ।

सप्पियस्सावि भित्तस्स,

रहे भासइ पावगं ॥ ७ ॥

पइयरा चई दुहिले,

थछे लुछे अशीगहे ।

असंविभागी अवियत्ते,

अविणीरु तिवुच्चइ ॥ ८ ॥

(۶ و ۸) اے گوتم۔ جو نیک نصیحتوں کو نہیں

مانتے ہیں اون کی شناخت ذیل میں بتلائی جاتی ہے

(۱) ہر وقت غصہ آور ہو (۲) جھگڑا پیدا ہونے

والی باتوں کو کرتا ہو (۳) دوستانہ تعلقات کو چھوڑ

والا ہو (۴) عیلم یا کر تکبر کرنے والا ہو (۵) بزرگوار

دور شدہ کی خفیف غلطیوں کی انگشت نمائی کرتا ہو۔

مूल:— जं मे बुद्धाणां साम्पत्तिः,
सौराणां फलसौरा वा ।
मम कामो ति पेहासः,

पयस्यो तं पंडितसुरो ॥ ४॥

(۴) اے گوتم۔ بزرگوار و مرشد شیریں یا تلخ زبان
میں نصیحت کریں اوس وقت اپنے کو ایسا خیال کرنا چاہئے
کہ جو کچھ یہ نصیحت دے رہے ہیں وہ میرے دُنیا اور
عاقبت کے آرام کے واسطے ہے اور اُن کی بے مثال
نصیحتوں کو خوشی کے ساتھ سننے ہوئے نہ ہے نصت
سمجھنا چاہئے۔

मूल:— हियं विगयभया बुद्धा,
फरुसं पि अणुसासरां ।

वेसं तं होइ मूढाणां

खंति मोहि कं पयं ॥ ५॥

(۵) اے گوتم۔ جس کو کسی طرح کا
خون نہیں ہے۔ ایسا عالم و عاجزی والا۔ شریف بزرگوار و
مرشدوں کی قیمتی نصیحتوں کو سخت الفاظ کو بھی سنکر اُن کو
اپنے لئے کلام پاک سمجھتا ہے اور جو لاعلم
جاہل ہوتے ہیں وہ اُن کی نیک نصیحتوں کو سنکر غصہ کرتے اور

کھنے میں قابل ہو وہی عاجزی والا ہے۔

مूल:— अरासासिञ्जो न कुपिञ्जा,
स्वन्ति सेविञ्ज पंडिस।

खड्डेहिं सह संसर्गं,

हासं कीडं च वञ्जस ॥ २ ॥

(۲) اے گوتم۔ عالم وہی ہے جو نصیحت دینے پر غصہ آور نہ ہو۔ خاموش طبع ہو۔ بچکان و لاعلم و بد اعمال والوں کے ساتھ کبھی بھی ہنسی مذاق نہ کرے۔

مूल:— आसरागञ्जो रा पुच्छेज्जा,
रोवसेज्जागञ्जो कयाड्वि।

आगमुक्कुडुञ्जो संतो,

पुच्छेज्जा पंनत्तोउडो ॥ ३ ॥

(۳) اے گوتم۔ اپنے بزرگ یا مرشد سے کوئی عال دریافت کرنا ہو تو فرش پر بیٹھ بیٹھ یا سوتے ہوئے یا خواب گاہ میں بیٹھ ہوئے کبھی بھی نہیں پوچھنا چاہئے۔ کیوں کہ اس طرح پوچھنے پر ادن کی بے ادبی ہوتی ہے۔ اور علم بھی حاصل نہیں ہوتا ہے اس لئے ادن کے پاس حاضر ہو کر دوزانو ہو کر دست بستہ بڑی عاجزی سے دریافت کرنا چاہئے۔

ادم

باب ہشت دہم

در بارہ انہار نجات

شری بھگوان فرماتے ہیں



मूल :- आशाशिद्धिं सकेर ,

गुरुणा मुखायकारण ।

इंगियागर संपन्ने ,

से विरीए त्ति बुच्चई ॥ १ ॥

(۱) اے گوتم۔ جو طالب نجات ہوتا ہے اس میں

سب سے اول عاجزی ہونا ضروری ہے۔ اور اپنے

بزرگوار و مرشدوں اور عالم الغیب کے احکام کو

عمدہ طور سے عمل میں لائے والا ہو۔ بزرگ کی خدمت

گزارہی میں خوش قسمتی سمجھتا ہو اور ان کے اشارہ

- دویم - اون ارداع کے دوست و احباب بہت ہونگے۔
 سویم - اسی طرح خاندان کے آدمی بہت ہوں گے۔
 چہارم - اعلیٰ خاندان میں پیدا ہوگا۔
 پنجم - تندرست رہے گا۔
 ششم - خوبصورت ہوگا۔
 ہفتم - عاجزی والا ہوگا۔
 ہشتم - نامور ہوگا۔
 نہم - عقلمند ہوگا۔
 دہم - طاقتور ہوگا۔



باب ہفت دہم ختم ہوا

جو بہت سے آکر انسان ہی ہوتا ہے۔

مूल:— ریتं वत्थुं हिरण्यं च,

पसवो दामपोहन ।

चत्तारि कामसंशोभा,

तत्थ ते उच्चज्जइ ॥ ۳۲ ॥

مूल:— میننن ناڈن ہونڈ،

उच्चगोए य वराणयं ।

अप्यायंके महापराणो,

अभिजाए जसोबले ॥ ۳۳ ॥

(۳۲ و ۳۳) اسے گوتم۔ جو ارواح عمدہ سے عمدہ

نیک اعمال کر کے داخل بہت ہوتی ہیں اور وہ وہاں سے

واپس جب انسان میں ہوتی ہیں تب ان کو دس باتیں

عمدہ ملتی ہیں۔ جو اس طرح رہیں۔ اول میں

(۱) کھلی ہوئی زمین جیسے لہیت بانغ وغیرہ۔

(۲) ڈھکی ہوئی زمین۔ جیسے مکانات۔ کوٹھی۔ و دکان

وغیرہ بہت ہیں۔

(۳) ہاتھی۔ گھوڑا۔ گائے۔ بھینس وغیرہ۔

(۴) نذر چاکر وغیرہ بہت ہوں گے۔

مندرجہ بالا چار قسم کے سامان راحت کے ان کو ملتے ہیں۔

اور اون کے اجام کا نور کی مانند ہیں ذکر فوت ہونے پر کا نور کی طرح غایب ہو جاتے ہیں۔

مूल:- तत्त्व त्रिच्चा जहावासां

जक्खा आउक्खवए चुया ।

उवेति माग्गुसं जोरिं

से दसंगे ऽभिजा यई ॥ ३९ ॥

(۳۱) اے گوتم۔ جو ارداح نیک اعمال کر کے بہشت میں داخل ہوتی ہیں وہ اپنی عمر پوری کر کے باقیانہ ذخیرہ ثواب کے ذریعہ سے پھر جامعہ انسانیت پاتی ہیں۔ اور وہاں پر اعلیٰ و بالضرب خاندان میں پیدا ہوتی ہیں اس ذکر کا مطلب یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ فرشتے کے عمر ختم کرنے کے بعد انسان ہی ہوتے ہیں بلکہ جانور بھی ہو سکتے ہیں۔ یہاں پھر اون اعلیٰ ارداح کا ذکر ہے کہ

پیدا ہوتی ہیں اور جو ارداح عداوں سے دور بھاگتی ہیں وہ پبی انسانیت میں کی دولت کو بڑا چڑا کر بہشت میں داخل ہو جاتی ہیں یعنی جو ارداح جہان تک ہو سکے حاضر و کونہ تکلیف ہیں پہنچاتی ہیں۔ جیوٹ۔ چوری۔ رونا کارمی۔ دینیوی محنت وغیرہ کو ترک کر کے ایسے نیک اعمال کو پیدا کر لے میں محو رہتی ہیں۔ وہ اسان انسانیت کے عیش و آرام سے بھی کھٹے زیادہ بڑے کہ بہشت کا آرام پاتی ہیں۔

وہاں دس ہزار برس سے لیکر کئی ساگر دیم تک
رہتی ہیں۔ وہاں کے آرام و راحتوں میں ایسی مشغول
ہو جاتی ہیں کہ جیسے وہاں سے وہ کبھی فوت نہ ہوں گی۔
ایسے وہ اپنے دلوں میں سمجھتی ہیں۔

मूलः— जहा कुसगो उदगं,
समुद्देशा समंमिरो ।
सच माणास्सगा कामा,

देवकामाणा अंतिर ॥ ३० ॥

(۳۰) اے گوتم جس طرح گہا س پرشہم کے
قطروں میں اور سمندر کے پانی میں بہت فرق ہے یعنی
کہاں تو پانی کی ایک بوند اور کہاں سمندر کا پانی۔ اسی
طرح دنیوی عیش و آرام بمقابلہ آرام بہشت کے پیش
ہو سکتا۔ یعنی کہ عیش و آرام بہشت کے بلے نظر ہیں۔

بڑا کہ گھر چلایا جائے۔ پھر وہ تینوں ٹھیک وقت پر گھر آئے ایک مال و دولت کو کھو کر۔
دوسرا مال و دولت کو لیکر۔ اور تیسرا مال و دولت کو خوب پیدا کر کے لایا۔ اسی طرح
ادوار انسان ہو کر زیادہ عدالی منتی ہے اور زیادہ ٹواں کا کام مالتے ہیں۔ وہ جیسے
آئے تھے اسی طرح دوبارہ حاتمہ انسانیت یا یعنی ہیں۔ جو ادوار انسان زیادہ عدالت کرنے
ہیں وہ آئے ہوئے انسانیت میں کی دولت کو کھو کر دوزخ میں یا حادروں میں جا کر

وہ انسان جائزہ انسانیت کو ترک کر کے بہشت میں
جاتے ہیں۔

سُورۃ:— विसालिसेहिं सीलेहिं

जम्बा उत्तर उचरा ।

महासुक्का बदिप्यंता,

मराशांता अपुशान्चवं ॥ २८ ॥

अप्यिया देवकामारां,

कासस्त्वविडबिशो ।

उड्डं कप्येसु चिद्वंति,

पुत्रा वससया बहू ॥ २९ ॥

(۲۸ و ۲۹) اے گوتم جب ارواح ایک قسم کے
نیک اعمال کر کے بہشت میں جاتی ہے۔ تب وہ وہاں
ایک سے ایک عمدہ سے عمدہ اجسام پاتے ہیں۔ اور

× نوٹ ۱۔ کسی ایک امیر نے اپنے تین لڑکوں کو ایک ایک ہزار روپیہ دیکر تجارت
کرے کے لئے کسی ملک میں بھیجا۔ انہیں سے ایک نے نوید خیال کیا کہ اپنے گھر میں جو مال و
دولت ہے۔ وصول ہے تجارت کی شکایں کوں اونٹنوں دے۔ آخر کار عیش و آرام کر کے اُس نے
مال و دولت کو ضائع کر دیا۔ دوسرے نے خیال کیا کہ تجارت کر کے مال و دولت کو گھر سے لا کے
ہیں اسی قدر تاہم رکھنی چاہئے۔ تیسرے نے خیال کیا کہ مال و دولت کو تجارت سے جو

मूलः— हेद्विमा हेद्विमा चैव,
हेद्विमा मञ्जिमा तथा ।
हेद्विमा उर्वरिमा चैव,
मञ्जिमा हेद्विमा तथा ॥ २३ ॥
मञ्जिमा मञ्जिमा चैव,
मञ्जिमा उर्वरिमा तथा ।
उर्वरिमा हेद्विमा चैव,
उर्वरिमा मञ्जिमा तथा ॥ २४ ॥
उर्वरिमा उर्वरिमा चैव,
इय गेविज्जगा सुरा ।
विजया वेजयन्ता य,
जयन्ता अपराजिया ॥ २५ ॥
सन्वत्थसिद्धगा चैव,
पंचहाणुत्तरा सुरा ।
इइ वेमाशिया,
सुइरोगहा स्वमायज्ञो ॥ २६ ॥

इङ् कष्योवगा सुरा ॥ २१ ॥
 (۲۰ و ۲۱) اے گوتم۔ جو کپوت بن فرشتے ہیں
 اور اس کی بارہ قسمیں حسب ذیل دکھلائی جاتی ہیں۔
 (۱) سوधर्म (سودھرم) (۲) ईशान (ایشان)
 (۳) सन्तकुमार (سنت कुमार) (۴) महेन्द्र
 (۵) ब्रह्म (برہم) (۶) लौकिक
 (۷) लान्तक (۸) महाशुक्र (۹) महाशکر
 (۱۰) आरात (آرنت) (۱۱) आरात
 (۱۲) अच्युत (اچوت) یعنی بہشت ہے۔ انکے بہشت کے نام کے
 موافق اندروں کے نام بھی ہیں۔

मूलः— कष्याडिया उजे रेवा,
 दुविहा ते विआहिया ।

गेविज्जाणात्तरा चेव,

गेविज्जानव विहा तहिं ॥ २२ ॥
 (۲۲) اے گوتم۔ کیا تیت بہشت و دشم کے ہیں
 اول و دوم (گرمی و ٹیک) و دشم کے ہیں۔
 اور دوم و تیسرے (پانچ و نو) و تیسرے کے ہیں۔

اس طرح پر ہیں کہ :-

(۱) چاند (۲) سورج (۳) گراہ
(۴) نक्षتر (۵) اور (۶) تارا
(۷) تاراگن (یعنی ستارے) -

مूल:- वे मायाया उ जे देवा ,
दुविहा ते विवाहिया ।
कम्योवगा य वोद्धव्या ,

॥ १६ ॥ कप्याईया तहेव य ॥
(۱۶) اے گوتم - دیانک فرشتے دوستم کے ہوتے
ہیں - یعنی (۱) کلپتو پن (۲) یعنی
خورد و کلاں سب طرح کے ہیں - (۳) کلپاتیات
(۴) کلیاتیت) آزاد یعنی سب برابر ہیں -

मूल:- कप्योवगा बारसहा ,
सोहमीक्षरागा तहा ।
सरांकुमारमाहिन्दा ,
बम्मलोगा य लंतगा ॥ २० ॥

महासुका सहस्सारा ,
आराया पायाया तहा ।
आराणा ग्रच्चुया चेव ,

- (۸) دیکھو مار (دیکھ مار)
(۹) پवन کمار (پون کمار)
(۱۰) ستانیت کمار (استنت کمار)

مूल :- پیساہ سہج جکساہ ی،
رکساہسا کیننہ کینپورسا۔
مہورگا ی گاندھا،

अष्टविहा चारामन्तरा ॥ १७ ॥
(۱۷) اے گوتم۔ دان وینتر فرشتوں کی آٹھ اقسام
اس طرح پر ہیں۔

- (۱) पिशाच (پشاپ) (۲) भूत (بھوت)
(۳) यक्ष (یکش) (۴) राक्षस (راکشس)
(۵) किन्नर (کینر) (۶) किंपुरुष (کین پورش)
(۷) महोरग (مہورگ) (۸) गन्धर्व (گندہرب)

मूल :- चन्दा सूर य नक्खत्ता,
गहा तारागरा तहा।

विद्या विचारिणो चैव,

पंचहा जोइसालंया ॥ १८ ॥
(۱۸) اے گوتم۔ جو تیشی فرشتوں کی پانچ تہیں

دوہیہا वेमाशौचा तहा ॥ १५ ॥
 (۱۵) اے گوتم! بھون پتی فرشتے
 دس قسم کے ہوتے ہیں واراااننتر دان وپتر
 آٹھ قسم کے ہوتے ہیں ج्योतिषी خوشی فرشتے
 پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ اسی طرح वैमानिक
 دیانک فرشتے بھی دس قسم کے ہوتے ہیں۔

मूल :- असुरा नागसुवराणां
 विज्जू अग्नी वियाहिया ।
 दीवोर्दीह दिसा वायां
 अशिया भवरा वासिणो ॥ १६ ॥
 (۱۶) اے گوتم! بھون پتی فرشتے دس قسم کے
 یوں ہیں۔

- (۱) असुरकुमार (اسور کمار)
- (۲) नागकुमार (ناگ کمار)
- (۳) सुवरी कुमार (سودرن کمار)
- (۴) विधुत कुमार (ویدیت کمار)
- (۵) अग्नि कुमार (اگن کمار)
- (۶) द्वीप कुमार (دویپ کمار)
- (۷) उदधि कुमार (ادودھ کمار)

भो मेरुज वारा मन्तरः

जो इस वेसाशिया तहा ॥ १४ ॥

(۱۴) اے گوتم۔ اب ہم بہشت اور بہشت والوں کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ اس طرح سے ہے کہ دیوتا یعنی فرشتے چار قسم کے ہوتے ہیں۔ وہ میرے سے سزا۔ (۱) مہنہ پاتی (بھون پتی) یعنی پاتال میں رہتے والے فرشتے۔

(۲) चाराल्यन्तर (دان دینتر) یعنی درمیانی فرشتے۔
(۳) ज्योतिषी (جوتشی) یعنی آفتاب مانتاب وغیرہ۔

(۴) वैमानिक (ویمانک) یعنی آسمانی فرشتے۔
بھون پتی فرشتے زمین سے تو یوجن نیچے کی طرف پاتال میں رہتے ہیں وہاں ستر والے فرشتے دس یوجن زمین سے نیچے رہتے ہیں۔ جوتشی اس زمین سے سات سو نوے یوجن اونچے رہتے ہیں۔ ویمانک فرشتے بے شمار یوجن جوتشیوں سے اونچے رہتے ہیں

मूलः— दसहा उ भवरा वासी,

अध्वहा वराचारिणो ।

पञ्चविहा जो इसिया,

عذاب کئے ہیں اون کو اپنا دوست بنا کر دوزخ میں پیدا ہوتا ہے۔

مूल :- स्याणि सोच्चा रागगिणि धीरे,

न हिंसर किंचरा सत्वलोरा ।

संगतदिद्वी अपरिगहे उ ,

बुद्धिज्ज लोयस्स वसं न गच्छे ॥ १३ ॥

(۱۳) اے گوتم۔ جو ایمان صادق لائے ہوئے ہیں اون عالموں کو اس طرح دوزخ کی تکلیفوں کا ذکر سننے پر کسی بھی طرح کی کوئی جانداروں کی جان کو تکلیف نہیں پہنچائیں گے۔ یہ ہی نہیں بلکہ غصہ۔ عذر۔ دغا بازی۔ لایع میں بھی مبتلا نہیں ہوں گے۔ جس سے کہ پھر دوزخ کا ٹھکانہ دیکھنا پڑے۔ اور جو اچھے اعمال کرتے ہیں اون کو ہر وقت آرام ملے گا جو دوزخ میں پیدا ہوتے ہیں وہ کم سے کم دس ہزار برس سے کم نہیں رہتے۔ اور زیادہ سے زیادہ تین سو ساگر دہم سے زیادہ نہیں رہتے ہیں دساکرم کا ذکر ہم باب دوم میں کر چکے ہیں۔

مूल :- देवा चउच्चिहा बुत्ता,

ते मे कित्तयञ्जो सुखा ।

دیتے تھے۔ جس کا یہ نتیجہ ملا ہے۔

سُورۃ:— जे जारिसं पुच्चमकासिकम्मं ।

तमेव आगच्छति संपरास ।

सगतदुस्खं भवमज्जरिताः

वेदन्ति दुस्खं तमरांस दुस्खं ॥ ११ ॥

(۱۱) اے گوتم۔ اسی طرح اس روح نے جیسے

نواب و عذاب کے کام کئے ہیں اس کے موافق ہر

جگہ پیدا ہو کر نیچے آرام و تکلیف کے ملتے رہتے ہیں۔

اگر اس نے زیادہ عذاب کئے ہیں تو جہاں پر سنت

تکلیف ہوتی ہے۔ ایسے دوزخوں میں پیدا ہوتے ہیں

اور بہت تکلیف اٹھاتے ہیں۔

سُورۃ:— जे याव कम्महि धरां मणूसा,

समाययन्ती अमइं गहाय ।

पहाय ते यासपयद्विस नरे,

चेरासु बद्धा नरयं उविसि ॥ १२ ॥

(۱۲) اے گوتم۔ جو ان اپنے خاندان والوں کی

محبت میں پھنکے ان کے انتظام کے لئے عزیزوں کو

بٹوک کر بنے انسانی کے ساتھ وہیں پیدا کر دیتے ہیں۔

وہ انسان مال اور خاندان کو یہاں چھوڑ کر اندر

تکلیف دیتے ہیں۔

مूल:- अइसीयं अइउराहं ,

अइतराहा अइक्खुहा

अइभयं च नरस नरयारां ,

दुक्खसयाइं अविस्सामं ॥ १० ॥

(۱۰) اے گوتم۔ دوزخ میں رہتے ہوئے دوزخیوں کو سخت سردی محسوس ہونے سے کانپتے ہیں۔ سخت گرمی سے نہایت بے تاب رہتے ہیں۔ سخت جھوک سے اس قدر بے زار ہوتے ہیں اور کھانے کے لئے ایک ایک دانہ بھی مضیّب نہیں ہوتا۔ اون کو اس قدر پیاس معلوم ہوتی ہے کہ حلق اس قدر خشک ہو کر نہایت پریشان حال ہوتے ہیں۔ لیکن پانی کا ایک قطرہ بھی اون کو میسر نہیں ہوتا ہے۔ اور وہ ہر وقت خوف زدہ رہتے ہیں۔ اور صد ہا تکالیف اون کے لئے تیار رہتی ہیں۔ جس کے برداشت کرنے میں اون کو آرام کے لئے کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ جب یہ انسانی ہستی میں سمجھتے۔ اس وقت اپنے مقبوضہ انسان و حیوان کو انہوں نے سردی میں بہت تکلیف پہنچائی تھی۔ وہ وہاں میں ردک رکھتے تھے۔ اور کھانے پینے کو بھی نہیں

ہزار ٹکرہ ہو کر اوسکو اکٹھا کیا جاوے تو ایک بن جاتا
ہے۔ اسی طرح سے ان دوزخوں کا جسم بھی جدا ہوا
ہو کر واپس مل جاتا ہے۔

سُورۃ: — अच्छیٰ نیملیلیم سعت،

ناتھی سۄہ دۄکر بۄمبۄ اشۄبۄ

نرس نیرڈیاراں،

अहो निसं पच्चमासारां ॥ ६ ॥

(۹) اے گوتم۔ ہمیشہ تکلیف اٹھاتے ہوئے
دوزخوں کو ایک لمحہ بھی آرام نہیں ہے۔ ایک تکلیف
کے بعد دوسری تکلیف ادا کرنے کے لئے تیار رہتی ہے۔
کیوں کہ جب یہ انسان تھے اوس وقت تیار باندہ کر
جنگل میں جاتے تھے۔ وہاں جو جاندار ملتے تھے اونکو
گوئی کا نشانہ بناتے تھے۔ اداں بچا رہے غریبوں
کو لمحہ بھر بھی دم نہیں لینے دیتے تھے۔ پس اوس کا
یہ نتیجہ اونکو ملا ہے۔ کیوں کہ جن جانداروں کو مارتے
تھے۔ اوسى شکل میں دوزخی فرشتہ بن کر۔ شیر مارنے
والے کو شیر کی شکل بن کر اور پرندے مارنے والے کو
پرندوں کی شکل بن کر اور سانپ دیکھو وغیرہ وغیرہ
کو مارنے والے کو اکیس کی شکل میں بن کر فرشتے اونکو

جسم پڑے۔ اون کے سر کو کاٹ کر اس کے جسم سے
خون نکال کر گرما گرم کر اہیوں میں ڈال کر دباتے ہیں
اور پھر اون دوزخیوں کو کر اہیوں میں ڈال کر جلاتے ہیں
اور وقت وہ مثل باہی بے آب کے تر پتے ہیں۔ اور کہتے
ہیں کہ تم نے جانداروں کو اس طرح آگ میں جلایا تھا۔
بس جس کا نتیجہ تم کو یہ ملا ہے۔

مूल:— नो चैव ते न तथ मसीमवांति,

रा मिज्जती तिच्चाभिवेयसाए ।

तसाणुभागं अणुवेदयता,

दुस्सवंति दुस्सवी इह दुक्खडेसां ॥ ८ ॥

(۸) اے گوتم۔ دوزخیوں کو فرشتوں کے ذریعہ
پکائے جانے پر نہ تو وہ جل کر نیت نابود ہی ہو گئے
ہیں۔ اور نہ اون تکالیف سے مرتے ہیں۔ لیکن خود کردہ
عذابوں کے نتیجہ کو پاتے ہیں۔ بڑی تکلیف سے وقت
گزاری کرتے ہیں۔ کیوں کہ جب یہ انسانی ہستی میں
تھے تو اس وقت دوسروں کی جان کو جان ہی نہیں
سمجھتے تھے۔ اور انھوں نے بے انسانی سے کام لیا تھا
اور بے گناہوں پر ظلم کئے تھے۔ اس کا یہ نتیجہ ملا ہے
کیوں کہ اون کا جسم پارے کے مانند ہے۔ جیسے پارہ

سूत्र :- ते निष्पसारान् तरुनं पुंड्रं च,
गङ्गदियं नत्थ चंगाति बान्धा ।
गलंति ते सोरो अष्यमनं ,

पञ्जोद्वा ह्यारयङ्गदियंगा ॥ ६ ॥

(۶) اے گوتم - دوزخ میں گئے ہوئے نڈالی
اردواح دوزخ مبتلوں کے اک کان وغیرہ کاٹ لینے
سے خون جاری رہتا ہے - اور شب درونہ پاؤں بلند
ہیچ مار مار کر پیائے رہتے ہیں - اور اون کے زخموں پر
نمک چھڑکتے ہیں - جس سے اون کے خون آلودہ جسم سے
گشت لگتا رہتا ہے - اوس میں اون کا کوئی تابہ نہیں
ملتا ہے -

सूत्र !- रुहिरे पुराणे वच्चसमुस्मि अंगे,
भिन्नुत्त संगे परिचत्तयन्ता ।
पयन्ति सां सोरइए फुरंते ,

सजीवसच्छे व अयोक्वले ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم - جن اردواح نے اپنے جسم کو آرام
یونپانے کے لئے ہر قسم کے جانداروں کی جانیں ضائع
کی ہیں وہ اردواح دوزخ میں جا کر جب پیدا ہوتی ہیں -
تب دوزخی فرشتے اون دوزخوں کو جو بدلوؤں سے اونکا

زندگی کو بہتر سمجھتے ہیں۔ اور کوئی بھی اصول طرقت کو عمل میں نہیں لاتے ہیں وہی یہاں سے فوت ہو کر سید ہے دوزخ میں جاتے ہیں۔ اور وہاں پر اپنے کئے ہوئے عذابوں کے موافق انواع و اقسام کی تکلیفات ادا کھاتے ہیں۔

مूल :- छिंदन्ति बालस्स सुरेणा नक्कं ,
उन्ने वि छिंदन्ति दुवेवि करणे ।
जिब्भं विणिक्कस्स विहत्थिमिच्चं ,
तिक्खाहिसूलाभितावयन्ति ॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم۔ جو بے علم انسان جانداروں کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے۔ چوری کرتا ہے۔ اور زنا کاری وغیرہ کر کے دوزخ میں جا داخل ہوتے ہیں۔ وہاں پر دوزخی فرشتے ان ظالموں کے کان۔ ناک۔ لب کو چھریوں سے مجروح کرتے ہیں۔ اور اس کے منہ سے زبان کو باہر نکال کر ایک بالشت کے برابر کھینچتے ہیں اور دہار دہار آواز سے چھیدتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم نے جھوٹ شہادت دی تھی۔ اور عالم الغیب کے کلاموں کو تم نے جھوٹا بتلایا تھا۔ جس کے پاؤش میں تم کو یہ سزائیں ملی ہیں

مूल :- जेकेइ बाला इह मैतियहो :

पावाइं कम्माइं करीने नदा ।

ने चोए हवे तमि मंघ गोए :

तिच्चाभितारे नग्ग पंडीत ॥ ३ ॥

(۳) اے گوتم - اس دنیا میں کسی بندہ ایسے جاندار
ہیں کہ وہ اپنے عذابی زندگی کے لئے بڑے بڑے
قتل و نیزہ مذا ب کرتے ہیں۔ اس لئے وہ عذابی بڑے
خطرناک و سخت گہرے اندھیرے والے تیز و تکلیف
دیے والے و دوزخ عظیم میں داخل ہو گئے ہیں اور عرصہ
و دراز تک مختلف اسام کی تکلیفات برداشت کرتے رہتے
ہیں۔

مूल :- तिच्चं तमे पाणिराणो घावेर या :

जे हिंसती आयसुहं पडुच्च ।

जे लूसए होइ अदत्तहारी :

रा सिक्खतो सेयविस्स किंचि ॥ ४ ॥

(۴) جو انسان سحرک اور ایک جگہ رہنے والے جاندار
کو بے رحمی سے اون کی جانیں ضائع کرتے ہیں۔ اور
جہانی و دنیوی آرام کے لئے جانداروں کو تکلیف دیتے
ہیں و دوسروں کی چیزیں چوری کرتے ہیں وہی اپنی

دوزخ حسب ذیل ہیں کہ۔

(۱) رتن پر بھا (یعنی جہاں سپاہ رتن کی ساہ ہے۔

(۲) شرک پر بھا (یعنی نذک دار کنکر۔ خاک و جہاں اندھیرا ہے۔

(۳) بالو پر بھا (یعنی جہاں ستر نذکیلا ربت ہر پنگ پر بھا) یہ کچھڑ کے موافق ہے۔

(۴) پھوم پر بھا (دھوم پر بھا) جہاں دھوئیں کا اندھیرا ہے۔

(۵) تسم پر بھا (تم پر بھا) یہ جہاں اندھیرا ہی اندھیرا چھایا ہوا ہے۔

(۶) تسم تسم پر بھا (تم تم پر بھا) یہ جہاں سخت اندھیرا ہے۔

ان ساتوں دوزخ میں آفتاب مہتاب۔ گرہ۔ نکشتہ۔ تارہ وغیرہ کی کوئی روشنی نہیں ہے۔ جہاں پر پیدا ہونے والے بد نصیب والے۔ فقط تر تنہا دوس کا جنم ہونے کے وقت کسی قدر ٹھایم کے لئے تو روشنی کچھ ہوتی ہے۔ اور کچھ دیر کے لئے تکلیف بھی دور ہوتی ہے۔

باب ہفت دہم

دوبارہ اظہار حال بہشت و دوزخ

— ۰ ۴ —

”شہری بھگوان فرماتے ہیں“

— ۰ ۵ —

مूल :- نیرڈیا ستنبیہا ،
 پوٹھیستو ستنسویہ ۔
 رملہا ماسنہراہا ،
 والویہا ماسنہراہا ॥ ۱ ॥
 پنکاہا دھواہا ،
 تہا تہاتہا تہا ۔
 اہ نیرڈیا ستن

ستنہا پورکینیا ॥ ۲ ॥
 (۲۱) اے گوتم ۔ ایک سے ایک جداگانہ سات قسم کے

मूलः— तिरिशाय सहस्त्रासत्त सचाइः
तेहत्तरिं च ऊसासा ।

एस सुहुत्तो दिहो ,

सत्वेहिं अरांतनारीहिं ॥ २० ॥
(۲۰) اے گوتم - ۳۷۷۳ سالن کے ٹائیم کو ایک
ہورت کہا گیا ہے یعنی ۴۸ منٹ کا یہ ہورت ہوتا ہے
تو دن رات میں خانہ داروں کو ایک ہورت تو ضرور اوپر
بتلائے رہ۔ طریقت پر ضرور عمل کرنا چاہئے۔ تاکہ ۴۴
گھنٹہ میں جو غفلتاً پیدا شدہ غلطیوں سے عذاب
کئے ہوئے ہیں۔ اُن کو دور کرنے کا یہ طریقہ بتلایا
گیا ہے۔ فقط

— ❦ —

باب شانزدہم ختم ہوا

مूल :- आवस्सयं अवस्सं करीणन्नं,
धुवनिग्गहो विसोही अ ।

अन्कयरा श्रुक्कवग्गो,

नाप्पो आराहरा सग्गो ॥ १७ ॥

(۱۷) اے گوتم - ہمیشہ نال خواہش فرسہ کو روکنے والا اور ناپاک روح کو پاک بنانے والا انسانی زندگی خود کو عمدہ بنانے والا - راہ طریقت کو دکھانے والا - ایسے حصص ہیں یعنی اوشک انکو لادھی سادھو یا خانہ دار اون کو ہمیشہ صبح و شام دونوں وقت ضرور کرنا چاہیو جس کے کرنے سے اپنے اصولوں کے خلاف ون - رات میں غلطی سے کئے ہوئے کاموں کے جو عذاب ہوئے ہیں وہ دور ہو جاتے ہیں -

مूल :- सावज्ज जोगविरड्,

उक्खित्तरा गुणावप्पो च पाडिवत्ती ।

स्वल्लिञ्जस्स निंदरा,

वरातिगिच्छे गुणाधारणा चेव ॥ १८ ॥

(۱۸) اے گوتم - (۱) ساما یسک پنہ یعنی دیر کے لئے تمام عذابوں کو ترک کرے - (۲) چو ڈھ سٹھا یعنی پر بھو کی تفریق کرنا -

کے تمام گناہ نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔ (۹) سب گناہوں
کے نیست و نابود ہونے پر تاسخ کا مثلہ ختم ہو جاتا ہے۔
(۱۰) تاسخ کے تبدیل ہو جانے پر ست چٹ آنڈیل جاتا
ہے۔

مूल:— ابرہ سے হাসماسجن،
ہنتا راندیاتی مچاتی۔
اگر بادل منست سنےراں،
بہرے چھوڑتی ابرہراں ॥ ۹۶ ॥

(۱۶) اسے گوتم۔ اور آدیوں کی صحبت مت کر دو جو
سخت دلی سے جائز اروں کی باتیں ضائع کرتے ہیں۔
نشانہ مارتے ہیں۔ اور ایسے کام کو کے خوشی مارتے
ہیں۔ کیونکہ ایسے گناہگار استغنا میں کی صحبت سے شراب
نوشی۔ لحم خوردی۔ ہنہ۔ بھوت بونا۔ جری کرنا۔ قیاسی
کرنا وغیرہ اعمال محبوب رتی پاتے ہیں اور ان
پر اعمال سے روح کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ سوائے
عالم بہات مشنوں کو کہ علم اور سکھ اور سکھوں کی
صحبت بھی نہیں کرنا چاہئے۔

ہی ان جیسے افعال و کجاوہیں کرنے سے (ادنیٰ سے)
کو ہرگز کے آخری حضرت پر باہمی ہیں۔

مولا: - سب سے نازیہ دیکھا گیا،

پچھلے سب سے

آپنا دیکھ کر

۱۵) اسے کوئی۔ تباہی سادہ۔ ہاتھوں کی محبت کرنے
سے محبت کرنے والے ان کو دس قسم کی باتوں کا
ہوتا ہے۔ وہ اس طرح سے ہیں۔

- (۱) سب سے پہلے دھرم سننے کو مانتا ہے (۲) اور
- سے پھر اسے گیان پراپت ہوتا ہے۔ (۳) گیان سے
- پھر اس کو زیادہ گیان یعنی نیک و بد کی شناخت ہو جاتی
- ہے (۴) جس کے ذریعہ وہ ہنسنا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا
- کاری۔ وغیرہ تمام خراب باتوں کو ترک کر دیتا ہے۔
- (۵) جب تمام خراب باتوں کو ترک کر دیتا ہے تو اس کا
- منہ (سینہ) یعنی وہ شخص عامل صادق بن جاتا ہے۔
- (۶) عامل صادق بننے کے بعد جدید گناہوں کی روک
- ہو جاتی ہے۔ (۷) گناہ ترک جانے کے بعد وہ ریاضت
- کرنے لگتا ہے۔ (۸) اور ریاضت کرنے سے پہلے

مूल :- बहु आगम विराणारा ,
समाहि उप्यायगाथ गुरागानी ।
ससरा कारणोरा ,

अरिहा आलोचरा सो उं ॥ १३ ॥
(۱۳) اے گوتم - پوشیدہ غلطی کو اس شخص کے رد پر
ظاہر کیا جائے جس نے بہت شائستوں کو جان لیا ہو
جو مصنف کی داد دینے والا ہو - نیکی پسند طبع ہو - ایسے
شخص کے مواجہہ میں حالات باطنی کا اظہار بکثادہ پیشانی
کرنے میں کوئی ہرج نہیں ہے - کیونکہ ان باتوں سے
بہرہ ور آدمی ہے وہ اپنے دلی بات سننے کے لائق
- ۴ -

मूल :- भावणा जोग सुद्धया ,
जले रावा व आहिया ।
नावा व तीर सम्यन्ना ,

सर्व दुस्स्वा तिउट्टु ॥ १४ ॥
(۱۴) اے گوتم - جو ارواح صاف باطن نیک خیال
ہیں - تلامیم ہیں - ایسی پاک و صاف ارواح دنیوی سمندر
میں کشی کی مانند پاک و صاف ارواح خود بخود نجات
پا جاتی ہیں - اور ان کی نصیحتوں سے دوسری ارواح

اور اولاد نرینہ ہونے کی تدابیر بتلاتا ہے۔ اسی طرح جادو۔ ٹوٹنہ وغیرہ کے ذریعہ سے زندگی اپنی بسر کرتا ہے تو اس کے آخری وقت میں جب یہ اعمال نثرانہ شکل میں اکٹھے ہوں گے۔ اس وقت میں کوئی پناہ نہیں ملے گی یعنی اس وقت اس کی تکلیفات سے اس کو کوئی تہی نہ بچا سکے گا۔

मूलः— यं डति नरु घोरु ,
जे नरु पावकारिणु ।

दिब्बं च गड् गच्छंति ,

चरित्ता धम्मसारियं ॥ १२ ॥

(۱۲) اے گوتم۔ جو روح جائے انسانی کو پا کر۔ ہنسا جھوٹ۔ چوری وغیرہ عذاب کرتے ہیں۔ وہ ارواح عذابی۔ جہاں بہت بڑا دریائی مصیبت ہے۔ ایسی دوزخ میں جائیں گی۔ اور جن ارواح نے۔ ہنسا۔ راست بازی۔ فیاضی۔ برہمچریہ وغیرہ افعال نیک کا اپنی اس زندگی میں خوب ذخیرہ کر لیا ہے۔ وہ ارواح یہاں سے فوت ہونے کے بعد جہاں بہشت یعنی آرام بسیار ہوتے ہیں۔ ایسے عمدہ جنت میں جاتے ہیں۔

नासीले न विसीले अ,

म सिग्गा अड्लोलुए ।

अक्कोहरो सच्चरए,

सिक्खासीले ति बुच्चइ ॥ १० ॥

(۱۰ و ۹) اے گوتم۔ اگر کسی کو علم حاصل کرنے کی آرزو دینی خواہش ہے تو وہ زیادہ نہ سنے۔ ہمیشہ کھیل نائک وغیرہ دیکھنے کی عادت سے جو اس ختم کو تابو میں رکھے کسی کے خفیہ راز کو ظاہر نہ کرے۔ سلیم الطبعی سے رہے۔ اپنے خیالات کو پاک رکھے۔ کثرت رغبت سے ہمیشہ دور رہے۔ غصہ نہ کرے۔ راست بازی کو پسند کرتا رہے۔ اس طرح پر رہنے سے علم زیادہ ملتا ہے۔

मूलः— ने लक्खरां सुविशा पउजसारो,

निमित्तकोऊ हलसं पगाढे ।

कुहेडविज्जा सवदारजीवी,

न गच्छइ सरां तस्मि काले ॥ ११ ॥

(۱۱) اے گوتم۔ جو آدمی جملہ دنیوی کاروبار کو ترک کر کے سادہ جو تو بن گیا۔ لیکن پھر بھی وہ عورتوں مردوں کے ہاتھ پاؤں دیکھنا یعنی لکیروں کو۔ بٹل۔ مستہ وغیرہ کے نیک و بد حالات بتلاتا ہے۔ یا خواب کی نیک و بد تعبیر کہتا ہے۔

یہ فوت ہونا بھالت ہے۔ اس طرح سے فوت ہونے سے انیک جنموں کے لئے مثلہ تناسخ میں پڑنے کے سوا اور کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے اور جو آدمی نیک چلنی کے خلاف اپنی زندگی کو میوب بنانے کے لئے ہی شب و روز مستدر رہتا ہے۔ ایسے آدمی کی عمر بڑی ہونے پر بھی فوت ہونا خود کشی کے ہی برابر ہے۔

مूल :- अह पंचहिं ठारोहिं ,

जेहिं सिक्खा न लब्धि ।

थंभा कोहा यमासरां ,

रोगेण लस्सरुण य ॥ ८ ॥

(۸) اے گوتم۔ جن پانچ وجوہات سے اس روح کو مادہ فہم حاصل نہیں ہوتا ہے وہ اسی طرح پر ہیں غصہ کرنے سے۔ تعصب کرنے سے۔ حفظ شدہ علم کا خیال نہ کر کے جدید علم حاصل کرنے سے بیماری کی حالت سے۔ اور ناشائلی سے۔

مूल :- अह अट्टहिं ठारोहिं ,

सिक्खासीले ति बुच्चइ ।

अहस्सिरे सया दत्ते ,

न य मम्ममुदाहरे ॥ ९ ॥

مूल :- बालाणां अकामं तु,
सरणां असङ्गं भवे ।
पांडिष्याणां सकामं तु,

उक्कोसेणां सङ्गं भवे ॥ ६ ॥
(۶) اے گوتم۔ افعال بد کرنے والوں کو تو بار بار
مثلاً تنازع برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اور جو عالم لوگ
ہیں اپنی علیت کے ذریعہ سے درستی اعمال کر کے
زندگی ختم کرتے ہیں۔ وہ ایک ہی مرتبہ میں مقام نجات
کو پہنچ جاتے ہیں۔ یا سات آٹھ مرتبہ سے زیادہ مثلاً
تنازع کو نہیں پاتے ہیں۔

मूल :- सत्त्वगुह्यां विसमकरवणां च,
जलरां च जलपवेसो य ।
अरायायारभंडसेवी,

जम्मरा सराणाणि वंधन्ति ॥ ७ ॥
(७) اے گوتم۔ جو خود کشی کرنے کے لئے۔ تلوار۔
برجھی۔ کٹاری۔ وغیرہ ہتھیاروں کا استعمال کرے
یا افیون۔ سنکھیا۔ مور۔ بیجاک۔ ہیرا کی کئی وغیرہ
کا استعمال کرے یا آگ میں پڑ کر یا کنواں۔ باورٹی
ندی۔ تالاب میں گر کر زندگی ختم کرے تو اس کا

حراساں نہیں ہوتے ہیں۔

مूल :- अक्कोसेज्जा पर भिक्खुं,
न तेसिं षडिसंजले ।

सरिसो होइ बालारां ।

तम्हा भिक्खू न संजले ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم۔ سادہو یا عالم وہی شخص ہے جو
دوسروں کی طرف سے بے ادبی ہونے پر بھی اون پر
غصہ اور نہیں ہوتے۔ کیونکہ غصہ کرنے سے عقلمند
آدمی بھی جاہل کھلاتے یعنی اس کے برابر ہو جاتے ہیں۔
اس لئے دانشمند کو مناسب ہے کہ وہ غصہ کبھی نہ کرے۔

مूल :- समरां संजयं दंत,
हराज्जा को वि कत्थइ ।

नत्थि जीवस्स नासो त्ति,

एवं येहिज्ज संजर ॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم۔ تمام جانداروں کی امداد کرنے
والے جو اس جسمانی و دل پر قابو پالنے والے ایسے
ریاضی داں عالم اشخاص کو کوئی جاہل مطلق ضرر جسمانی
و غیرہ پہنچا دے تو اس وقت وہ عالم یوں خیال
کرے کہ روح کو فنا نہیں ہے تو پھر کسی کے ضرر
پہنچانے پر فضول غصہ کیوں کرنا چاہئے۔

مूल :- सारां सूक्ष्मं गाविं,
दित्तं गोरां हयं गयं ।
संडिभं कलहं जुद्धं,

दूश्मो परिवज्जस ॥ २ ॥

(۲) اے گونم - جاں کٹا - جی ہوئی گائے - متوال
نر گاؤ - ہاتھی - گھوڑے - کھڑے ہوں یا ماہم لڑ رہے
ہوں - وہاں دانشمند آدمیوں کو اس کے نزدیک ہو کر
ہنس گزنا چاہئے - اسی طرح اطفال جاں کھیل رہے
ہوں - یا آدمیوں میں جاں باہمی بحث مباحثہ ہو رہا ہو
یا ہتیاروں کے جنگ و جدل ہو رہا ہو - ایسے مقامات پر
بھی عقلند آدمیوں کو جانا نامناسب ہے -

मूल :- सगया अचेलस होइ,
सचले आवि सगया ।

सगं धम्महिंयं राच्छा,

गारो रो परिदेवस ॥ ३ ॥

(۳) اے گونم - پارچہ پوشیدنی ہو یا غوہرود
حالت میں مطمئن رہنا - پس اسی فریق کو مفید جان کر
ایسے کپڑے ہونے - یا دریدہ کپڑے ہونے پر یا تعصی
پارچہ پوشیدنی نایاب ہونے پر عقلند آدمی نہیں

باب شانزدہم

دربارہ اظہار فرایض ضروری

”شہری بھگوان فرماتے ہیں“

— ❖ ❖ ❖ —

مूल :- समरेसु अगारेसु,

संधीसु च महापहे ।

रुगो रुगित्थिस सद्धिं,

शोव चिद्धे सा संलवे ॥ १ ॥

(۱) اے گوتم۔ تو ہمارے خالی مکان میں یا غیر آباد

شکستہ مکانوں میں یا کھنڈروں میں یا دو مکان کے

درمیان میں اور چند راستہ آکر ملے ہوں وہاں پر

تہا آدمی تہا عورت کے پاس کبھی کھڑا نہ رہے اور نہ

ایسے مقامات پر تہا عورت سے گفتگو کرے۔

میں غم ہو کر زندگی ختم کرتا ہے۔ اسی طرح جو روح اس
چوڑی زبان کے ذریعہ لذات زبان میں غرق ہو جاتا
ہے وہ جلدی ہی بے مال و متاع ہو کر زندہ در گور ہو
جاتا ہے۔

مूल:- फासस्स जो गिह्मिमुवेइ तिव्वं ,
अकालिअं यावइ से विणासं ।
रागाउरे सीयजलावसन्ने ,

गाहगहिस्स महिसे चरणे ॥ १८ ॥

(۱۸) اے گوتم۔ بڑی گہری ندی کے آبِ درانی
میں گاؤں میں بے خون اپنے جسم کو خوش ہو کر بیٹھ جاتا
ہے اور اس وقت وہ گمراہی کے پنجے میں پھنک اپنی
جان کھو بیٹھتا ہے۔ ایسے ہی جو آدمی اپنی چرم جسمانی
کے لذات میں غم ہو جاتا ہے وہ جلدی ہی بلا تائیم زندگی
کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ اے گوتم۔ جب یہ روح ایک ایک
حواس کی نفس پروری میں زندگی کھو بیٹھتی ہے تو میرا دل
انسانوں کی کیا حالت ہوگی جو حواسِ خمسہ یعنی پانچوں
اندریوں کے لذات نفسانی میں غرق ہو رہے ہیں۔ بسا
اِن پانچوں اندریوں یعنی حواسِ خمسہ پر قابو نہ
آن کو فتح کرنا ہی انسان کا خاص فریضہ ہے۔ فقط
باب پانز و دہم ختم ہوا

(۱۵) اے گوتم۔ راگ پریمی اوس راگ کے مفید
 و غیر مفید مطلب کو نہ جان کر صرف خوش الحان۔ شیریں
 راگ جو کانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے۔ ایسا ہرن اور
 کانوں کے ذریعہ حاصل شدہ راگ میں محو ہو کر اپنی
 زندگی کھو بیٹھتا ہے۔ اسی طرح سے جو روح لذات
 گوش میں محو ہو کر اپنی زندگی جلدی ہی ختم کر دیتی ہے۔

سूक्त :- गंधेसु जो गिद्धिमुवेड् तिव्वं,
 अकालिअं पावड् से विणासं ।

रगाउरे ओसहिगंधगिद्धे ,

सप्ये विलाओ विच निस्सवसते ॥१६॥

(۱۶) اے گوتم۔ زیادہ خوشبو میں محو ہونے والا
 سرپ اپنے سوراخ سے باہر آ کر زندگی کھو بیٹھتا ہے۔
 اسی طرح جو روح خوشبو یا لذات میں محو ہو جاتا ہے
 وہ فوراً ہی اپنی زندگی بلا ٹایم ختم کر بیٹھتا ہے۔

सूक्त :- रसेसु जो गिद्धिमुवेड् तिव्वं,
 अकालिअं पावड् से विणासं ।

रगाउरे गडिसविभिन्नकास ,

मुच्छे जहा आमिस भोगगिद्धे ॥ १७॥
 (۱۷) اے گوتم۔ جیسے گوشٹ خور یا لاش لذت زبان

اختیار کرنا۔ سویم خدمت گزاری کرنا۔ چارم دہرم شاستر
کار و ذائنہ وظیفہ کر کے اور نصیحت پانا و نصیحت کرنا۔ پنجم
نیک خیالات میں محو ہونا۔ ششم جسم سے محبت دور کرنا
مندرجہ بالا ریاضتوں کی ادائے عملی سے گناہ معاف
ہو جاتے ہیں۔ اور روح پاک و صاف ہو جاتی ہے۔
اور نجات پا جاتی ہے۔

مूल :- स्वेषु जो गिह्मिमुवेड् तिव्वं,
अकालिअं पावड् से विणासं।

रागाउरे से जह वा पयंगे,

आलो अलोले समुवेड् मच्चुं ॥ १४ ॥

(۱۴) اے گوتم۔ جس طرح پروانہ جلتے ہوئے
چراغ پر فریفتہ ہو کر اس میں گر کر اپنی زندگی کا خاتمہ
کر دیتا ہے۔ ویسے ہی یہ روح آنکھوں کے ذریعہ
لذات نفسانی میں محو ہو جاتا ہے۔ وہ شخص جلدی سے
جلدی بلا ٹائم زندگی خود سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

मूल :- सद्देषु जो गिह्मिमुवेड् तिव्वं,
अकालिअं पावड् से विणासं।

रागाउरे हीरगामिरु व्व मुद्धे,

सद्दे अतित्ते समुवेड् मच्चुं ॥ १५ ॥

مूल:— अणसणसूणोयरिया,
मिक्खवरिया य रसपरिच्चाणो।
कायकिले सो संलौराया,
य वज्झो तवो होइ ॥ १२ ॥

(۱۲) اے گوتم۔ ریاضت جسمانی کے اقسام اس

طرح پر ہیں۔

اول فاقہ کشی۔ دویم کم کھانا۔ سویم حسب معمول۔
بنائے ہوئے کھانے کو مانگ کر کھانا۔ چارم اشیاء
خور دہی میں سے اشیاء لذیذہ کو کم کرنا۔ پنجم سردی
گرمی و تکالیف جسمانی کو برداشت کرنا۔ ششم حواس
خمہ میں قابو پانا اور غصہ۔ عزور۔ دغا بازی۔ اطع کو
ترک کرنا۔

मूल:— पायच्छित्तं विराण्णो,
वेयावच्चं तहेव सज्झाणो।
भाराणं च विउस्सगो,

एसो अभिंतरे तवो ॥ १३ ॥
(۱۳) اے گوتم۔ ریاضت روحانی کے اقسام اس

طرح پر ہیں۔

اول خود کردہ گناہوں کی سزا کو اٹھانا۔ دویم عاجزی

جل اُٹنے کے راستے کو بند کر دینے پر جدید پانی تالاب
میں نہیں آسکتا ہے۔ اور جمع شدہ پانی کو باہر نکال
دینے سے یا آفتاب کی گرمی سے تالاب خشک ہو جاتا
ہے۔

مूल :- एवं तु संजयस्सावि,
यावकम्मनिरासवे ।
भवकोडि संचियं कम्मं,

तवसा निज्जरिज्जइ ॥ १० ॥
(۱۰) اے گوتم۔ اسی طرح تالاب کے مانند یہ روع
جان داروں کو انداز سانی اور لغو گوئی۔ چوری۔ زنا کاری
دنیوی محبت کو ترک کرے تو گناہ جدید رکٹ جاتے ہیں
اور پہلے کے کورروں پیدائشوں کے جمع شدہ گناہ
ریاضت و عبادت سے کاٹ دئے جاتے ہیں۔

مूल :- सो तवो दुविहो वुत्तो,
बाहिराभितरो तथा ।
बाहिरो छव्विहो वुत्तो,

एवमाभितरो तवो ॥ ११ ॥
(۱۱) اے گوتم۔ ریاضت و دستم کی ہے۔ ایک
روحانی و دیگر جسمانی اور ہر دو کی جھڑپ ہے۔

مستوجہ ہوتا ہے۔ مگر خیال کرنا چاہئے کہ جب یہ میرے
ہنسی اہیں اذیتا مالک ہنسی ہوں تو بلا وجہ ان میں وابستہ
رہنے سے کیا فائدہ ہے۔ اس لئے دل کو ادن اطرا
سے روکنا چاہئے۔

مूल:- पारिवह मुसावाया ,
अदत्तमेहृणा परिरगहा विरुषो ।
राई भोयरा विरुषो,
जीवो होइ अरणासवो ॥ ८ ॥
(۸) اے گوتم۔ کوئی بھی شخص بلا مقید ذات و ملت ہو
اگر وہ جانداروں کو ایذا رسانی سے چوری سے زنا کاری
سے دُنیوی محبت سے اور رات میں کھانے پینے سے علیحدہ
رہتا ہو وہ ہی روح آئندہ گناہ پیدا نہیں کرتی ہے یعنی
ایسا کرنے سے جدید گناہ رک جاتے ہیں اور سابقہ عذاب
ریاضت وغیرہ سے مٹ جاتے ہیں۔

مूल:- जहा महातलागस्स ,
सन्निरुद्धे जलागमे ।
उस्सिंचणाए तवणाए ,
रुमेणा सोसणा भवे ॥ ९ ॥
(۹) اے گوتم۔ جس طرح ایک بڑے بحاری تالاب کے

से हु चाह ति बुच्चइ ॥ ६ ॥

(۶) اے گوتم۔ جو شخص دنیا داری میں رہا ہوا ہے
 اوسکو پسندیدہ خاطر سامان عیش و آرام ملا ہے۔
 لیکن اوس سے متنفر رہتا ہے۔ یعنی اوس میں نحو نہیں ہوتا
 اور اوس سے پرہیز کرتا ہے۔ بلکہ ان سب اشیائے پر
 قابض ہوتے ہوئے بھی ترک کرنے کی خواہش کرتا
 ہے۔ پس افعال تیاگی وہ ہی ہے۔

मूलः— समास पेहास परिख्यंतो

सिया मरानो निस्सरई बहिद्धा।

”न सा महं नो विग्रहं पि तीसे”

इच्चेव ताप्पो विरासज्जनरागं ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم۔ تمام جانداروں پر یکساں نگاہ رکھکر
 علم صادق میں مشغول رہتے ہوئے بھی غفلت سے یہ دل
 کبھی کبھی نیک چال چلن سے باہر ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ
 اسے گوتم یہ دل بڑا متحرک ہے۔ ہوا سے بھی تیز رفتار
 ہوتا ہے۔ اس لئے جب دنیوی عیش و آرام کی
 طرف دل چلا جائے۔ اوس وقت ایسا خیال کرنا چاہیو
 کہ دل کی یہ غلطی ہے کہ جو دنیوی کاموں کی طرف گھومنا
 ہے۔ اور عورت۔ لڑکا۔ مال۔ اسباب وغیرہ کی طرف

سूल:— चत्थगंध मलंकारं,
इत्थौग्नो सयराणी य ।
अच्छंदा जे न भुंजंति,

न से चाइ ति बुच्चइ ॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم۔ یہ دل بڑا ظالم ہے۔ جو دنیا کے عیش و آرام کو ترک کر کے سادہو بن جاتا ہے اور اسکا ہی یا کوئی خانہ دار عیش و آرام دنیوی سب کاموں کو ترک کر کے ایک دن ایک رات کے لئے پرہیز کے خیال میں رہے یا ایک لمحہ کے لئے خانہ دار ایشور کی یاد میں سب باتوں کا ترک کر کے رہے۔ یا کوئی آدمی کسی خراب بات سے توبہ کر لے۔ انکا دل۔ کپڑے یا خوشبو یا اچھے زیور یا حسین عورت یا پلنگ وغیرہ اور ترک شدہ اشیائے کو دل کے ذریعہ خواہش کرتا ہے۔ لیکن ادن اشیائی کو جو کہ دوسروں کے قبضہ میں ہونے سے استعمال نہیں کر سکتا ہے۔ اس وقت کے لئے یا ہمیشہ کے لئے تارک الدنیا نہیں ہو سکتا ہے۔

سूल:— जे य कंते पिर भोर,
लछे बि पिडि कुच्चइ ।
साहीरो चयइ भोर,

کبھی سچائی میں۔ کبھی جھوٹ میں۔ کبھی جھوٹ آمیز ستیہ
میں۔ اور سچ بھی نہیں جھوٹ بھی نہیں، ایسی غلط محاورہ
کو بھی استعمال میں لاتا ہے۔ جب یہ دل جھوٹ اور جھوٹ
آمیز ستیہ کی طرف جاتا ہے تو بڑا نقصان پیدا کرتا ہے
اس لئے اپنے دل پر قبضہ رکھنا چاہئے۔ یعنی ادن
عذابوں کے بارے میں روح نیچے درجہ میں متزل پا جاتی
ہے۔

سूत्र :- संरंभ ससारंभे ,

आरंभमिथ तहेव य।

मरां पवत्तमारां तु ,

नि अतिज्ज जयं जई ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم۔ ساد ہو ہو یا۔ خانہ دار ہو۔ چاہے
جو ہو۔ لیکن دل کے اندر کبھی بھی ایسا خیال نہ آنے دے
کہ فلاں شخص کو مار ڈالوں یا اس کو کسی طرح تکلیف
پہنچاؤں۔ یا تمام اثاثا بیت خانہ داری سے نیت
دنا بود کردوں۔ اسی قسم کے خیالات کرنے سے
روح عیوب بن جاتی ہے۔ اسی طرح بد خیالات سے
اس دل کو ہٹانا چاہئے تاکہ عذاب پیدا نہ ہوں۔

اس لئے تمام سادہ اور خانہ دار کے لئے ایک بار سب سے پہلے دل کو جیت لینا ہی اچھا ہے۔

مूल :- मरणो साहसिन्नो भीमो,
दुदुस्सो परिधावई ।
तं सम्मं तु निगिराहामि ,

धम्मसिक्खाइ कंघणं ॥ २ ॥

(۲) اے گوتم - یہ دل خراب کام کرنے میں بیخوف ہے - اور دڑ کا پیدا کرنے والا ہے - جس طرح خراب گھوڑا ادھر ادھر دوڑتا ہے - اسی طرح یہ ہی حکیمانہ نگام کے بغیر ادھر ادھر چکر مارنا پھرتا ہے - ایسے اس دل کو دہم رذیب نصیحت سے خانہ دانی گھوڑے کی طرح میں نے جہنم میں کر رکھا ہے - اسی طرح سب کو چاہئے کہ وہ حکیمانہ نگام سے اس دل کو قبضہ میں کرتے رہیں -

مूल :- सच्चा नहेव मोसा य,
सच्चा मोस नहेव य ।

चउत्थो असच्च मोसा य,

मरागुत्ती चउव्विहा ॥ ३ ॥

(۳) اے گوتم - یہ دل چاروں طرف گھومتا رہتا ہے

اوم

باب پانزدہم

در بارہ قابو پانے دل پر

”شہری بھگوان فرماتے ہیں“

— ❖ —

مूल :- رगे जिए जिया पंच,

पंच जिए जिया दस ।

दसहा उ जिरात्तारां,

सच्चसत्त जिरामहं ॥ १ ॥

۱۱۔ اے گوتم۔ ایک دل کو جیت لینے سے حواس خمسہ

(پانچوں اندریان) قابو میں ہو جاتی ہیں۔ اور حواس خمسہ

جیت لینے پر ایک دل و حواس خمسہ غصہ۔ غرور۔

دغا بازی۔ اور لالچ۔ یہ دسوں ہی جیت لئے جاتے ہیں

ان دسوں کے جیت لینے سے تمام دشمنوں کو جیتا جاسکتا ہے

سूत्रः— उहरे य पारो बुड्ढे य पारो,
ते भात्तणो पासइ सब्बलोए।
उवेहती लोगमिणं महंतं,

बुद्धे उपसत्तेसु परिव्वएज्जा ॥ १६ ॥

(۱۹) اے گوتم - چٹیاں - مکوڑے - کہنوتے وغیرہ
چھوٹے چھوٹے جاندار - بکرا - گائے - بھینس - ہاتھی -
وغیرہ بڑے بڑے جاندار سب ہی کو اپنے روح کے
مانند جو سمجھتا ہے اور دنیا میں ہر ایک جاندار کی پیدائش
و موت کی طرف خیال کر کے اپنے اعمال صادق میں
قائم رکھتا ہے وہی نجات ابدی کا مستحق ہوتا ہے۔

— ❖ ❖ ❖ —

باب چہارم ختم ہوا

षडि पुन्नमरोल्लि सं ॥ १७ ॥

(۱۷) اے گوتم۔ جو اپنے نفس کو مارتا ہے۔ اور خواہشات پر قابو پالیتا ہے۔ اور دنیا میں مثلہ تناسخ کو دور کر دیتا ہے۔ اور جدید اعمال روک دیتا ہے۔ وہ تکلیف و راحت کے ہونے پر بھی یکساں خیال رکھتا ہے وہ ہی عالم ہے۔

मूल :- न कुम्भुरा कम्म खवेन्ति बाला,

अकम्भुरा कम्म खवेन्ति धीरा।

मेधाविरो लोभमयावतीता,

संतोसिरो नो पकरेन्ति पावं ॥ १८ ॥

(۱۸) اے گوتم۔ سابقہ اعمال کو جو ہنا و غیرہ سے ہی دور کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اون کی بھول ہے بلکہ اعمال کے دور ہونے کے بجائے اون کے اور بھی بُرے اعمال پڑ جاتے ہیں۔ کیوں کہ خون آلودہ کپڑا کبھی خون سے صاف نہیں ہوتا ہے۔ عقلمند وہی ہے جو اعمال بد کو رحم دلی۔ راست گوئی۔ نفس کشی و غیرہ سے دور کرتے ہیں۔ اور وہ طمع و غرور سے دور ہو کر صابر ہو جاتے ہیں۔ وہ پھر آئندہ میں جدید اعمال کرتے ہیں۔

॥ १३ ॥ अज्मयेरा समाहरे ॥
 (۱۳) اے فرزندو - کچھ اپنی مصیبت کو دیکھ کر تمام
 اعضاؤں کو جسم میں چھپا لیتا ہے اسی طرح دانشمند
 انسان بھی دنیوی عیش و عشرت کی طرف جاتی ہوئی
 خواہشات کو علم صادق سے روک رکھتے ہیں۔

मूलः— साहरे हत्थपास य,
 मरां यंचिंदियारा य ।
 पावकं च परेरासं

॥ १४ ॥ भासा दोसं च तारिसं ॥
 (۱۴) اے گوتم - جو عقلمند آدمی ہیں وہ کچھوے کی
 طرح اپنے اعضاؤں کو سکوڑ رکھتے ہیں۔ یعنی افعال بد
 نہیں کرتے ہیں اور افعال بد کی طرف جاتے ہوئے
 اس دل کو بھی روکتے ہیں۔ اور دنیوی عشرت کی طرف
 خواہشات کو متوجہ نہیں ہونے دیتے۔ اور جس کلام
 سے دوسروں کا دل دوکھی ہوتا ہو۔
 کلام بھی نہیں بولتے ہیں۔

मूलः— सयं खु शाशिशो सारं,
 जं न हिंसति कंचरां ।
 अहिंसा समयं चेव

(۱۰) اے سادہ دلو! جو گزشتہ زمانے میں ترہنہ
 (بھگوان) ہوئے ہیں اور ان کے اور آئندہ میں جو ہوں
 گے اور سبوں کے فرمان میں اختلاف نہیں ہوتا ہے
 سبوں کا کلام یکساں ہی ہے۔ کیوں کہ وہ نیک
 اعمال کرنے سے راگ کے درجہ کو یعنی عالم الغیب کا
 درجہ حاصل کر لیتے ہیں۔ اور روشن ضمیر ہو جاتے ہیں
 اس سے **ऋषभदेव** (ریشہ دیو) سے لے کر **بھگوان**
مہابیر تک سبھی یقین صادق۔ علم صادق۔ عمل صادق
 سے نجات پاتے ہیں۔ اسی سے یکساں فرمان کرتے
 ہیں۔

شری ریشہ دیو فرماتے ہیں

सूक्तः— तिविहेरा वि पारा मा हरोः
 आयहिते अपिआरा संबुडे ।
 एवं सिद्धा अशान्तसोः

संयद्ध जे अशा गयाचेरे ॥ ११ ॥
 (۱۱) اے فرزندو! جو شخص اپنی بھلائی کے لئے جملہ
 تمام جانوروں کی روحانی جسمانی۔ زبانی افعال سے
 ضایع نہیں کرتے ہیں اور خواہ مخواہ پر قابو پا لیتے ہیں

وغیرہ ہونے والے تکلیف و آرام بھی ضرور ہیں۔
 اعمال کے نیک و بد نتائج کے مطابق دوزخ و بہشت
 نہیں ہیں۔ ایسا جو کہتے ہیں اون کا علم صادق دنیوی
 محبت میں پھنسنے ہونے سے اور برے اعمال سے
 چھپا ہوا ہے۔

مूल:- गारं पि अ आवसे नरे,
 अराणुपुवं पारोहिं संजस।
 समता सच्चत्य सुव्वते,
 देवारां गच्छे सल्लोगयं ॥ ८॥

(۹) اے فرزندو۔ جو آدمی دنیا میں رہ کر بھی
 نیک کلام (دہرم) سنکر کے سلسلہ وار جانداروں
 پر رحم رکھتا ہو وہ دنیا دار بھی اس قسم کے اعمال کرتا
 ہوا بہشت کو جاتا ہے۔ اور اس کے لئے نجات بھی
 نزدیک ہے۔

سری سودہرما سوامی فرماتے ہیں

مूल:- अभविंसु पुरा वि भिक्षुवो,
 आयता विभयंति सुव्वता।
 सयाइं गुणाइं आहुते,
 कासवस्स अराधम्म चारिणो ॥ १०॥

سूत्रः— अदस्वुव दस्वुवाहियं,

सदहसु अदस्वुदंसरा।

हंदि हु सुनिरुद्धदंसरो,

मोहरीशज्जोरा कडेरा कम्मुरा॥८॥

(۸) اے فرزندو۔ اعمال کے نیک و بد نتائج ہوتے

ہوئے بھی جو اون کو نہیں مانتا ہے۔ چشم بیا کے ہوتے

ہوئے بھی نابینا ہے۔ ایسے کو کہنا پڑتا ہے کہ جھوٹ

لے ظاہری صورت میں اپنے علم غیب کی طاقت سے

بہشت دوزخ معلوم کئے ہیں۔ اون کی زبان کو وہ

چھ ماہیں۔ اور اون کے بتلائے ہوئے احکام

کو مان کر اون کے مطابق عمل کرے۔

اے لا علم انسانوں تم کہتے ہو کہ موجودہ زمانہ میں

جو ہوتا ہے وہ ہی ہے۔ اور اس کے سوا کچھ نہیں

ہے۔ ایسا کہنے سے تمہارے باپ اور دادا بھی

عدم وجود ہی مقصور ہوئے (تو سوال پیدا ہوتا ہے)

کہ تمہاری پیدائش کیسی ہوئی۔ باپ کے بغیر بیٹے کی

پیدائش کبھی نہیں ہو سکتی۔ یعنی زمانے گزشتہ

میں بھی باپ تھا۔ ایسا ضرور ماننا ہوگا۔ اسی طرح

گزشتہ اور موجودہ زمانے میں دوزخ بہشت

॥ ६ ॥ इति मंत्रादयः सन्तो गा मन्त्रादयः ॥
 (۱۶) اسے فرزندو۔ جو تنہی پہلے سے نہ تھے
 بلکہ اور خوبصورتی وغیرہ میں کہ وہ اس کی بڑائی
 کرنے سے وہ انسان بہت باوجود ہمہ تناسخ میں بیکر
 لگتا ہے کہ۔ جو اعلیٰ مراتب کو پا کر دوسروں کی بڑائی
 کی ہیں وہ بڑائی جس آدمی کی لگتی ہیں اس کی بڑائی
 سے ہی اس کو بچا کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے نزدیک
 آدمی ہی دوسروں کی بڑائی نہیں کرتے ہیں۔ اور
 اعلیٰ نہ پا کر کسی عزت کرتے ہیں۔

मूलः:- न इह मायागगनग,
 अमोक्षयन्त नमोहि मुच्छिषा।
 लिचंगगा मनं पगोभया,
 न वि नागानि ममोहिमाहतं ॥ ७ ॥
 (۷) اسے فرزندو۔ اس دنیا میں مروج طرح کے
 لوازمات سے بڑا جو انسان ہیں۔ وہ دُنبوی ہیں۔
 وشرت میں مقبول ہو کر بزدل کی طرح ہوتے ہوئے
 نیک نہیں کرتے ہیں۔ انہیں ایسا سمجھو وہ
 بیت راگ کے کہتے ہوئے راستہ کو نہیں جانتے
 ہیں۔

خود ہی ایسے کام کئے ہیں کہ ان کا بدلہ پائے بغیر رہائی
ہیں پاسکتے ہیں۔

مूल:— विरया वीरा समुद्रिया,

कोहकायरियाइ योमगा ।

पाशो रा हंगांति सव्यसो ।

पावालो विरयाभिनिवृडा ॥ १ ॥

(۵) اسے مرزداد۔ کوئی آدمی جنگ و جدل و قتل
و غیر و غیر سے بہادر میں ہو سکتا ہے۔ بہادر تو وہی
آدمی ہے جو ہمیشہ آرام و نیومی سے نفرت کر لیتا ہے
و نیک چال چلن میں ہو شکاری سے کام لیتا ہے۔
غصہ۔ غرور۔ دغا بازی۔ طع۔ ان کو اپنا جانی دشمن
سمجھ کر ان پر فتح حاصل کر لیتا ہے۔ جسمانی روحانی۔
اور ذہانی افعال سے دوسروں کے حق میں نقصان نہ
ہو۔ ایسا خیال رکھتا ہے اور جانداروں کی جان
ضائع کرنے و غیر میں مشغول ہو کر خوش حال رہتا
ہے۔

مूल:— जे पारिभवई परं जरां:

संसारे परिवर्तई महं ।

अदु इंसीशिया उ पावित्रा,

मूलः— मायाहिं पियाहिं लुप्यद्,
नो सुलहा सुगईय पेच्चओ ।
सग्यइं भयाइं पेहिया ,

आरंभा विरमेज्ज सुव्वए ॥ ३॥

(۳) اے فرزندو۔ والد والدہ وغیرہ رشتہ داران کی محبت میں پھنس کر جس آدمی نے دھرم نہیں کیا وہ اسی وجہ سے تکلیفات دنیا پر قسم کو برداشت کرتا ہوا ہر طرف پھرتا رہتا ہے اور اس کو عاقبت میں بھی اچھی جگہ دستیاب نہیں ہوتی ہے۔ ایسی باتوں کا خیال کر کے جو درد ظلم عیش و آرام دنیوی جھوٹ۔ چوری۔ بدکاری وغیرہ افعال بد سے نفرت کرے وہی انسانی ہستی کو نیک بنانے والا ہے

मूलः— जमिरां जगती पुढो जगा ,
कम्मेहिं लुप्यंति पाणोरो ।
सयमेव कडेहिं गाहइ ,
सो तस्स मुच्चेज्ज पुढ्य ॥ ४॥

(۴) اے فرزندو۔ جو دوسروں کو تکلیف دینے میں۔ کوتاہی نہیں کرتے ہیں۔ وہ ہر اجسام میں دھر جگہ پیدا ہو کر تکلیفات اٹھاتے رہتے ہیں۔ کیوں کہ انہوں نے

(۱) اے فرزندو۔ یقین صادق۔ عمل صادق کو حاصل کرد
 سب طرح کے اسباب میسر ہوتے ہوئے بھی کار خیر کو
 کیوں حاصل نہیں کرتے ہو۔ اگر انسانیت میں ہم
 فسادت دہرم کو نہ کیا تو پھر دہرم ہم حاصل ہو نا بہت
 مشکل ہے۔ گیا ہوا وقت تمہارے لئے پھر واپس لوٹ
 کر نہیں آئے گا۔ اور نہ جائے انسانیت ہر بار مل سکتا
 ہے۔

مूल :- उहस बुड्ढाय पासह,
 गन्मत्था वि चयंति मारावा ।

सेरो जह वड्डयं हरे,

स्वं आउ स्वयम्मि तुड्डि ॥ २ ॥

(۲) اے فرزندو ! دیکھو کئی ایک زمانے طفولیت
 میں ہی۔ اور کئی ایک ضعیفی میں جائے انسانیت کو چھوڑ
 کر یہاں سے چلے جاتے ہیں۔ اور کئی ایک حالت صل
 میں ختم ہو جاتے ہیں۔ جیسے باز اچانک بمیر کر آدھ جیتا
 ہے۔ اسی طرح قضا بھی آدھ جیتی ہے۔

کو ترک کر کے سب سے پہلے سادھو ہی ہوئے اور ترنگر بھی پہلے ہی ہوئے۔
 اور عالم الغیب بھی پہلے ہی ہوئے ہیں۔ انہیں نے اپنے میٹوں کو عاقبت یعنی نجات کی راہ
 دکھلائی ہے وہ اس باب میں ہے۔ ان کے بعد آخری جو میڈیوں ترنگر یعنی دھرم ادا کر کے ان باب میں ہیں

باب چہار دہم

دربارہ اظہار ترک دُنیا

شری بھگوان رشبہ دیواپنے فرزندوں کو
نصیحت فرماتے ہیں

— ❦ —

مूल:— संबुज्जह किं न बुज्जह,
संचोही खलु पेच्च दुस्सहा।
सो हवसामंति राइप्पो,
नो सुलभं पुरारवि जीवियं ॥ १ ॥

نوٹ ۱۔ اس باب میں بھگوان رشبہ دیوجی کا اُپدیش ہے کہ اس دُنیا میں سب سے پہلے
راجا ہو کر قاعدہ راج کا اُنہیں نے بتلایا ہے اور پھر انہوں نے دُنیا کو ریخ بھج کر نعت تاملانہ

ہیں۔ اور وہ اپنی عمر میں سے کسی قدر حصہ عمر کا بیوض
اوس ختم شدہ عمر والے کے لئے موت کو دے کر اسے
بچا نہیں سکتے ہیں۔

مूलک:— इमं च मे अत्थि इमं च नात्थि
इमं च मे किञ्चमिमं अकिञ्च ।
तं सचेमेवं त्वात्तप्यमाणां

हरा हरंति त्ति कुरु पसार ॥ २४ ॥

(۲۴) اے گوتم۔ یہ میرا ہے۔ یہ میرا نہیں ہے۔ یہ
کام کرنا ہے۔ یہ غیر معید ہو بار و غیرہ کا کام کرنے کا
نہیں ہے۔ اسی طرح بولنے والوں کی عمر تو شب و روز
سیرتہ ہوتی جاتی ہے۔ پھر کاہلی کیوں کرتے ہو۔
یعنی ایک طرف میرے اور تیرے کا خیال اور کرنے نہ
کرتے واجب یا نا واجب کی فکر رہتی ہے۔ اور دوسرے
طرف وقت بطور چور کے عمر کو ختم کر رہا ہے۔ اس واسطے
جلدی سے جلدی خبردار ہو کر دوسروں کو فائدہ پہنچانے
میں کوشاں عمدہ کاموں کے کرنے میں مستعد ہو جانا
چاہئے۔ فقط۔

باب سیزدہم ختم ہوا

اور اون گنہگاروں کو دوزخ ہوتی ہے جہاں پر ان کو
بہت بھاری تکلیف ہوتی ہے۔

مूल :- सच्चं वि लुविश्रं गोश्रं,
सच्चं नद्वं विडंविश्रं ।

सच्चे आहरणा भारा,

सच्चे कासा दुहावहा ॥ २२ ॥
(۲۲) اے گوتم۔ گیت وغیرہ جتنے ہیں وہ روکنے کے
برابر ہیں۔ جس قدر ناچ ہیں وہ فضول یعنی بیکار کے
برابر ہیں۔ تمام جواہرات لگے ہوئے زیورات وزن
کے برابر ہیں اور تمام عیش و آرام مثلاً تارخ میں مبتلا
رکھنے والے ہیں۔

मूल :- जहेह सीहो व मिश्रं गहाय,
मच्चू नरं नेइ हु अन्तकाले ।
न तस्समाया व पिग्गा व भाया,
कालमि तस्मं सह्रा भवंति ॥ २३ ॥

(۲۳) اے گوتم۔ جس طرح شیر دوڑتے ہوئے آہو
(مڑا) کو کپڑ کر مار ڈالتا ہے۔ اسی طرح موت بھی
انسان کو حتم کر ڈالتی ہے۔ اوس وقت اوس کے
والدین جادو وغیرہ کوئی بھی مددگار یا حصّہ دار نہیں بنتے

(۲۰) اے گوتم - اول تو وہ نا اُمید اشخاص عیش و آرام دنیوی میں غلطاں پھپھاپ ہو کر افعال بد کے مُرتکب ہوتے ہیں۔ پھر جب ان افعال بد کے پاداش کا وقت قریب آتا ہے تو اس وقت وہ امراض سخت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس وقت ان کو بڑی پشیمانی ہوتی ہے اور تکلیفات دوزخ کو خیال و محسوس کرنے ہوئے پریشان ہوتے ہیں۔ اور اپنے کئے ہوئے افعال بد کی نتارج کو خیال کر کے بہت بھاری تکلیفات پاتے ہیں۔

مूल :- सुखा मे नरस ठाणा ,

असीलारां च जा गई ।

बालारां कूरकस्मारां ,

पगाद्धा जत्थ वेयणा ॥ २१ ॥

(۲۱) اے گوتم - دھریا لوگ بہشت و دوزخ کو نہ مانکر خوب گناہ کرتے ہیں۔ اور جب ان گناہوں کا وقت نمود قریب آتا ہے تو اس وقت ان کو کچھ غیر مفید معلوم ہونے لگتا ہے۔ تب وہ کہتے ہیں کہ سچ ہے ہم نے عالموں سے سنا ہے کہ دوزخ میں گنہگاروں کے لئے کُرمبیاں دیرنی مذی و غیرہ جگہ ہیں

گوشت خوردنوش کرتے ہیں ہی زندگی خود کی نیک
مانا ہے ۔

مूल:— कायसा वयसा मत्ते,

वित्ते गिद्धे य इत्थिसु ।

दुहञ्जो मलं संचिणाइ,

सिसुणागु व्वमद्वियं ॥ १६ ॥

(۱۹) اے گوتم۔ روحانی و جسمانی و نفسانی تکبرانہ
خیال والے نا اُمید آدمی مال و آرام و عورتوں میں مبتلا
ہو کر دنیوی معاملات سے وہ بڑے بڑے گناہوں کا اپنی
روح پر بوجھ لا رہے ہیں۔ مگر ان افعال کے زمانہ
طلوع میں جس طرح ایک کیرہ مٹی میں پیدا ہو کر بہر سٹی ہی
سے لپٹ جاتا ہے۔ اور آفتاب کی گرمی سے وہ مٹی
خشک ہونے پر وہ کیرہ بڑی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے۔
اسی طرح وہ نا اُمید آدمی بھی تکلیفات تنازع کو اٹھاتے
رہیں گے۔

مूल:— तज्जो पुट्ठो आचंकेरा,

गिलारो परि तप्यइ ।

पभीञ्जो परलोगस्स,

कम्मारुप्येहि अप्यसो ॥ २० ॥

وہ لوگوں کے لیے نیک نیت تھے جو ایمان لائے۔

سورہ: — سورہ بقرہ ۱۷۵
نہیتمو یاہرہم ی

انہما ی

۱۷۵

ہمارے دور و دراز کے لوگوں کے لیے۔
تینوں کی خواہش کون کرے۔
کوئی نہ پتا ہے۔
مطلب ہائیں کے لیے ہے۔

سورہ: — سورہ بقرہ ۱۷۵
نہیتمو یاہرہم ی
انہما ی

۱۷۵

ہمارے دور و دراز کے لوگوں کے لیے۔
تینوں کی خواہش کون کرے۔
کوئی نہ پتا ہے۔
مطلب ہائیں کے لیے ہے۔

مूल :- ہتھاگیا اِسے کاسا ،
کالیا جی اِساگیا ۔

کو جارا ڈ پورے لورے ،

آتیہ یا ناٹیہ یا پورا ॥ ۱۵ ॥
(۱۵) اے گوتم - جاہل مطلق دہریہ اس طرح کہتے ہیں
کہ اے ایمان لانے والو یہ افعال مباشرت واقعی طور پر
مل رہے ہیں ۔ ادن کو ترک کر دینے پر عاقبت میں ان
سے بھی زیادہ آرام ملے گا ۔ ایسا تم کہتے ہو ۔ مگر یہ تو
آئندہ کی بات ہے ۔ کون جانتا ہے کہ دوزخ دہشت
و نجات ہیں یا نہیں ۔

مूल :- جرورا سہی ہو سوامی ،
اِہ والے پگھلاؤ ۔

کاس مہاگارا سارا ،

کے سن سہیڈی و جیڈ ॥ ۱۶ ॥
(۱۶) اے گوتم - وہ جاہل مطلق پھر بولتے ہیں کہ
اس قدر بد افعال والوں کا عاقبت میں جو کچھ ہو گا وہ ہمارا
ہی ہو جائے گا ۔ کیا وہ سب کے سب بے وقوف ہیں ۔
اِسی طرح سے بولنے والے جاہل اے گوتم - آخر کار
دُنیا افعال مباشرت میں مبتلا اشخاص یہاں اور عاقبت

کرنے میں درین نہیں کرتا ہے ۔

اسی طرح تم بھی کاہلی کو چھوڑ کر نیک کام تازہ لیت
(سانسوی جیون) زندگی بسر کرنے میں عہدگی خیال کرو۔

مूल :- जे गिद्धे काम भोएसु ,

रगे कूडाय गच्छइ ।

न मे दिव्ये परे लोस ,

चक्रवर्तिव्या इमारई ॥ १४ ॥

(۱۴) اے گوتم ۔ جو افعال مباشرت میں ہر وقت غرق رہتا ہے ۔ وہ جانداروں کو ضایع کرنے ددوغ گوئی سے پرہیز نہیں کر سکتا ہے ۔ اور اگر اس سے کہا بھی جائے کہ ان افعال کی بدولت تم دوزخی بنو گے اور افعال نیک کر دو گے تو بہشت میں آرام پاؤ گے تو وہ کاہل وجود افعال بد کا مرتکب فوراً جواب دیتا ہے کہ عاقبت کی خبر کون جانے اب تو آرام سے گزرتی ہے ۔ بہشت اور دوزخ کس نے دیکھے ہیں ۔

کاہل وجود نیک اعمال کے ذریعہ راہ نجات کو کبھی بھی نہیں لےتا ہے مگر طمع نفسانی کی طرف راغب ہو کر یافتہ راہ طریقت کو کھو بیٹھتا ہے ۔ اور وہ تناسخ کی معیتوں کو برداشت کرتا رہتا ہے ۔

ذریعہ سے نجات نہیں مل سکتی ہے۔ اس لئے وہ عرق آب
محبت و دنیوی شل شمع نابود ہونے پر بھی راہِ طریقت کے
نایاں ہوتے ہوئے بھی نامیّا اختیار کرتے ہیں۔

سूल:- सुत्तेसु यावि पण्डितुद्ध जीवौ,
न बीससे पण्डिए आसुपरागो ।
घोरा मुहुत्ता अचलं सरीरं ,

भारंड पक्खी न चरऽप्यमत्तो ॥ १३ ॥

(۱۳) اے گوتم۔ جو آدمی مال و متاع کے تاثیر سے
خوابِ غفلت میں پڑے رہتے ہیں اور ان کی عادات اور
ادماصاف کو عقلمند آدمی اپنے اور پر عادی نہیں ہونے دیتے۔
اور نہ خداؤں میں محو ہوتے ہیں۔ کیوں کہ وہ جانتے ہیں
کہ وقتِ عمر کو ختم کرنے میں ہر لمحہ مستعد ہے اور یہ بھی
نہیں ہو سکتا ہے کہ اس جنم میں کسی موت کا مقابلہ ہو سکے
اس واسطے جیسے भारंड पक्खी پرند جاؤر یعنی غذا حاصل

نوٹ:- جس طرح جو اہرات کا متلاشی چراغ کے ذریعہ پہاڑوں کی گہاڑوں میں جاتا ہے
اور اس چراغ کے ذریعہ گہاڑا دیکھ بھی لیتا ہے۔ مگر وہاں داخل ہونے پر انہوں نے
چراغ کی کوئی پردہ نہیں کی اور اسکی لایرواہی سے چراغ نابود ہو گیا تو اس حالت
میں لا چراغ تکلیفات کا مقابلہ کر کے اپنی مصیبت میں جان کھودیتے ہیں۔ اس طرح

مूल :- असंख्यं जीविय मा पमायत,

जरोवणीयस्स हु नत्थिताणां ।

एषं विचारणाहि जरो पमत्ते,

कं नु विहिंसा अजया गहिंति ॥ ११ ॥

(۱۱) اے گوتم۔ انسانی زندگی کا سلسلہ منقطع ہو جانے

پر اس کا دوبارہ پیوند نہیں ہو سکتا ہے۔ اور نہ یہ طوالت

پا سکتا ہے۔ اس واسطے کارِ ثواب میں تباہی مت کرو

اگر کوئی بحالتِ ضعیفی کسی سے پناہ لینا چاہے تو اس میں

بھی وہ کامیاب نہیں ہوتا ہے تو خیال کرو پھر کابل جاندار

کی جان لینے والا جنھوں نے جو اس قسم پر بھی قابو۔

نہیں پایا ہے۔ وہ عالمِ بالا میں کس کی پناہ نہیں گئے۔

اور وہاں کی تکلیفات سے اون کو کون نجات دلا سکتا ہے

یعنی کوئی بچانے والا نہیں ہے۔

مूल :- वित्तेण ताणा न लभे पमत्ते,

इमम्मि लोस अदुवा परत्था ।

दीवप्पणा द्वेव अशांत मोहे,

नेयारुणं ददुमददुमेव ॥ १२ ॥

(۱۲) اے گوتم۔ کارِ ثواب میں تباہی کرنے والے

اشخاص کو اس دنیا اور عاقبت دونوں جگہ مال و زر کے

سૂر :— کوہو پوڈ پراا سےڈ،
 ماراا ویراا ینا ساراا ।

مااا ساراا نا سےڈ،

لوہو سارو ویراا ساراا ॥ ۹ ॥

(۹) اے گوتم۔ غفہ ایسی بڑی شہ ہے کہ وہ باہمی
 تعلقات کو فوراً توڑ دیتا ہے۔ اور تکبر سادگی و عاجزی کو
 اپنی طرف دیکھنے بھی نہیں دیتا ہے۔ اور دغا بازی سے
 رفاقت دور چلاتی ہے۔ اور طمع تمام اوصاف حمیدہ پر
 پانی پھیر دیتا ہے۔ اس واسطے غفہ۔ تکبر۔ دغا۔ اور طمع
 ان چاروں سے ہمیشہ کنارہ کرنا چاہئے۔

سૂر :— اوس ساراا ہراا کوہا،
 ماراا سارو ینا ساراا ।

مااا سارو ویراا ساراا،

لوہا ساراا ساراا ساراا ॥ ۱۰ ॥

(۱۰) اے گوتم۔ اس بار غفہ کو استقلال سے اور
 تکبر کو عاجزی سے۔ دغا و فریب کو صاف دلی سے اور طمع
 کو صبر سے فتح کر دے۔ ان چاروں عیبوں پر قابو پائے بغیر
 نجات نہاؤ شوار ہے کہ جہاں پہنچ جانے کے بعد واپس
 آکر تکلیفات پائے کا کام نہیں رہتا۔

مूल :- पुढवी साली जवा चेव,
हिरारां पसुभिस्सह।
पडिपुराणं नालमेगस्स,
इह विज्जा तवं चरे ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم - وہاں جو سونا چاندی لگائے بھینس وغیرہ
سے بھری ہوئی زمین بھی کسی ایک آدمی کی تنادوں کو پورا
کرنے میں ناکامیاب ہے تو ایسا سمجھ کر ریاضت کے ذریعہ
راہ راست میں گھومتے ہوئے طبع کو ختم کرنا چاہیے -
جس سے ادس کے حق میں فائدہ ہو -

مूल :- अहे वयइ कोहेरां,
मारोरां अहमा गइ।
माया गइ पडिग्घाओ,
लोहाओ दुहओ भयं ॥ ८ ॥

(۸) اے گوتم - جب روح غصہ آور ہوتی ہے تو اس
غصہ کے باعث اس کو دوزخ وغیرہ میں جگہ ملتی ہے - اور غم
کرنے سے وہ ہلکی جگہ پاتی ہے - دغا بازی کرنے سے بہشت
وغیرہ عمدہ جگہ ملنے میں رکاوٹ ہوتی ہے - اور طبع کو
سے دینا اور عاقبت میں خوف پیدا کرنا ہے -

مूल :- کسیراں پی جو اِس لہوگ :

پاڈی پوراں د لہجج اِکسس ۔

تہرا بی سہ نہ سَنُتُستہ ،

اِہ ڈو پورہ اِہ آہیا ॥ ۵ ॥

(۵) اے گوتم - کسی آدمی کو جواہرات ہر قسم کے
یعنی - ہیرا - پتا - موتی - وغیرہ و زید نقد و غلہ ہر قسم سے پوری
زمین کوئی دیدیوے تاہم بھی اُس کو صبر نہیں ہوتا ہے -
ایسی روح کی تمناؤں کا پورا کرنا بہت مشکل ہے -

مूल :- سوبھارارو پھس اُ پننیا مہو ،

سیا ہو کھلا سسما اُ سَنُتُستہ ۔

نرسس لُکھسس نہ تہی کینچی ،

اِچھا ہو آگاس سسما اُ سَنُتُستہ ॥ ۶ ॥

(۶) اے گوتم - کیلاش پہاڑ جیسے عرق و طول والے
بے شمار پہاڑوں کے برابر ہونا چاندی کے انبار کے طے
لفانی والے کو دستیاب ہو جاویں تاہم اُسکی طے ختم
نہیں ہوتی ہے - کیوں کہ جس طرح فلک لا محدود ہے اِسی
طرح اُس طے والے شخص کی تمناؤں کی بھی کوئی حد
نہیں ہے

(۳۴) اسے گوتم۔ جو خفیف عقل والا آدمی ہے اور وہ اپنے ہی کو تباہی اور عالم سمجھتا ہے اور سب کو اپنی نگاہ میں دوسروں کو ہی سمجھتا ہے۔ یہ خیال کرتا ہے کہ میرے سوائے نیک دشمنی زندگی بسر کرنے والا دوسرا کوئی نہیں ہے۔ جس طرح میں ہنم و فراست والا ہوں دوسرا کوئی نہیں ہے۔ اسی طرح کی وہ شہرت کرتا پھرتا ہے۔ بلکہ اپنی نظر میں دوسروں کو لاعلم محض انسان خیال کرتا ہے ایسا متعصبی انسان یافت شدہ اشیائے کو بھی کھو کر نیچی حالت میں گر جاتا ہے۔

سُوت :- पूयशाद्धा जसो कामी ,
मारा सम्मारा कामर ।
वहुं पसवइ पांच ,

मायासत्तं च कुज्जइ ॥ ४ ॥

(۳۴) اسے گوتم۔ جو شخص خدمت مراتب شہرت اور تعظیم کا خواہاں ہے اور اس میں کامیاب ہونے کے لئے طرح طرح کے افعال بدکار استعمال کر کے خود کے لئے عذاب سب سے پیدا کر لیتا ہے اور وہ دعا کرنے میں بھی کمی نہیں کرتا ہے۔

یعنی پانی دینے سے درخت سرسبز ہوتا ہے۔ اسی طرح
عفتہ وغیرہ سے روح تناخ کو بڑھاتی ہے۔

مूल:— जो कोहरो होइ जगय भासी,
विष्णोसियं जे उ उदीरसज्जा ।

अंधे व से दंड पहं गहाय,

अविष्णोसिसुधासति पावकम्भी ॥ २ ॥

(۲) اے گوتم۔ جو عادتاً عفتہ آور ہو وہ اپنی اس
عادت سے جو دنیا میں جانداروں نے پہلے کئے ہوئے
اعمال سے نکلے۔ اندھے۔ بہرہ وغیرہ صفات پائی
ہیں۔ اون ہلکی باتوں کو اپنی زبان کے ذریعہ سامنے رکھ
دیتا ہے۔ اور پہلے کسی کے ساتھ لڑائی ہوئی تھی وہ من
ہو چکی ہے۔ جس کو دوبارہ سرسبز کر دیتا ہے۔ جیسے۔
اندھا آدمی لکڑھی لے کر راستہ چلتے وقت مویشی سے ٹھوکر
کھا کر تکلیف اٹھاتا ہے۔ اسی طرح وہ عفتہ باز بھی مثلاً
تناخ میں ہر قسم کی تکلیف کو اٹھاتا رہتا ہے۔

मूल:— जे आवि अयं वसुसंति मत्ता,
संखाय वायं अपरिक्खकुज्जा ।

तवेरा बाह सहिउ ति मत्ता ।

अराणां जरां पस्सति विंवभूयं ॥ ३ ॥

ادم

باب سینہ دہم

در بارہ بیان غفۃ وغیرہ کے

”شری بھگوان فرماتے ہیں“

— ❦ —

मूलः— कोहो अ मारो अ अणोगही आ
माया अ लोभो अ अव हूद साणा ।
चत्तारि एर कसिणा फसाया,

सिंचन्ति मूला इं पुरात्तमचस्स ॥ ९ ॥
(१) اے گوتم۔ جس روح نے غفۃ اور عزور کو اپنے
قبضہ میں نہیں کیا ہے اور دغا بازی طبع کو بے حد ترقی
دے رکھا ہے وہ روح مثلاً تناسخ میں پڑ جاتی ہے۔
یہاں پر تناسخ کا مسئلہ مانند درخت جڑ کے ہے۔ غفۃ
عزور۔ دغا بازی۔ طبع۔ یہ چاروں مثل پانی کے ہیں۔

(۱۶) اے گوتم۔ اس روح کو جب دوسرے وجود میں جانے کا آخری وقت آتا ہے۔ اس وقت اسکی دلی خواہش اپنے کئے ہوئے نیک و بد اعمال کے مطابق ہی بن جاتی ہے۔ اور وہ اسی خیال کے مطابق یعنی اپنے کئے ہوئے کرموں کے موافق ہی اسکو دوسرا وجود ملتا ہے۔

مूल :- तस्मात् स्यासि लेसाणां

अशाभावं विचारोया ।

अप्यसत्थाप्नो वञ्जिता

पसत्थाप्नो ऽहि द्विरु सुतो ॥ १७ ॥

(۱۶) اے گوتم۔ نیک و بد کرم کو جاننے والے با علم سادہو اسی طرح پر ہر چھ نیشیان کا مطلب سمجھ کر بڑے خیالات کو کبھی اپنے اندر جاگزیں نہ ہونے دیتے۔ اور نیک خیالات کو دل میں جگہ دیتے ہیں۔



باب دوازدهم ختم ہوا

لے جانے والی ہیں۔ اسی طرح پر جواہری اور غیر منسوب خیالات میں مستغرق رہنا باعث دوزخ اور نہایت تکلیف کی دینے والی ہیں ان ہر شے کا اپنے اوپر کبھی اثر نہ ہونے دے۔

سُلول :- तेउ यम्हा सुक्का ,
तिरिशा वि स्याओ धम्मलेसाओ ।
स्याहिं तिहिं वि जीवो ,

सुगण्डं उववज्जइ ॥ १५ ॥
(۱۵) اے گوتم - یحیو - یدم - شکل - یہ تینوں ہمیشہ انسان کو اعمال نیک میں لگانے والی ہیں۔ اسی طرح نیک کام نیک خیالات میں رہنے سے انسان کی اس جگہ بھی تقریب ہوتی ہے۔ اور اس دار فانی سے رحلت اختیار کرنے پر وہاں بھی اچھی جگہ دستیاب ہوتی ہے۔ اس لئے انسان کو چاہئے کہ اپنی طبیعت کو ظاہر و باطن ہمیشہ صاف و صفا رکھے

سُلول :- अन्तो मुहूत्तमि गण ,
अंतमुहूत्तमि सेसए चव ।
लेसाहिं परिणायाहिं ,
जीवा गच्छन्ति परलोयं ॥ १६ ॥

॥ १३ ॥ सुक्कलेसं तु योरिणामे ॥
 (۱۲ و ۱۳) اے گوتم۔ جو آدمی خیالات خراب کو چھوڑ
 کر ہر وقت کارِ ثواب میں دلی توجہ رکھتا ہو۔ غفہ۔ تکبر۔
 دغا بازی۔ طع و غیرہ چھوڑ کر مابرد مطمئن رہتا ہے اور
 جس لئے ایمان صادق۔ عمل صادق۔ علم صادق۔ سے
 اپنی روح پر قابو پایا ہے۔ اور چلنا۔ نشست برخاست
 خورد و نوش وغیرہ تمام کاموں میں جو صبر و استقلال سے
 کام لیتا ہے۔ اور جس لئے افعال جسمانی و روحانی۔ زبانی
 کو خراب رغبتوں سے روک لیا ہے۔ محبت والا ہو یا
 ترک محبت والا ہو۔ چہرہ جس کا صاف ہے جو اس منہ
 کے آرام کو خراب سمجھ کر نفرت کرتا ہے۔ وہی روح
 شکل بیشیہ ہے یعنی (سفید رنگ کے دل والا) ہے
 مرد ہو یا عورت یہ فوت ہو کر عالم بالا میں اچھی جگہ جاتا ہے۔

मूलः— किराहा नीला काऊ ,
 तिरिरा विसयाप्पोऽपहमलेसाप्पो।
 स्याहिं तिहिं वि जीवो ,

॥ १४ ॥ दुग्गइ उववज्जइ ॥
 (۱۴) اے گوتم۔ کرشن۔ نیل۔ اور کاپوٹ یہ ہر
 بیشیہ انسان کو عذابوں میں مبتلا کر (دودرخ) نیچے

उवसंते जिह्दिए ।

सयजोग समाउत्तो ।

पम्हलेसं तु पीरामे ॥ ११ ॥

(۱۰ و ۱۱) اسے گوتم۔ جس میں غصہ۔ تکبر۔ دنیوی کاروبار میں دغا بازی و طعنی نفسانی کم ہیں اور وہ ہمیشہ ہر وقت خوش و خرم رہتا ہے۔ اپنی روح پر قابو یا کردہ حالتی۔ جسمانی۔ زبانی۔ اعمال میں قواعد یعنی شاستر کے مطابق ریاضت کرتا ہو۔ ہر ایک کار دنیوی میں دور اندیشی سے عمل کرتا ہو۔ شیریں کلام و ہر عضو جسمانی کو بحفاظت رکھتا ہو۔ جو اس قسم پر قابو پایا ہے ایسے خیالات کو پدم لہشیہ یعنی (زرد رنگ کے دل والا) کہتے ہیں جو خواہ مرد ہو یا عورت ایسے خیال والا مر کر عالم بالا میں اچھی جگہ پاتا ہے

मूलः— अद्वरुद्धारिा वज्जित्ता ।

धम्मसुक्कारिा भायए ।

पसंत चित्ते दंतप्पा ।

सुमिए गुत्ते य गुत्तिसु ॥ १२ ॥

सरगो वीयरगो वा ।

उवसंते जिह्दिए ।

सयजोग समाउत्तो ।

सय जोग समा उत्तो ,

तेऊलेसं तु परिरामे ॥ ६ ॥

(۸ و ۹) اے گوتم۔ جس کی عادت ملایم ہے اور مستقل مزاج ہے۔ ظاہر اور باطن یکساں ہے۔ ہنسی مذاق نہیں کرتا ہے۔ بڑوں کا ادب کر کے جس نے اپنی عزت پیدا کی ہے۔ اور جو اس غم پر قابو پایا ہوا ہے۔ جسمانی۔ روحانی۔ زبانی۔ ہر طرح سے کبھی کسی کا بُرا نہ چاہتا ہو۔ شاد و کے احکام کی جس نے تعمیل کی ہے اور ریاضت کرنے میں دریغ نہ کرنے والا ہو۔ کارِ ثواب میں دلچسپی رکھتا ہو۔ چاہے اس کی جان جو کھوں میں پڑ جائے مگر کارِ ثواب سے کبھی گریز کرنے والا نہ ہو۔ گفتار ملایم ہو۔ دوسروں کا خیر خواہ ہو وغیرہ وغیرہ۔ ایسے نجات کارِ راستہ تلاش کرنے والے خیالات رکھنے والا آدمی ہو خواہ عورت فوت ہو کر عالم بالا میں اچھی جگہ جاتے ہیں۔

मूलः— पयसाक्षोहमारो य ,

साया लोभे च पयसार ।

पसतचित्ते दंतप्या ,

जोगवं उवहारावं ॥ १० ॥

तहा पयसाचाई य ,

॥ ७ ॥ काऊलेसं तु परितामे

(۷ و ۸) اسے گوتم۔ جو گفتگو اچھی نہ کرتا ہو۔ برتاؤ بھی جس کا ٹیڑھا بانگاہو۔ دوسروں کو معلوم ہوں۔ ایسا برتاؤ اندرونی دغا بازی سے کرتا ہو۔ یعنی صاف دلی نہ ہو۔ اپنے پیلوں کو پوشیدہ رکھنے میں مستدرہتا ہو۔ جس کے تمام دن بھر کے کاروبار فریب اور دغا بازی سے بھرے ہوئے ہوں۔ اور غلط باتوں میں دیکھی بنی رہتی ہو۔ کبھی ناواجب کام بھی کر بیٹھتا ہو۔ اور ایسا کلام کہتا ہو۔ جس سے غیروں کو تکلیف پہنچتی ہو۔ دوسروں کی چیز چوراکر کھانے میں زندگی جائز مانتا ہو۔ اور دوسروں کے آرام کو دیکھ کر ناراض رہتا ہو۔ وغیرہ وغیرہ اس قسم کی عادت والا مرد ہو یا عورت ہو وہ کاپوت تیشیہ یعنی آسمانی رنگ کے دل والا ہوتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے۔

मूल :- नीयाविती अचवले ,

अमाई अकु ऊहले ।

विणीय विणाय दंते ,

जोगवं उवहारावं ॥ ८ ॥

पियधम्मे ददधम्मे ,

उवज्जभीरू हिएसर ।

नीलनेसं तु पीरामे ॥ ५ ॥

(۴ و ۵) اسے گوتم۔ جو دوسروں کے علم و ہنر برداشت نہ کر کے شب و روز اُس سے کدورت رکھتا ہو۔ ہر وقت غصہ کرتا ہو۔ خور و نوش کر کے خوب ٹھنڈا بنا رہتا ہو۔ کبھی ریاضت نہ کرتا ہو۔ راست باز کے ساتھ دشمنی رکھنے والا ہو کار و ثواب میں کاہلی دکھلاتا ہو۔ جان داروں کو ضائع کرنے میں کسی قدر ہی اپنے دل میں نہ ہچکچاتا ہو۔ دوسروں کے علم و ہنر کو دیکھ کر کے اوس میں عیب جوئی کرنے والا ہو۔ اور ناجائز کاموں میں بہادری دکھلانے والا ہو۔ جو روح اس قسم کے خیالات سے غفلت ہو ادسکو نیل لیشیہ دینارنگ کہا دل والا کہتے ہیں۔ اور ایسی عادت والا مرد ہو خواہ عورت ہو دوزخ میں جائے گا۔

سूल :- वंके वंक्समायरे,

नियद्धिस्ते अणुज्जुर ।

यलि उंचगओवहिस,

मिच्छदिद्वी अणारिस ॥ ६ ॥

उष्फालग दुद्वार्डि य,

तेरो आवि य मच्छरी ।

एअजोग समाउत्तो,

(۲ و ۳) اے گوتم۔ جس کی عادت اتکات جان۔ دروغ
گوئی۔ چوری۔ عیاشی۔ اور خود پسندی میں مغلوت ہو۔ اور
باطن میں ہر ایک کے لئے بُرے خیالات رکھتا ہو۔ اور دوسروں
کے ساتھ سخت کلامی سے جو سننے میں بُری معلوم ہو پیش آتا
ہو۔ اور اوس کا صاف برتاؤ نہ ہو۔ بلا واسطہ زمین۔ پانی۔
آگ۔ ہوا۔ نباتات وغیرہ کے اتلاف میں مستعد ہو ہمیشہ
اس قسم کے کاموں میں رغبت رکھتا ہو اور اندرونی خیالات
سے ہر وقت گناہ کرنے میں و مباحثت و پسندیدگی جو اس قسم
وغیرہ امور ہائے ناجائز میں مشغول ہو۔ ایسی عادات
والی روح کدش بے شیبہ والی جاننا چاہئے۔ اور وہ عورت
یا مرد فوت ہو کہ دوزخ میں جاوے گا۔ اوپر جانے کے لئے
اوسکو گنجائش نہیں ہے۔

مूल :- इत्सा अमरिस अतवो,
अविन्न माया अहरिया ।
गेही पणोसे य सद्धे,
पमत्ते रसलोलुस ॥ ४ ॥
सायगवेसर य आरंभा अविरणो,
सुद्धो साहस्सिणो नरो ।
सअजोग समाउत्तो ।

(۱) کوشنیشیہ) कृष्णाक्षया
 (۲) نیلیشیہ) नीलाक्षया
 (۳) کاپوتیشیہ) कापोतक्षया
 (۴) تہجیشیہ) तेजोक्षया
 (۵) پدمیشیہ) पद्मक्षया
 (۶) سُکلییشیہ) सुक्लक्षया
 اے گوتم جن کے خواص یہ ہیں۔

مূল :- पंचासवर्षवत्तो ,

नोहिं अगुत्तो छसु अविराज्यो ।
 निज्जारम्भ परिणामो ,
 खुदो साहस्सिज्जो नरो ॥ २ ॥
 निद्धं धत्त परिणामो ,
 निस्संसो अजिइदिज्जो ।
 सअजोग समाउत्तो ,
 फिरहलेसं तु परिणामे ॥ ३ ॥

- (۱) تہجیشیہ وہ ہے کہ دوسرے نکولات گھولے رکھے وغیرہ کی تکلیف پہنچائے اور خود کو عقلمند سمجھے ۔
 (۲) پدمیشیہ وہ ہے جو گنہگاروں کو صرف لعنت و ملامت کرنے پر ہی اکتفا کرتا ہے ۔
 (۳) سُکلییشیہ والا وہ ہے جو گنہگار سے بھی شیریں کلامی سے مبرا نہ ہے ۔

دور ہیں -

मूलः- सरहिं परियासहिं,
लोचं बूया कडे ति य।
तत्तं ते सा विजारांति,

सा विरासी कयाड वि ॥ २१ ॥

(۲۱) اے گوتم۔ جو لوگ اس سنار کے متعلق
مختلف قسم کی رائے لے کر رہتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے اس
لے بنائی ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ اس نے بنائی
ہے۔ وہ سب کے سب گمراہ ہیں اور اذکار یہ محض خیال ہی
خیال ہے۔ یعنی اصلیت سے بے بہرہ ہیں۔ کیونکہ یہ سنار
وایمی ہے۔ نہ اس کی ابتدا ہے اور نہ اس کی انتہا ہوگی
ہاں بلحاظ وقت تغیر تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ مگر کلہم۔ یج
کنی اس کی کبھی نہیں ہوگی۔

باب یازدہم ختم ہوا

کوئی کہتا ہے کہ برہما نے بنائی ہے۔ کوئی کہتا ہے ایٹم
 نے جلّت پیدا کیا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ ست - راج -
 تم - ان تینوں روپ پر کرتی نے رچائی ہے۔ کوئی ایسا
 کہتے ہیں کہ کانٹے نوک دار اور مورگے پنکھ طرح طرح
 کے رنگ دار اور گنے میں مٹھاس - لہسن میں بدبو اور
 گلاب میں خوشبو قدرتاً ہوتی ہے۔ ایسے ہی دُنیا بھی
 قدرتاً بنی ہے۔

کوئی اس طرح کہتے ہیں کہ اس دُنیا کے بنانے میں سو بیہوش
 دشمن - تن تہا ہے۔ جب اُدُنکو دُنیا بنانے کی فکر پیدا
 ہوئی تب ایک طاقت پیدا ہوئی۔ اوس کے پیچھے سارا
 برہمانڈ بنایا۔ تب دُنیا بہت لمبی اور چوڑی تیار ہو گئی۔
 تب اون کو خیال آیا کہ دُنیا کہاں رہے گی۔ اس لئے
 انہوں نے موت بنائی۔ اوس موت نے دغا بازی کو
 پیدا کیا۔

کوئی ایسا کہتے ہیں کہ سب سے پہلے برہما نے ایک انڈا
 بنایا۔ جب وہ ٹوٹ گیا۔ تو اُدپر کے حصّہ کا آسمان اور نیچے
 کے حصّہ کا پاتال ہوا۔ اور درمیانی حصّہ میں سمندر - ندی -
 پہاڑ - گاؤں - حیوان - انسان وغیرہ وغیرہ بنائے گئے
 اسے گوتم۔ ہر سب طرح طرح کے بوتے والے سچائی سے

دے وئے آئے لہوے ،

بہم آئے تی آوے ॥ ۱۷ ॥

دے وئے کڈے لہوے ،

پہارا ڈ تہاوے ۔

جیوا جیو سما آئے ،

سہ دے وئے مانے ॥ ۱۸ ॥

سہ دے وئے کڈے لہوے ،

دے وئے مہا سہا ۔

سہ دے وئے سہا ،

تہا لہوے آسہ ॥ ۱۹ ॥

سہ دے وئے سہا ،

آہ آہ کڈے جہا ۔

آہ آہ کڈے جہا ،

آہ آہ کڈے جہا ॥ ۲۰ ॥

(۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰) ۔ گوتم ۔ اس دُنیا میں جو اناں ۔

نباتات جو آرام اور تکلیف محسوس کرے دے وئے دے وئے ۔

سہ دے وئے سہا ۔ جس کے متعلق انواع اقسام

کئی دے وئے ظاہر کرتے ہیں

کوئی کہتا ہے اس طرح کی دُنیا دِلواؤں دے وئے بنائی ہے ۔

میں کوئی مضافت نہیں ہے۔ لیکن طوطے میں کئی قسم کے رنگ ہوتے ہوئے بھی اور سبز رنگ سے پکارا جاتا ہے۔ جیسے کر دڑ پتی کے پاس خواہ اس کے پاس کسی تدرہ رقم کم ہو یا زیادہ لیکن وہ کر دڑ پتی ہی کہلاتا ہے اور جس بات کی مثال دی جائے وہ ہی مثال دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ دس اقسام کی باتیں سچی مانی جاتی ہیں۔

مूल :- कोहे मासो माया लोभे,
पेज्ज तहेव दोसे च।

हासे भए अस्वाद्य,

उवधार निस्सिया दसमा ॥ १६ ॥

(۱۶) اے گوتم۔ غصہ۔ غرور۔ دغا بازی۔ طع۔
پیریم۔ مہمشہ۔ ہنس۔ یا خوف سے جو بات بولی گئی
ہو وہ زبان دوسروں کی جان ضائع ہونے کے لحاظ سے
جو بولی گئی ہو وہ گفتار دروغ ہے۔ اور ایسی زبان
استمال کرنے سے عاقبت میں نتیجہ خراب ملتا ہے۔
بنادٹی باتیں۔ اور دوسروں کی جان جاتی رہے۔ اور
معلق زبان یہ سب جھوٹی سمجھی جاتی ہیں۔

मूल :- इरा मन्त्रं तु अन्तारां,
इहमेगेसि माहियं।

ہیں کہی جاسکتی۔

مूल :- जरावयसम्मयठवणा,

नामे रूवे षडुच्च सच्चे य।

ववहारभावजोगे,

दसमे ओवम्म सच्चे य ॥१५॥

(۱۵) اے گوتم۔ جس ملک میں جو زبان بولی جاتی ہو اور وہ کثرت رائے سے مانی گئی ہو مثلاً لفظ पंक (پنک) سے اور چیز کے معنی بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ مگر عام طور پر کنول کو ہی پنک کہا گیا ہے۔ اسی طرح سے تاپے کا گڑ اور اشیائے کے وزن کرنے کے باٹ وغیرہ کو جس جگہ جیا جانا دیا لمبا چڑا یا وزن میں کم و بیش مقرر کر لیا ہو جو حکمتاً جائز ہو یا ناجائز ہو مگر جس کا جیسا نام عام طور پر مستعمل ہو دیا بولتے ہیں اور جیسا نظر انداز ہو اوس کے مطابق بولنے میں زبان صحیح مانی جاسکتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس اقسام کی گفتار کو عقلمندوں نے راست مانا ہے۔ اور ایک ہی شخص کو کوئی وجہ سے باپ اور بیٹا بھی کہہ سکتے ہیں۔ جیسے ایک آدمی اپنے باپ کی جانب سے بیٹا ہے اور وہی شخص اپنے بیٹے کی حالت میں باپ کہلانے کا مستحق ہے اور آگ کے جلنے پر جو چوہا جل رہا ہے۔ یہ دنیوی مثلہ کہنے

اس کے کلام ناشائستہ و عیوب میں ہی پر ہم آئند آتا ہے۔ مگر ایسے آدمی کو آخر میں نتیجہ خراب ہی برداشت کرنا پڑتا ہے اور اپنے کئے ہوئے پر پشیمان ہوتا ہے۔

سؤل:- आहच्च चंडालियं कट्टु,
न निराह विज्ज कयाइ वि ।
कडं कडेत्ति भासेज्जा,

अकडं सो कडेत्ति य ॥ १३ ॥
(۱۳) کبھی فتنہ کی حالت میں کسی سے کوئی الفاظ ناشائستہ سرزد ہو بھی گئے ہوں تو اس کا گناہ مٹانے کے لئے معافی کا طلب گار ہو کر قبول کر لینا چاہئے۔ کہ میرے منہ سے ایسا نکل گیا تھا۔ اور اگر نہیں کہا ہے تو ویسا کہہ دینا چاہئے۔

سؤل:- पद्धिशीयं च बुद्धारां,

वाया अदुव कम्मुराा ।

आची वा जइ वा रहस्से,

सोच कुज्जा कयाइ वि ॥ १४ ॥

(۱۴) اے گوتم۔ زبان بولنے وقت کیا عالم۔ کیا معمولی جبر امتام کی رنجوں کے ساتھ تلخ بیانی کبھی استعمال نہیں کرنی چاہئے۔ اور جسمانی اعمال سے کیا عقب میں اور کیا زہرور میں دشمنی پیدا کرنے والی گفتگو کا استعمال کرنا اور دشمنی

(۱۰) اے گوتم۔ جو عقب میں اور دربرد کسی کے لئے
کلام ناشائستہ نہیں بولتے ہیں۔ مثلاً تو چور ہے۔ اور
محنتی کو کہنا کہ تو کاہل ہے۔ ایسی تلخ گفتار جو کبھی نہیں
بولتے ہیں وہ انسان قابلِ تنظیم ہیں۔

مूल :- جہاں سوری پڑھ کر اسی،
نیکسینجھ سبھسو۔

سبھ دو سسول پڈیسیار،

سوری نیکسینجھ ॥ ۹۱ ॥

(۱۱) اے گوتم۔ جس طرح سڑے ہوئے کان والی کتیا
کو ہر جگہ سے فوراً نکالا جاتا ہے اسی طرح بد چلن و بد کلام
آدمی کو بھی ہر جگہ سے پھٹکار ہی ملتی ہے اور وہاں سے نکالا
جاتا ہے۔

مूल :- کرا کوندگ چڈتاراں،
ویدھن بھجھ سوری۔

سبھ سول چڈتاراں،

دوسسولے رمدی میار ॥ ۹۲ ॥

(۱۲) اے گوتم۔ جس طرح سوراخ کی چیز کو چھوڑ کر غلط
کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ اسی طرح بے وقوف آدمی
اچھے چال چلن و شیریں زبانی وغیرہ کو چھوڑ کر بدخلاف

वड्मस करारासेरे स पुज्जो ॥ ८ ॥

(۸) اے گوتم - خوش و خوش آمدی مطلب براری کے لئے ہر طرح کی تکلیفات بخوشی برداشت کرتا ہے۔ مگر اوسکو خار کلام برداشت ہونا بہت ہی مشکل ہے لیکن جو بلا کسی قسم کی مطلب براری کے خار کلام کو برداشت کر لیتا ہے اوسکو جائزہ انسانیت سے بلو کس و عقلمند سمجھنا چاہئے۔

سूल:- मुहुत्त दुस्खा उ हवन्ति कंटया,
अप्पेमया ते वितप्पो सुउद्धरा।

वाचा दुरुत्ताशि दुरुद्धराशि,

वेराणा बंधीशि महवभयाशि ॥ ९ ॥

(۹) اے گوتم - کانٹے کی تکلیف ٹھوڑی دیر میں رفع ہو جاتی ہے۔ اور تیرا اپنی لگا ہوا بھی سہولیت سے نکالا جاسکتا ہے۔ لیکن سخت کلامی کا اثر بہت عرصہ تک دور ہونا مشکل ہے۔ کیوں کہ ایسے الفاظ سے جو دشمنی پیدا ہو جاتی ہے وہ بہت بڑے نقصان پیدا کرتی ہے۔

सूल:- अवराणा वाचं च परमुहस्स,
पच्चक्खवप्पो पडिशीयं च भासं।

ओहारिणिं अप्पिय कारिणिं च,

भासं न भासेज्ज सया स पुज्जो ॥ १० ॥

के लोह नेत्र भय नाव नागयो,

नमानमागे वि गितं वाग्जा ॥ ६ ॥

(۶) اے گوتم۔ عقلمند آدمی! وہ ہیں جو تہاں مار کر ہینٹے ہوئے بھی نہیں بڑھتے ہیں۔ اور غصہ۔ طبع۔ نفرت سے بھی جھوٹ نہ بولے ہیں اس کے علاوہ من افغانو کے انہما کیلئے سے دوسروں کو نشان پہنچاتا ہو۔ ایسے افغانو کو اتوا بھج کر باہر نکالنی بات کی تائید بھی نہ کرے۔ نیز دوسروں کو تکالیف پہنچانے والی گفتگو کا بھی استعمال نہیں کرتے ہیں۔

मूलः— अपुच्छिग्रो न मामेज्जा,

मासमागास्म अंतरा ।

पिद्धिनंमं न खासुज्जा,

माया मोसं विचज्जर ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم۔ دو آدمی! ہم بات چیت کر رہے ہیں تو اون کے درمیان میں عقلمند آدمی بلا اجازت نہیں بڑھتے اور پشت کا گوشت مت کھاؤ۔ یعنی پس غیبت مت کرو۔ اور دغا بازی سے دروغ مت بولو۔

मूलः— सक्का महेउं आमाइ कंटया,

अग्गोमया उच्छहया नेरां ।

असामरं जो उ सहेज्ज कंटम,

वाहिष्णं वा वि रोगि त्ति ,

तेरां चोरे त्ति नो वर ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم۔ جو انسان کہلانے کے مستحق ہیں۔ وہ کانے کو کاٹنا۔ ٹخنوں کو ٹخنٹ۔ پیار کو مریض۔ ساری کو دزد۔ ایسا نہیں بولتے۔ کیوں کہ گفتار تو سچ ہے مگر ایسا راست بولنے سے اون کے دلوں کو صدمہ پہنچتا ہے۔ اس لئے عقلمند آدمی ایسی گفتار سے پرہیز کرتے ہیں۔

मूलः— देवारां मण्यारां च ,

तिरियारां च दुग्गहे ।

अमुगारां जग्गो होउ ,

सा वा होउ त्ति नो वर ॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم۔ دیوتا۔ انسان۔ فرشتہ۔ وغیرہ میں جھگڑا ہوتا ہو تو اس کے متعلق قبل از اختتام اس جھگڑے کے اظہار رائے کرنا۔ کہ فلاں کی فتح ہوگی اور فلاں کی شکست ہوگی۔ جس سے ایک خوش اور دوسرا ناراض ہوتا ہے۔ ایسی گفتار عقلمند انسان نہیں بولتے ہیں کہ جس سے کسی کے دل کو ایذا پہنچے۔

मूलः— तहेव सावज्जराणो भोयसी मिरा ,

ओत्तारिणी जा च परोवघाइसी ।

مूल :- असत्त्वमोसं सत्त्वं च,
अशावज्जमकक्षसं ।
समुपेहमसंदिद्धं,
गिरं भासिञ्ज यन्तव ॥ २ ॥

(۲) اے گوتم۔ جو بات راست بھی نہیں۔ دروغ بھی نہیں۔ اور دنیا میں تمام استمال بھی ہوتی ہے۔ اور وہ کسی کو بڑی معلوم نہ ہو۔ جس کے کہنے میں کوئی شک بھی نہ ہو۔ ایسی بات کو عقلمند مرنے اور غور کر کے بولتے ہیں۔

مूल :- तहेव फरुसा भासा,
गुरुभूयोवघाड्गी ।
सत्त्वा वि सा न वत्तत्वा,
जग्घो पावस्स पागमो ॥ ३ ॥

(۳) اے گوتم۔ جس راست بات کے اظہار سے بہت سے جانداروں کی جان ضائع ہوتی ہو ایسی راست گوئی بھی منع ہے۔ اگرچہ راست ہے۔ مگر اتلاف جان کا بکھیر پیدا کرنے والی ہونے سے اس کا اظہار انسان کو گناہ عظیم میں پہنچاتا ہے۔

مूल :- तहेव कारां कारो त्ति,
पंडगं पंडगे त्ति वा

۱۲

پاس زوہم

در بارہ طرز گفتگو۔ یاد جاہت کلام

”شری بھگوان فرماتے ہیں“

— ❖ ❖ ❖ —

سूक्तः— जा य सच्चा अवतत्त्वा
सच्चा मोसा य जा मुसा ।
जा य बुद्धेहि डराइराणा ॥
न तं मासिन्ज पन्नवं ॥ १ ॥

(۱) اے گوتم۔ جو بات راست ہو اور اوس کے اظہار میں بجائے فائدہ کے نقصان پیدا کرنے والی ہو۔ یا اوس میں کسی قدر جھوٹ ملا ہوا ہو یا بالکل ہی دروغ ہو ایسے ہر قسم کے کلام رہنماؤں نے اپنے استعمال میں نہیں لئے۔ اس لئے عقلمند آدمیوں کو ایسے کلام نہیں بولنا چاہئے۔

سूत्र:- तिरसो हु सि अराणवं महं,
किं पुरा चिद्वसि तोरमागजो ।

अभितुर पारं गमित्तुर,

समयं गोयम ! मा पमायस ॥ २८ ॥

(۲۸) اے۔ گوتم۔ جبکہ تم اپنے آپ کو دنیوی دریائے
ذخار سے پار کر لیا۔ تو پھر اپنے دل میں سمجھ کر کیوں ٹرک
رہے ہو۔ اس لئے نجات کے پالنے میں غفلت مت کرو۔

सूत्र:- अकले वरसेसो मूसिया,

सिद्धिं गोयम ! लोचं गच्छसि ।

स्वसं च सिवं अशुत्तरं,

समयं गोयम ! मा पमायस ॥ २९ ॥

(۲۹) اے گوتم۔ پرمانند پار پالنے میں اچھے خیالات
بطور سیدھی کے ہیں۔ جس کے اوپر جڑھ کر بلا تکلیف کے
تو مستقل رہنے والا ایسی پرمانند کی جگہ جب سمجھ جانا ہو
اس لئے دھرم کو استعمال کرنے میں ذرا بھی غفلت مت
کرو۔ اس طرح رہنما کی مذکورہ بالا تمام نصیحتیں ہر ایک
انسان کو اپنے لئے سمجھ کر عاقبت کو درست کرنا چاہئے
اور غفلت کو ترک کرنا چاہئے۔

باب دہم ختم ہوا

مूल:— अवसोहिय कंटगायहं,
 ओद्गराणो सि यहं महात्तयं ।
 गच्छसि मगं विसोहिया,
 समयं गोचम । मा पमायस ॥ २६ ॥
 (۲۶) اے گوتم۔ مخمور دروغ راستے کو ترک کر کے
 عمدہ اور اعلیٰ پتے راستے کو جب تم نے پایا ہے اور
 اسی راستے پر چل بھی رہے ہو تو اب خاص ہوش کے
 مقام کو پہنچنے میں ذرا بھی غفلت مت کرو۔

مूल:— अवले जह भारवाहस,
 मा मग्गे विसमेऽवगाहिया ।
 गच्छा पच्छाणा तावस,
 समयं गोचम । मा पमायस ॥ २७ ॥
 (۲۷) اے گوتم۔ ایک کمزور انسان زیادہ وزن
 اٹھا کر سخت راستے پر چلنے سے پشیمان ہوتا ہے۔ اسی
 طرح یقین صادق سے ٹنکر ہوئے لوگوں کی باتوں پر
 چلنے سے ادھنیں رنج اٹھانا پڑے گا۔ اس لئے پھر
 رنج اٹھانے کا موقع پیش نہ آوے۔ اس کو خیال
 کرتے ہوئے۔ اے گوتم اب دھرم کی ترقی کرنے
 میں غفلت مت کرو۔

मूल :- चच्चारा धरां च भारियं ,
 यच्चङ्गो हि सि अरागारियं ।
 सा वतं पुराणे वि आविर ।
 समयं गोयम ! सा यसायए ॥ २४ ॥
 (۲۴) اے گوتم - مال اور اولاد کو ترک کر کے سادہ ہو
 ہو گیا اس لئے استعمال شدہ اشیائے کو دوبارہ استعمال
 کرنے کی خواہش نہ کر کے دھرم کی ترقی کرنے میں غفلت
 چھوڑ دو -

मूल :- न हु जिरो अज्ज दीसई ,
 बहुमए दिस्सई मग्गदेसिए ।
 संयइ नेया उए येहे ,
 समयं गोयम ! सा यसायए ॥ २५ ॥
 (۲۵) اے گوتم - میری غیبت میں لوگ یہ کہیں گے
 کہ آج رہنا نہیں ہے - لیکن اذکار راستہ دکھایا ہوا
 موجود ہے اور اُس راستے کے بتلانے والے دُشمن
 (گرو) بھی موجود ہیں - اس پر یقین صادق لا کر دے اپنی
 عاقبت دُرست کریں گے - تو میرے موجود ہوتے ہوئے
 نجات کے راستہ پالنے میں ذرا بھی غفلت مت کرو -

صادق یقین ہونا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ دنیا میں بہت سے
انسان دہریئے (ناستک) کے صحبت میں رہتے ہیں۔ اس
لئے اے گوتم صادق یقین پا کر ترقی کرنے میں ذرا بھی
غفلت مت کرو۔

مूल :- धम्मं पि हु सद्वहंतया,

दुल्लहया कायया फासया ।

इह कामगुरोहि मुच्छिया,

समयं गोयम ! मापमायस ॥ २० ॥

(۲۰) اے گوتم اگر دہرم شاستر کے مطابق صادق یقین
ہو گیا تو صادق عمل کرنا مشکل ہے۔ کیوں کہ بہت سے انسان
دنیا کے تمام عیش و آرام میں مشغول ہیں۔ اس لئے اے
گوتم ترقی کرنے میں غفلت مت کرو۔

مूल :- परिजूरइ ते सरिरयं,

केसा पंडुरया हवन्ति ते ।

से सोयवले य हायई,

समयं गोयम ! सा पमायस ॥ २१ ॥

(۲۱) اے گوتم۔ تمہاری ضعیفی غریب آرہی ہے۔ بال
بھی سفید ہوتے جا رہے ہیں۔ آنکھ۔ کان۔ ناک۔ زبان۔
جسم۔ اٹھ۔ پیر۔ ان تمام کی طاقت بہ نسبت پہلے کے بہت

بیچے گا۔ ہر سے۔ اور سے۔ یہ بھی دیکھو۔
 میں نے اسے کو تم تذرت، خدا میں کو یا کو توئی کیسے تو
 ذرا بھی غفلت مت کرو۔

मनुष्यः ... भवति धर्मो विदुषां विसे लक्ष्मि,
 उमः धर्ममनुते कुरु दुःखम् ।
 मनुष्यो नैव धर्मो नैव धर्मो नैव धर्मो

मनुष्यः नैव धर्मः नैव धर्मः ॥ ३॥
 (۱۶) اسے کو تم۔ کو تو حیات واسے حواس ششہ
 کے بواسطہ میں اور اوریشیوں کیا۔ ذہنیاتی شہوں کے
 ششہ کا موقع مٹا نہیں ہے کہو کہ دست سندہ میں
 پیش و آرام کو ہی دہر آن نہیں ہیں اسنے وہاں
 فعل مرشد کھڑا ہے میں کی جہت میں نہ ہوا رہنے
 ہیں۔ میں نے اسے کو تم پہلے مٹا نہر شہر توئی کو سے یہ
 غفلت مت کرو۔

मनुष्यः नैव धर्मः नैव धर्मः ॥ ३॥
 मनुष्यः नैव धर्मः नैव धर्मः ॥ ३॥
 मनुष्यः नैव धर्मः नैव धर्मः ॥ ३॥
 मनुष्यः नैव धर्मः नैव धर्मः ॥ ३॥
 मनुष्यः नैव धर्मः नैव धर्मः ॥ ३॥

مूल:— लद्धूरा वि मारासत्तरां,
 आरिञ्जत्तं पुराणवि दुस्सहं।
 वहवे दसुग्गा मिलस्सुग्गा,
 ससयं गोथम ! सा पसायस ॥ १६ ॥

(۱۶) اے گوتم۔ اگر اس روح کو انسانی جامہ مل بھی گیا تو آریہ دیش (نیک ملک) ملنا بہت ہی مشکل ہے کیوں کہ بہت سے برا کئے نام ہی ملکش دیش نہیں انسان ہو ہو کر اور چوری وغیرہ خراب کام کر کے زندگی بسر کرتے ہیں۔ تو ایسے ملکشوں میں انسان کا پیدا ہونا بالکل بیکار ہے۔ اس لئے اے گوتم آریہ دیش پا کر تڑپ کر رہے ہیں اب ذرا بھی غفلت مت کر۔

مूल:— लद्धूरा वि आरियत्तरां,
 अहीरापंचिंदियया ह दुस्सहा।
 विगलिंदिया ह दीसई,
 ससयं गोथम ! सा पसायस ॥ १७ ॥

(۱۷) اے گوتم۔ اگر روح کو انسانی جامہ اور آریہ دیش بھی مل گیا۔ لیکن جو اس ختمہ کی طاقت کے ساتھ انسانی جامہ ملنا مشکل ہے۔ کیونکہ بہت سے انسان ایسے دیکھنے میں آتے ہیں جو اندریوں کی طاقت سے محروم ہیں

۱
مूल:— देवे नेरइए अइगइओ,
 उक्कोसं जीवो उ संवसे ।
 इक्किकभवगहरो ,

समयं गोयस ! सा पमायए ॥ १४ ॥
 (۱۴) اے گوتم۔ دیوتاؤں (بہشت) میں یا دوزخ
 میں اگر پیدا ہوا تو وہاں بھی ایک ایک ہی جنم ہوتا ہے
 پھر مرنے پر وہاں سے انسان یا حیوان مطلق کے جامہ
 میں پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اے گوتم ذرا بھی غفلت
 مت کر۔

مूल:— एवं भवसंसारं,
 संसरइ सुहासुहेहिं कम्महिं ।
 जीवो पमायबहुलो ,
 समयं गोयस ! सा पमायए ॥ १५ ॥
 (۱۵) اے گوتم۔ اس طرح کے دنیا و زمین میں
 ادھر ادھر اچھے برے اعمال کے ذریعہ سے پیدا ہو ہو کر
 اور مر کر بے انتہا وقت ضایع کیا۔ اسی غفلت کے ذریعہ
 سے اس روح کو اس لئے اے گوتم انسان کا جامہ پا کر
 ترقی کرنے میں اب ذرا بھی غفلت مت کر۔

समयं गोयम ! मा यमायस ॥ ११ ॥

चउरिंदियकायमङ्गगो,

उक्कोसं जीवो उ संवसे ।

कालं संरिज्जसंरिणिग्गं,

समयं गोयम ! मा यमायस ॥ १२ ॥

(۱۰ و ۱۱ و ۱۲) اے گوتم۔ اسی طرح دو اندری والی

ارداح میں پھر اسی طرح ۲ اندری والی ارداح میں

پھر چار اندری والی ارداح میں چڑھا یا چھ سال

تک رہ کر تمام وقت کو ضایع کرتا رہا۔

اس لئے اے گوتم اب ذرا بھی غفلت مت کر۔

مूल :- यंचिंदियकायमङ्गगो,

उक्कोसं जीवो उ संवसे ।

सत्तद्वुभवग्गहरो,

समयं गोयम ! मा यमायस ॥ १३ ॥

(۱۳) اے گوتم۔ پانچ اندری والوں میں یہ روح

جا کر پیدا ہو ہو کر زیادہ سے زیادہ وہاں رہی تو ۸۔۷

جہنم ختم کئے۔ اس لئے اے گوتم وقت کو ضایع نہ کر کے

غفلت مت کر۔

समयं गोचस ! मा घमाय ॥ ८ ॥

(۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹) اے گوتم۔ میں نے اے اندر
 کیا تو وہاں پر پیدا ہو ہو کر مر کے بے انتہا وقت ضائع
 کیا۔ پھر پانی میں جا کر اور پیدا ہو ہو کر مر کے بہت سا
 وقت خراب کیا۔ پھر آگ میں جا کر اور وہاں بار بار پیدا
 ہو ہو کر مر کے بہت زیادہ وقت کا نقصان کیا۔ اسی طرح
 ہوا میں سب دنوں تک پیدا ہو ہو کر مر کے وقت کو ضائع
 کیا۔ پھر اسی طرح سے سبزی وغیرہ وغیرہ میں (انانتوار)
 (بے شمار) پیدا ہو ہو کر مر کے بہت دنوں تک اپنے وقت
 ضائع کرتا رہا۔

اس لئے اے گوتم۔ اب مجھے ذرا بھی غفلت نہ کرنا
 چاہیئے۔

मूलः— वेङ्गदियकायमङ्गणो,

उक्कोसं जीवो उ संवसे ।

कालं संखिज्जसंशिराण्णं,

समयं गोचस ! मा घमाय ॥ १० ॥

तेङ्गदियकायमङ्गणो,

उक्कोसं जीवो उ संवसे ।

कालं संखिज्जसंशिराण्णं,

मूलः— पुढविकायमङ्गणो,
उक्कोसं जीवो उ संवसे ।
कालं संखाईयं,
समयं गोयम ! मा पमायए ॥ ५ ॥

मूलः— आउक्कायमङ्गणो,
उक्कोसं जीवो उ संवसे ।
कालं संखाईयं ;
समयं गोयम ! मा पमायए ॥ ६ ॥
तेउक्कायमङ्गणो,
उक्कोसं जीवो उ संवसे ।
कालं संखाईयं,
समयं गोयम ! मा पमायए ॥ ७ ॥

वाउक्कायमङ्गणो,
उक्कोसं जीवो उ संवसे
कालं संखाईयं,
समयं गोयम ! मा पमायए ॥ ८ ॥

वरास्सङ्कायमङ्गणो,
उक्कोसं जीवो उ संवसे ।
कालमरांतं दुरंतयं,

سूत्रः— दुष्टहे खलु मारासे भवे,
चिरकालेसा विसव्व पारासां ।
गाढा च विवाग कम्मसो ,

समयं गोचमः सा पमायस ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم۔ جانداروں میں ایک اندری والا وہ ہے
جس کا محض جسم ہی ہے وہ اندری والا وہ ہے۔ جس کے
جسم اور منہ ہے۔ تین اندری والا وہ ہے جس کے جسم
منہ اور ناک ہے۔ چار اندری والا وہ ہے۔ جس
کے جسم۔ منہ۔ ناک اور آنکھیں ہیں۔
پانچ اندری والا وہ ہے جس کے جسم۔ منہ۔ ناک۔
آنکھیں۔ اور کان ہوں۔ ایسے جانداروں میں مرکز
پیدا ہوتے ہیں۔ ایسا بے انتہا وقت رائیگاں ہوا
لیکن انسان نہیں ہوا۔ کیوں کہ انسان نہ ہوئے دینے
والے ایسے اعمال فنا ہونا بہت مشکل ہے اس لئے اے
گوتم انسان کا جامہ پا کر ذرا بھی غفلت مت کرو۔

پڑھو نوٹ:۔ ایک اندری میں مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ اور سبھی وغیرہ ہیں
دو اندری میں کپڑے وغیرہ ہیں۔
تین اندری میں چلیٹی چلیٹا وغیرہ ہیں۔
چار اندری میں کہیں۔ عجیڑ۔ وغیرہ ہیں۔
پانچ اندری میں گائے بھیس۔ آدمی۔ وغیرہ ہیں۔

मूलः— कुसुमं जह ओसविंदुस,
थोचं चिद्वड् लंबमाशरा।
सवं मरुताशरा जीविञ्चं,

समयं गोचम ! मा यमायस ॥ २ ॥

(۲) اے گوتم۔ جس گھاس کی نوک پر شب بزم کے نظار
بھوڑی دیر کے لئے ٹھہرتے ہیں اسی طرح سے یہ زندگی
انسان کی بہت ہی کم وقت کی ہے۔ اس لئے گوتم
ذرا سے وقت کے لئے غفلت مت کرو۔

मूलः— इड् इत्तरिश्मि आउस,
जीविञ्चस बहुयच्चवायस।
विहृगाहि रयं पुरेकडं,

समयं गोचम ! मा यमायस ॥ ३ ॥

(۳) اے گوتم۔ جس سے ہتیار۔ زہر وغیرہ حرکت
نہیں پہنچا سکتے۔ ایسا (سوپ کر می) مضبوط زندگی انسان
کی وہ بھی کم ہے۔ اور ہتیار۔ زہر وغیرہ سے حرکت
پہنچنے والی (سوپ کر می) یعنی کمزور عمر بھی کم ہے۔
جس میں یہی جسمانی اور روحانی تکالیف کئی قسم کی
لبالب بھری ہیں۔ ایسا سمجھ کر اے گوتم پہلے کے کئے
ہوئے عذابوں کو دور کرتے میں ذرا بھی غفلت نہ کرو۔

باب دہم

در بارہ ترک غفلت (پراساد پور ہار)

”شری بھگوان فرماتے ہیں“



مूल :- दुमयन्तर पंहुस जहा ,

निबड्ड राइगराणा अचचस ।

एनं मराणाणा जीविञ्च ,

सम्यं गोयस ! मा पसायस ॥ १॥

(۱) اے گوتم۔ جن طرح وقت پا کر درخت کے پتے زرد

ہو جاتے ہیں پھر دے پختہ ہو کر گر جاتے ہیں اسی طرح

انسان کی زندگی فنا ہے۔ اس لئے اے گوتم دھرم کی

پابندی کرنے میں ایک لمحہ بھی فضول ضایع ملت کر دو۔



اس طرح کا غرور کرنے والا سادہ ہو ہے وہ سادہ ہوؤں کا
رتبہ نہیں پاسکتا۔ جو سادہ ہو اپنی تعریف کا خواہشمند
ہے اور یہ کہتا ہے کہ میں تمام سادہ ہوؤں کا منتظم ہوں دوسرا
سادہ ہو بچارہ کیا کر سکتا ہے جو اپنی شکم میری ہی نہیں کر سکتا
اسی طرح کے کلمات سے دوسروں کی برائیاں کرتا ہے۔
وہ سادہ ہو ہرگز نہیں ہے۔

سُوتل :- न पूयशां चैव सिलोय कामि,
पिय मपियं कस्सइ शो करेज्जा ।
सबे अशाठे परिवज्जयंते ,

आशाउले या अकसाइ भिक्खू ॥ २६॥
(۱۴) اے گوتم۔ سادہ ہو لوگ جس وقت زبان شیریں
سے دیا کہیاں یعنی واعظ کرتے ہیں۔ اوسیں یہ نیت نہیں
رکھتے کہ میری تعریف ہو۔ یا مجھے عمدہ کھانا۔ کپڑے ملے گا
اور ایسا ذکر نہیں کرتے جس میں کسی کو ناگوار خاطر ہو۔ اور
روح کو خواب کرنے والی جو باتیں پیدا ہوں۔ اُن کو ترک
کرتے ہوئے واعظ دیتے ہیں۔

سُوتل :- जाय सद्धार निक्खवंतो ,
परियाय द्वारा मुत्तमं ।
तमेव अशायालिज्जा ,

اصولوں میں فرق نہیں آنے دیتے۔ اگر کوئی ادنیٰ -
 بے ادبی کرتا ہے تو اس پر غصہ نہیں لاتے۔ اور ادب
 بجالانے سے عذر نہیں کرتے۔

مूल :- न तस्मज्जि व कुलं व तारां,
 शारा शाल्य विज्जा चराण सुचिन्नं ।
 शिस्वम से सेवइ गारि कम्मं,
 सा से पारस होइ वि सो यराण ॥ १४ ॥

(۱۴) اے گوتم۔ اگر کوئی سادہ ہو کر اپنے خاندان
 کا عذر رکھتا ہے تو اس میں سادہ ہوتا اس کی نہیں رہتی ہو
 بلکہ وہ عذر اس کو نیچی ذات اور خاندان میں پیدا کر بیٹا لا
 ہو جاتا ہے۔ سوائے علم صادق اور عمل صادق کے
 عاقبت میں کوئی فائدہ دینے والا نہیں ہے اور پھر سادہ ہو
 ہو کر دنیوی عیش و آرام کو عمل میں لاتا ہے تو وہ تکلیفوں
 کے دریا کو کبھی عبور نہیں کر سکتا۔

مूल :- सं रा से होइ समाहिपत्ते,
 जे पन्नवं भिस्वु विउक्क सेज्जा ।
 अहवा वि जे लाभ मया वलित्ते,
 अन्नं जरां खिसंति बाल पन्ने ॥ १५ ॥
 (۱۵) اے گوتم۔ میں تو مہمان اور خاندانی ہوں۔

بھکشا کے واسطے جاتے ہیں تو اونکو کسی جگہ کچھ ملتا ہے
اور دوسری جگہ کچھ اور ملتا ہے اور میں اونکو صبر رہتا
ہے۔

سُٹل :- जे न वंदे न से कुप्ये,
वंदिष्यो न समुक्कसे।
एवमन्नेसमारास्स ।

सासराणामणाचिदुड्ढ ॥ १२ ॥
(۱۲) اے گوتم۔ جو سادہ ہو کا ادب نہیں کرتا ہے وہ اس
پر ناراض نہیں ہوتے اور جو اونکو خشکار اور ادب کرتا
ہے اسکا اونکو کوئی غرور بھی نہیں ہوتا۔ اونکی سب پر یکیاں
نظر رہتی ہے۔

سُٹل :- पराणसमत्ते सया जए,
समता धम्ममुदाहरे सुणी।
सुहमे उ सया अलूसए,

सो कुज्जेरो सो माणि माहरो ॥ १३ ॥
(۱۳) اے گوتم۔ اگر کوئی عالم سادہ ہو سے کسی قسم کا سوال
پیش کرے تو وہ اس پر کبھی غصہ نہیں ہوتے۔ بلکہ نہایت
خوشی سے تسلی بخش اسکو جواب دیتے ہیں اور اگر کسی کو
نقصیت بھی کہتے ہیں تو برابر کی نظر سے کہتے ہیں۔ اپنے

सच्चित्तं नाहारणं स मिक्षू ॥ १० ॥
 (۱۰) اے گوتم - ہوا بھی جائدار ہے - اس لئے پینکا
 نہ خود کرتے اور نہ غیروں سے اپنے لئے کر داتے ہیں -
 اسی طرح ہنری میں بھی جان ہے - یعنی درخت - پیاز
 لہسن - وغیرہ وغیرہ انکو کبھی نہ تراشے اور نہ اپنے لئے
 دوسروں سے تر شواتے ہیں - جس قدر تخم ہیں ان میں
 بھی جان ہے - اس لئے انکو بھی کسی قسم کی تکلیف
 نہیں پہنچاتے اور جائدار چیز کو کبھی استعمال میں نہیں
 لاتے - یہی اصول سادھوؤں کے ہیں -

मूलः — महकारसमा बुद्धा
 ने भवन्ति अशिरास्सिया ।
 नाराणापिराडरया दन्ता ।

तेरा बुचन्ति साहुरो ॥ ११ ॥
 (۱۱) اے گوتم - بھوزے کے موافق عالم سادھو
 یعنی وہ لوگ کسی سے ملے نہیں رکھتے ہیں - جب سادھو لوگ

۱۰۔ نوٹ :- بھوزے کے واسطے باہمی نہیں لگاتے ہیں - یا تو کوئی مالی بھول فرزند کو بیکلی
 عرض سے یا کوئی شوقین بھولاڑی کو لگاتا ہے - اور بھولوں کی خوشبو بھیلے پر بھوزے
 کو خبر ہی نہیں دیجانی - کہ تم خوشبو لینے کے لئے آنا - اسی طرح دنیا اپنے کھانے کے لئے
 بھوجن تیار کرتی ہے اور سادھو بلا ضرورتے ہوئے بھوزے کی مثال آجاستے ہیں -

خوابیاں پیدا ہوتی ہیں سادہ ہو لوگ اُن سب کو خیال
کر کے رات کو قطعی خورد و نوش نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ
دوسرے روز کے لئے پاس بھی نہیں رکھتے ہیں۔

مूल :- शुद्धिं न खरो न खरावस ,
सौम्योदगं न पिरनपियावस ।
अगारिा सत्त्वं जहा सुनिसिचं ,
तं न जले न जलावस जे सभिकवू ॥
॥ ८ ॥

(۹) اے گوتم۔ زمین کے اندر جو پتھر۔ کنکر وغیرہ وغیرہ
ہیں اور ان میں بھی جان ہے۔ اس لئے سادہ ہو لوگ اور انکو
بھی کھودنا یا کھدوانا نہیں چاہتے۔ اسی طرح پانی میں
جان ہے۔ اس لئے کنواں و ندی نالے وغیرہ کا پانی
استعمال نہیں کرتے۔ اسی طرح آگ میں بھی جان ہے
اس واسطے اور سکونہ خود جلاتے ہیں اور نہ دوسروں
سے جلو انا چاہتے ہیں۔ یہی اصول دنیا میں سادہ ہونوں
کے ہیں۔

مूल :- अनिलेरा न वीरु न वीयावस ,
हरियाशि न छिंदे न छिंदावस ।
बीयाशि सया विवज्जय तो ,

(۶) اے گوتم۔ کپڑہ۔ لکڑی والے برتن۔ کبیل اور پاؤں صاف کرنے کا کپڑہ جو سادہ ہو رکھتے ہیں۔ وہ اپنے اصولوں کے پابند ہونے سے یا شرم گاہ کو بچانے کے لئے رکھتے ہیں۔ جو اصول سے ادس سے زیادہ نہیں رکھتے۔

سُلول:— न सो परिग्गहो वुत्तो,

नाय पुत्तेरा ताइरा ।

सुच्छा परिग्गहो वुत्तो,

इह वुत्तं महेसिरा ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم۔ سادہ ہونے کی پابندی سے کپڑہ۔ لکڑی کا برتن وغیرہ رکھتے ہیں۔ اون کے لئے (ترتیباً) رہنا ہے لایع نہیں بتلایا ہے۔ اور اگر جسم پر بھی محبت آجائے تو یہ لایع میں شمار کیا گیا ہے۔

سُلول:— एवं च दोसं दद्वरां

नाय पुत्तेरा भोसयं ।

सच्चाहारं न भुजंति,

निग्गंधा राद्धोयरां ॥ ८ ॥

(۸) اے گوتم۔ رات میں خورد و نوش سے جو

तम्हा मेहुशा संसगां

निगंथा वज्जयंति सां ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم۔ خواب اعمال پیدا کرنے میں عیاشی
مقدم شہ ہے۔ یعنی کسی کی جان لینا۔ چوری کرنا۔
دغا بازی وغیرہ وغیرہ بڑے کاموں کو خوب ترقی دینے
والی ہے۔ اس لئے سادہ لوگ عیاشی کو ترک کر دیتے
ہیں۔

मूल :- लोभस्से समराज्जासो,

मन्ने अन्नय रमाचि ।

जे मिया सन्निही कामे,

गिही पव्वइए न से ॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم۔ طبع (لاچار) خفیف بھی ہونا بڑا ہے
اگر سادہ ہو خوردنی اشیائے کی رات کو اپنے پاس
رکھنے کے لئے خواہش کرے تو وہ سادہ ہو نہیں ہے۔
بلکہ خانہ دار ہے۔

मूल :- नं पि वत्थं व पायं वा,

कम्बलं पाय पुच्छरां ।

तं पि संजमलज्जट्टा,

धारेन्ति पीरहिंति च ॥ ६ ॥

مूल :— सुसावाञ्जो य लोगम्मि,
सच्चसाहूहि गरहिञ्जो।
अविस्सासो च भूयाणां
तम्हा मोसं विवज्जर ॥ २ ॥

(۲) اے گوتم - کسی کی جان لینا اس کے علاوہ
جھوٹ بولنا بھی ایک گناہ عظیم ہے - کیونکہ اچھے لوگ
اس جھوٹ بولنے کو بہت ہی برا بتلاتے ہیں
جھوٹ بولنے سے
اکرمی کا اعتقاد قطعی نہیں رہتا ہے - اس لئے سادھو
جھوٹ بالکل ہی نہیں بولتے -

मूल :— चित्त मन्तस चित्तं वा ,
अप्यं वा जइ वा बहं ।
दत्तसोहरामेत्तं पि ,
उगाहंसि अजाइया ॥ ३ ॥

(۳) اے گوتم - جاندار یا غیر جاندار چیزیں وغیرہ
یہاں تک کہ دانت کچلنی کا تنکا بھی بلا اجازت کے نہ لے -
یعنی چوری نہ کرے -

मूल :— मूलमेव महम्मस्स,
महादोससमुत्तयं ।

ادم

باب پنجم

در بارہ فرایض (نیم) سادہ

”شرعی بھگوان فرماتے ہیں“

—=||:~||:~=—

سूत्रः— सत्त्वे जीवा वि इच्छन्ति ।
जीविउं न मीरन्जिउं ।
तम्हा पाशिवहं शोरं

निगंथा वज्जयन्ति शां ॥ १ ॥

(۱) اے گوتم - تمام جاندار خورد و کلاں ہر وقت زندہ رہنے کی خواہش رکھتے ہیں - اور مرنے کی کسی کو بھی خواہش نہیں ہوتی - کیونکہ زندہ رہنا ہی سب کو عزیز ہوتا ہے - اس لئے سادہ یعنی اچھے لوگ کسی کی جان نہیں لیتے ہیں - بلکہ جانداروں کو تکلیف تک نہیں پہنچاتے -

مूल :- कामाणुगिद्विभवं सु दुस्व
सखस्स लोगस्स सदेवगस्स।
जं काङ्खं मारासिग्रं च किंचि,
तस्संतं गच्छेद् वीयरोगे ॥ १७ ॥

(۱۷) اے گوتم۔ عیش کے اندر محو ہونے سے جو خاص
تکلیف پیدا ہوتی ہے اس تکلیف سے دیوتا سے لیکر
ساری مخلوق تک دوکھی ہے۔ جسمانی اور روحانی تکلیفات
ختم کرنے کے لئے دنیا میں صرف نفس کشی ہی آخر کرنے
والی ہے۔

مूल :- देवदारावगंधच्चा,
अक्षरस्वसकिन्नरा।
वंभयारिं न संसंति,
दुक्करं जे करंति ते ॥ १८ ॥

(۱۸) اے گوتم۔ اس جان برہم چریہ (اویکھے درجہ
کی نفس کشی) کو جو اختیار کرتا ہے۔ اس کو دیو۔ دانو
گندہرپ۔ یکشن۔ راکشن۔ کمزور وغیرہ یعنی فرشتہ
بھی قدمبوسی کرتے ہیں۔

باب ہشتم ختم ہوا

مूल :- मोक्षवाप्तिकंस्त्रिस्त्र वि सारावस्त्र ,

संसारभौरस्त्र दियस्त्र धम्मै ।

नेथारिस्त्रं दुत्तरमत्ति लोए ,

जहिद्विष्णो वालमतो हराच्णो ॥ १५ ॥

(۱۵) اے گوتم - جو نجات کے خواہشمند ہیں اور
وہے مثلہ تنازع کی تکالیف سے خون کھاتے ہوئے
دہرم میں اپنے دل کو رجوع کرتے ہیں ایسے شخصوں کو
بھی جاہل لوگوں کے دل خوش کرنے والی عورت سے
پنجا مشکل ہے - اس لئے نہایت ہوشیار می سے رہنا
چاہئے -

مूल :- एष य संगे समङ्कमिच्छा ,

सुहृत्तरा चैव भवन्ति सेसा ।

जहा महासागरमुत्तरिच्छा ,

नई भवे अवि गंगासमाप्ता ॥ १६ ॥

(۱۶) اے گوتم - جو عورتوں کی محبت ترک کر دیتا ہے
اوسکو دوسرے اسباب مثل مال وغیرہ وغیرہ کے ترک
کرنے میں - کوئی دیر نہیں ہوتی ہے - جس طرح ہما ساگر
(دیدیائے ذخار) کو کوئی پار کر لیتا ہے - اس کے لئے
گنگا کا پار کر لینا کچھ مشکل نہیں رہتا -

آرام شروع میں اچھے اور بعد میں تکلیفات پیدا کرتے
والے ہیں۔

سؤل:— दुपरिचया इमे कामा,
नो सुजहा अधारपुरिसेहि ।
अह संति सुन्नया साहु,
जे तरंति अतरं वशिषा वा ॥ १३ ॥

(۱۳) اے گوتم۔ یہ عیش و آرام عالم کو بھی ترک کرنا
دشوار ہے۔ تو میرے بڑے دل اور لاعلم والے کی بات ہی کیا
ہے۔ لیکن جو بہادر اور مستقل مزاج ہوتے ہیں وہی عیاشی
کے دریا کو بیو پارسی کی طرح عبور کر جاتے ہیں۔

سؤل:— उचलेवो होइ भोगेसु,
अभोगी नोवल्लिषई ।
भोगी भमइ संसारे,
अभोगी विव्व सुच्चई ॥ १४ ॥

(۱۴) اے گوتم۔ عیش و آرام کر کے روح پر
عذابوں کا ذخیرہ ہو جاتا ہے۔ اور جو ان کو ترک کر دیتا ہے
اوسکی روح عذابوں سے مبرا رہتی ہے۔ عیاشی باعث
تنازع کا ہے۔ اور اس سے علیحدہ رہنے والا مثلاً تنازع

ادن کا خیال و تصور ہی انسان کو نیچے گرا دیتا ہے۔

مूल :- स्वरामेत सुखत्वा बहुकाल दुःखा,

यगम दुःखा अनिगम सुखत्वा ।

संसारमोक्षवस्त विषयवभूया,

स्वारी अशान्त्तारा उ कामभोगा ॥ ११ ॥

(۱۱) اے گوتم۔ افعال عیاشی لمحہ بھر کے خوش کرنے والے ہیں۔ لیکن عاقبت میں بہت عرصہ تک کی تکلیف کو دینے والے ہیں۔ اس لئے عیاشی نقصان کی بنیاد ہے اس میں خوبی خفیف اور نقصان زیادہ ہے۔ طالب نجات کے حق میں عیاشی ہونا بہت دشمن ہے اور تمام خرابیاں اسی سے پیدا ہوتی ہیں۔

مूल :- जहा किंपाग कलारां,

पीरणा मो न सुन्दरो ।

एवं भुत्तारा भोगारां,

पीरणा मो न सुन्दरो ॥ १२ ॥

(۱۲) اے گوتم۔ یہ عیش و آرام کیا ک پھل۔ یعنی زہریلے پھل کی موافق جو دیکھنے میں نہایت خوبصورت و خوشبودار اور کھانے میں لذیذ ہیں۔ لیکن بعد کھانے کے دوست نہما دشمن کا کام دیتے ہیں۔ اور جان لیتے ہیں۔ اور عیش و

اور نظر کسی اور کی طرف - ایسی عورتیں ہوتی ہیں - اُن سے
پرہیز کرنا چاہئے - کیونکہ وہ آدمیوں کو قتل مباشرت
کا لالچ دکھا کر غلام بنا لیتی ہیں -

سُوت :- भोगामिस दोस विसन्ने,
हियनिस्सेयस बुद्धिबोच्चत्थे ।
वात्ते च मंदिरा सुद्धे ,

बन्धुर्द्धि माच्छ्रिया व खेत्तम्मि ॥ ६ ॥
(९) اے گوتم - عیش و آرام دُنیا میں مثل مُردے
کے ہیں - اور اَدن کی محبت سے روح غلطاں و پیاں
ہو کر گنہگار بن جاتی ہے - اور نجات چھوٹ جاتی ہے -
جو لوگ اس میں پڑتے ہیں وہ جس طرح - نکمے - ناک یا
منہ کے بلغم میں پھنک کر جان کھودیتی ہے - اِسی طرح سے یہ
بھی نقصان اُٹھاتے ہیں -

سُوت :- सत्ते कामा विसं कामा,
कामो आसी विसोवमा ।
कामे यत्थे माराणा ,

अकामा जंति दुग्गइ ॥ १० ॥
(१०) اے گوتم - عیاشی زہر و نوک دارِ خار و زہریلے
سانپ کے موافق ہے - اعمال مباشرت تو درکنار رہے

बंभयारी विचज्जरा ॥ ६ ॥

(۶) اے گوتم۔ جس عورت کے ہاتھ پاؤں کئے ہوئے ہوں۔ اور ناک کان منہ۔ دیکھنے میں نہایت بد صورت ہو عمر بھی یکھد سالہ ہو ایسی حالت میں بھی نفس کشی والے کو اوس سے گریز کرنا لازمی ہے۔

सूत्रः— ग्रंग पच्चंगसंठारां,

चारुस्त्रविग्रयेहिग्रं ।

इत्थीणां तं न निज्जास,

कामरागविवडुट्टरां ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم۔ نفس کشی والے کو عورتوں کے منہ ہاتھ پاؤں جسمانی ناز و نزاکت چشم بازی شیریں کلامی کے طرف راعب ہونا یا توجہ کرنا نہیں چاہئے۔ کیونکہ یہ نفس کو پرورش کرنے کے اسباب ہیں۔

सूत्रः— शो रक्खसीसु गिज्झिज्जा,

गंडवच्छासु रोगचित्तासु ।

जाग्रो पुरिसं पलोभित्ता,

खेतंति जहा वा दासेहिं ॥ ८ ॥

(۸) اے گوتم۔ نفس کشی والے کو ذنبل (پھوڑا) کے موافق پستان والی و محرک دل جو گفتگو کرے کسی اور سے

کام دیتے ہیں۔

مूल:— جहा कुक्कुडपोञ्जस्स,
निच्चं कुललञ्जो भयं ।
सवं सु वंभयारिस्स,
इत्थीविग्गहञ्जो भयं ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم۔ جیسے مرغی اپنے بچوں کو پٹی کے
خون سے محفوظ رکھتی ہے اسی طرح نفس کشی والے کو
بھی عورتوں کے دید و شنید وغیرہ کا خون خیال کر کے
پرہیز کرنا چاہیے۔

مूल:— जहा विरालावसहस्स मूले,
न मूसगारां वसही पसत्था ।
एमेव इत्थी निलयस्स मन्हे,
न वम्भयारिस्स स्वमोनिवासो ॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم۔ جہاں پتی رہتی ہو وہاں چوہوں کا
رہنا اچھا نہیں۔ اسی طرح سے جہاں عورتیں رہتی ہوں۔
وہاں نفس کشی والے کو رہنا اچھا نہیں ہے۔

مूल:— हत्थपाय पडि छिन्नं,
कन्ननास विगप्पिञ्जं ।
अविवाससयं नारिं,

(۵) پردہ - پارچہ - یا چپک یا برک کی آڑ میں عورت مرد سو رہے ہوں تو وہاں پر نفس کشی والے کو نہیں کھڑنا چاہئے۔ کیوں کہ جدت بادل گر جاتا ہے اور وقت مورد بول اٹھتا ہے۔

(۶) اصول نفس کشی کے پابند ہونے کے لئے پہلے کے افعال مباشرت کا دوبارہ تصور نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ جیسے رنجیدہ بات کا خیال کرنے سے دل میں پھر رنج پیدا ہو جاتا ہے اسی طرح خیالِ مباشرت بھی نقصان رسا ہے۔

(۷) غذائے لذیذ و تازہ ہمیشہ نہیں کھانا چاہئے۔ کیوں کہ کمزور آدمی تازہ خوراک کو استعمال کرنے سے بیمار ہو جاتا ہے۔ اور لذیذ اشیائے کے استعمال سے نفس کی پرورش ہوتی ہے۔

(۸) معمولی خوراک بھی قریب سے زیادہ نہیں کھانا چاہئے کیوں کہ چھوٹے بطن کو زیادہ بھر دینے سے وہ پھوٹ جاتا ہے۔

(۹) جسمانی آرائش و زیبائش نہیں کرنا چاہئے۔ کیوں کہ کنگال مفلس کے پاس سے جو چاہے اس کا ہیرا پتھر لیتا ہے دغیش و آرام طلب نجات کو زہر قاتل

कामभोगा य हुज्जया ।

नरस्सत्तगवेसिस्स,

विसं ताल उहं जहा ॥ ३ ॥

(۱ و ۲ و ۳) اے گوتم۔ نفس کشی نظریوں سے ہو سکتی ہے۔ جس کو ذیل میں بتلائے ہیں۔

(۱) جس جگہ عورت۔ مخمٹ مادہ جا بوز رہتے ہوں۔ وہاں پر نفس کشی والے کو نہیں ٹھہرنا چاہئے۔ کیوں کہ جہاں بلی رہتی ہو وہاں چڑھوں کے حق میں اچھا نہیں ہے (۲) وہ فقے کہانیاں جن میں عورتوں کے تذکرات ہوں کہ جس سے اصول نفس کشی میں نقصان پہنچے۔

اوتے پرہیز کرنا چاہئے۔ جیسے نیبو و املی کا تصور کرنے سے منہ کا ذائقہ بدل جاتا ہے اسی طرح سے نفس کشی میں بھی نقصان پہنچتا ہے۔

(۳) جہاں پر عورت بیٹھ کر اٹھ گئی ہو وہاں اوسوقت نہیں بیٹھنا چاہئے۔ کیوں کہ آگ کے پاس سے روغن زرد پگھل جاتا ہے۔

(۴) عورتوں کے جسم۔ ہاتھ۔ ناک۔ منہ وغیرہ خراب نظر سے نہیں دیکھنا چاہئے۔ کیوں کہ مریض چشم کو آفتاب کے سامنے دیکھنے سے نقصان پہنچتا ہے۔

اوم

ماہ ہستم

در بارہ اظہار حال نفس کشی (برہمچریہ)

”شری بھگوان فرماتے ہیں“

سूत्र :- आलम्बो धीजराण्डराणो ,
 धीकहा य मरोरमा ।
 संशयो चैव नशिशां ,
 तेसिं इंदियदरिसरां ॥ १ ॥
 कूडग्रं रुडग्रं गीग्रं ,
 हास भुत्तासिआशि आ ।
 परीग्रं भक्तपाशं च ,
 अडमायं पाशाभोग्रं ॥ २ ॥
 गत भूसरा मिदं च :

اور بے مقصد کسی کو نہ سستا تا ہو۔ اپنی ریاست کے تمام
 جانداروں کی حفاظت (رکشا) کرتا ہو وہی بہتری ہے
 شکار کرنے سے اور نشہ وغیرہ استعمال کرنے سے اور
 نا انصافی کرنے سے اور غیروں کی عورتوں کو بزدگاہ دیکھنے سے بہتری پہنچ
 ویش کا کام کرنے سے دلش ہوتا ہے یعنی قاعدے
 سے بیو بار کرتا ہو۔ اور اپنے عزیز و اقارب و ناتواں
 اشخاص کا خبر گیران ہوتا ہو۔ اور بلا مقصد عورت مرد کو
 اور مرد عورت کو طلاق نہ دیوے۔ اور بیو بار۔ مایا۔ توٹا۔
 لینا۔ دینا۔ مافہ نہ کہتا ہو۔ وہی ویش کہلاتا ہے۔
 شودر وہ ہے کہ ہر قوم مندرجہ بالا کی خدمات
 کو انجام دے۔ کسی کا نقصان نہ کرے۔ اوسے کو شودر
 کہتے ہیں۔ جو اشخاص شکار کرتے ہیں۔ اور دوسروں
 کی عورتوں کو بزدگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وے افعال
 نا جائز کرتے ہیں۔ وہ شودر سے بھی گئے گذرے ہیں
 اور ایسے شخصوں کا سب سے نیچا درجہ ہے۔ اس لئے
 انسان کو اعمال اپنے درست رکھنا چاہئے۔

باب ہفتم ختم ہوا

سُوت :- समयार समयो होइ ,

बंभचैरेणा बंभरो ।

नारोणा य मुरौ होइ ,

तवेरां होइ तावसो ॥ १९ ॥

(۱۹) اے گوتم۔ بلا امتیاز سبوں کو ایک نظر سے

دیکھیے۔ اور سکو سادہ ہو کہتے ہیں اور جو نفس کشی کو پاتا ہوا

یا اپنی ذات یا برکات میں محو ہے وہی برہمن ہے۔ علم

صادق سے مہنی اور ریاضت کرنے سے پیسوی ہوتا ہے۔

سُوت :- कम्मुराणा बंभरो होइ ,

कम्मुराणा होइ खसिञ्जो ।

कम्मुराणा वइसो होइ ,

सुहो हवइ कम्मुराणा ॥ २० ॥

(۲۰) اے گوتم۔ برہمن کے کام کرنے سے برہمن ہوتا

ہے۔ یعنی خاموشی۔ راستی۔ نیک چال چلن۔ ریاضت

کرنے والا۔ صادق ایمان والا۔ اور آپے نیک اصولوں

پر چلتا ہو۔ وہی برہمن کہلاتا ہے۔ صرف تلک چھا پاگلاری

اور مالا ہاتھ میں لیئے سے ہی برہمن نہیں ہو سکتا ہے۔

کھتری کا کام کرنے سے کھتری ہوتا ہے۔ یعنی قانون سے

انصاف کرتا ہو۔ اور تکلیف والوں کا ساتھ دیتا ہو۔

नौचलिष्यद् वारिराणा ।

सर्वं अलिप्तं कामेहिं ,

तं वयं वूम माहुरां ॥ १७ ॥

(۱۶) اے گوتم - پانی کی تہ میں کنول کی جڑ پانی کے اندر تال اور وہ پانی کے اوپر پھول لگتا ہے -

لیکن وہ پھول پانی میں بھیگتا نہیں - اسی طرح پر جو ناپاک قطرہ سے انسان پیدا ہو کر دنیوی آراموں سے پرورش پاتا ہے - وہ دنیا کے برے کاموں کو ترک کر کے کنول کے پھول کی مانند نیک کاموں میں رہتا ہے - میں اوسکو برہمن کہتا ہوں -

मूल :- न वि सुंङिराण समराण ,

न ओंकारेण बंभराण ।

न मुरीं सराण वासेरां ,

कुसचीरेण न तावसो ॥ १८ ॥

(۱۸) اے گوتم - خالی سرسٹھالے سے مادہ نہیں ہوتا اور نہ محض اذکار جو لینے سے برہمن ہوتا ہے - اور نہ خالی جگل میں بودو باش کرنے سے مہی ہوتا ہے - اور نہ گھاس کے کپڑے پہنے سے تپسوئی ہو سکتا ہے -

निहंत मलयावगं ।

राग दोस भयातीतं ,

तं वयं बूम माहुरां ॥ १५ ॥
(۱۵) اے گوتم - جس طرح سونے کی کوٹی پر گھسنے
اور آگ پر تپانے سے اصلیت ظاہر ہو گئی وہی اصلی سونا
ہے - اسی طرح خاموشی بطور کوٹی کے ہے - اور جو علم
صادق کی آگ سے تپا ہوا دنیوی بد افعال سے دور
ہو گیا ہے - میں اوسکو برہمن کہتا ہوں -

मूलः— तवस्मिं किं दंतं,
अवचिय संसरो शियं ।

सुखं यत्त निवारां ,

तं वयं बूम माहुरां ॥ १६ ॥
(۱۶) اے گوتم - ریاضت کرنے سے جس کا جسم لاغر
ہو گیا ہو - اور جو اس جسم پر قابو کر لیا ہو - ان دو بات
سے جس کا جسم گوشت اور خون خشک ہو کر لاغر ہو گیا ہو
اور وہ اس حالت میں بھی اپنے نیک اصولوں کا پابند
ہے - اور نہ اوسکو طمع نفسانی کی خواہش باقی ہے ایسے
شخص کو برہمن کہتا ہوں -

मूलः— जहा योमं जले जायं ,

مूल:— चौराजिरां नगिरां,
जडौ संघाडि मुंडिरां।
स्यारिा वि न ता इति,
दुस्मिलं योग्यागयं ॥ १३ ॥

(۱۳) اے گوتم۔ جس سادہ ہونے اپنے پال ملین خراب
کر دئے ہیں وہ کپڑے درختوں کی جھال کے پھنے۔ خواہ
جانوروں کے چمکے سے جسم کو ڈھانکے۔ خواہ برہنہ رہے
خواہ سر پر بال بڑا لے۔ یا پٹھے پورائے کپڑوں کو
استعمال کرے۔ ایسے سادہ ہونہ اپنا نہ دوسروں کا ہی
بھلا کر سکیں گے۔

मूल:— अत्थं गयंमि आइत्थे,
पुरत्था य अरागस।
आहारमाइयं सत्त्वं,
मरासा वि न पत्थस ॥ १४ ॥

(۱۴) اے گوتم۔ جو نجات کا خواہشمند ہے وہ
آفتاب غروب ہونے کے بعد تاواپسی یعنی جب تک پھر
آفتاب طلوع نہ ہو جائے۔ اشیائے خورد و نوش کا
اس وقت تک دل سے بھی طالب نہ ہو۔

मूल:— जायरुवं जहामद्वं,

کے لئے یہ جسم الٹا ہے۔

مूल :- दुलहा उ मुहादाई,
मुहाजीवी वि दुलहा।
मुहादाई मुहाजीवी,

दो वि गच्छन्ति संगड् ॥ ११ ॥
(۱۱) اے گوتم - دنیا میں ایسے شخص بہت کم ہیں جو بلا
عرف کے خیرات کرتے ہیں۔ اسی طرح سے دیئے والے
کو دنیوی فائدہ بتلائے بغیر خیرات لینے والے بھی کم ہیں
ایسی حالت کے ہر دو فریق بہشت میں جانے کے مستحق ہوتے
ہیں۔

मूल :- संति सगेहि भिक्खूहिं,
गारत्था संजमुत्तरा।
गारत्थेहिं च सन्नेहिं,

साहवो संजमुत्तरा ॥ १२ ॥
(۱۲) اے گوتم دنیا میں کوئی کوئی ایسے خراب چال چلن
والے سادھو ہیں کہ اون سے تو خانہ دار ہی نیک چال چلن
اچھے ہیں۔ اور تمام نیک چال چلن والے خانہ داروں
سے وہ سادھو اچھے ہیں کہ جو یقین صادق - علم صادق
عمل صادق کے اصولوں پر قائم ہیں

رتبہ عالی ملتا ہے۔ اور بہت زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔
اپنی شکل کو حسب خواہش ہر طرح کا بنا سکتے ہیں۔ اون کی
ہمیشہ تازہ زندگی رہتی ہے۔ اور جسم اور نکامثال
آفتاب کے چمک دار ہو جاتا ہے۔

سूत्र :- तारिणि नाराणि गच्छन्ति,
सिक्खिता संजमं तव ।
सिक्खिता वा गिहस्थे वा,
जे संनिपरिनिव्वडा ॥ ६ ॥

(۹) اے گوتم۔ جو تمام گناہوں سے بری ہو چکے ہیں
یعنی یقین صادق۔ علم صادق۔ عمل صادق ہونے پر بلا لحاظ
قوم و سادہ و خانہ دار و غیرہ وغیرہ سب ہی کو نجات ملتی
ہے۔

सूत्र :- वहिया उद्धसादाय,
नाकंक्खे कयाइ वि ।

पुब्ब कम्मक्खय द्वास'

इसं देहं समुद्धरे ॥ १० ॥
(۱۰) اے گوتم۔ مستثنائے جو آگے نجات ہے
اور کسی طرف نگاہ کرتا ہوا عیش و آرام کی خواہش نہ رکھے
بلکہ یہ خیال کرے کہ مجھ کو پہلے کئے ہوئے بد اعمال مٹانے

ساد ہو کی بطور بھیک شاخانہ داروں کے یہاں سے لا کر
استمال کرے۔ اس طرح ۱۱ ماہ ختم کرے۔
مذکورہ بالا طریقہ سے دنیا میں دہرم پاتے ہوئے اگر
آخر ہی وقت آجائے تو ہمیشہ کے لئے قطعاً آب ودانہ
ترک کرے۔ اور اگر کسی اصول کے عدم دانستگی میں
کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہو تو اسکو دوبارہ دہرا کر
صاف کرے۔

مूल :- स्वामेभि सव्वे जीवा ,

सव्वे जीवा स्वमंतु मे ।

मिच्छी मे सव्व भूएसु ,

वेरं मन्मं सा कैराई ॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم۔ اعلیٰ عالم وہی ہے جو تمام دنیا کو
اپنے خاندان کے موافق سمجھے۔ اور تمام جانداروں سے
معافی کی استدعا کرے کہ میرا قصور معاف کر دو اور یہ کہ
کہ آج سے آپ سب میرے دوست ہیں کسی کے ساتھ میری
دوستی نہیں ہے۔

مूल :- अगारिसा माइ अंगाइ ,

सइही काएया फासर ।

पोसहं दुहपो पक्खं ,

یاد کرے ۔

(۱۲) अतिहि संयस्स विभागं अति हि संयस्स विभागं
ایسے دروازے سے ساد ہو ۔ ہانا ۔ وغیرہ وغیرہ کو محرم
نہ جانے دے ۔

جو خانہ دار لوگوں کے لئے مندرجہ بالا کام کرتے کے بعد
اون کو راہِ بنات کے لئے بھگوان مہاسیرا نیدہ راستہ
نرنی کا بتلاتے ہیں ۔

मूलः— दंसरावयसामाङ्ग्यः

यो सहपडिमा यवम अचित्ते ।

आरंभ येस उदिद्वः ॥

नवजग समराभूय ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم ۔ ایک چھینے تک ایک روز کھانا کھا دے
اور دوسرے روز ناغہ رکھے ۔ اور اپنے ایمان کو درست
رکھے ۔ اسی طرح مہینہ ختم کرے ۔ دو چھینے تک دو روز
بہن کھانا ایک روز کھانا ۔ اور ایسے اصولوں کی پوری
پوری پابندی رکھنا اور یہ ۶۰ یوم اس طرح ختم کرے
پھر تین چھینے تک ۳ روز بہن کھانا ۔ اور ایک روز کھانا
اور ایسے خیالات کو یا کیزہ رکھ کر اس طرح پر ۱۲ ماہ ختم کرے
پھر چار چھینے تک ۴ روز بہن کھانا اور ایک روز کھانا ۔ اس

(۱۲) بیل وغیرہ جانوروں کو خشتی نہ کرنا۔

(۱۳) جنگل میں آگ نہیں لگانا۔

(۱۴) مالا ب وغیرہ کی پال نہ توڑنا اور نہ توڑوانا۔

(۱۵) گتے۔ بلی کو اس خیال سے نہ پرورش کیا جائے کہ ان

سے شکار کی امداد ہوگی۔ اور لڑکیوں کو خرید کر کے بطور

طوائف رکھ کر ایسا روزگار نہ کرنا۔

(۸) अरात्थादंडवेमशा (آنتہ وندہ ویرین) یعنی کسی بھی

حالت میں رنجیدہ خاطر ہونا اور دوسروں کو نقصان پہنچانے

کے خیالات پیدا نہ کرنا۔

(۹) सामाद्वयं (سامائین) دن بھر میں کم از کم ۸ مہنت

ایسے نکانا چاہئیں کہ جس میں تمام دنیا کے کاموں کو ترک

کر کے اپنے ذات پاک میں محو ہو کر خیال عاقبت کا کرے

(۱۰) देसावगासिचं (دیسا وگاسیچ) جہنم میں ایک دن

ایسا مقرر کیا جائے کہ جس میں اپنے تمام تفکرات دینی و دنیوی

سے علیحدہ ہو کر گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر نیک خیالات

پیدا کرے۔

(۱۱) पोस हो वासं (پوس ہو واسم) ہر جہنم میں

انجی۔ چودس۔ اادس۔ اور پورن ماشی کو دنیوی کاموں

کو ترک کر کے یعوب کاموں سے پرہیز کرتا ہو مالک کی

- (۲) اے گوتم۔ وہ اسباب یہ ہیں۔ کہ
- (۱) کوئیں تیار کر کے فروخت نہ کرنا۔
- (۲) جنگل کٹوا لے کاٹھیکہ نہ لینا۔
- (۳) گارڈ ہی چھکڑہ وغیرہ بنا کر فروخت نہ کرنا۔
- (۴) بیل گھوڑا ہاتھی وغیرہ وغیرہ کو کرایہ پر نہ دینا۔
- (۵) نئی زمین کو نہ کھدوانا۔
- (۶) دانت وغیرہ کا بیوپار نہیں کرنا۔
- (۷) لاکھ کا بیوپار نہیں کرنا۔
- (۸) شراب وغیرہ کا ٹھیکہ نہ لینا۔
- (۹) جالوزوں کی دم (پونجھ) یا بال وغیرہ کٹوا کر نہیں بیچنا۔
- (۱۰) دھناک اور سنکھیا وغیرہ وغیرہ زہریلی اشیائے کو فروخت نہ کرنا۔

مूल :- एवं सुजंतपिह्यशा कम्मं,
 निल्लच्छरां च दवदारां ।
 सरदहतलाय सोसं,
 असइयोसं च वज्जिज्जा ॥ ३ ॥

(۳) ہے گوتم :-

(۱) جنتر کے ذریعہ سے روزگار نہیں کرنا۔

اسٹی۔ گیارہ۔ چودس۔ اناوس۔ پورن ماشی۔
ان دنوں میں مباشرت سے گریز کرتا رہے۔

(۵) इच्छाप्रसारां (ایچھا پر ماسے) یعنی کھیت
کنواں۔ سونا۔ چاندی۔ غلہ۔ مویشی وغیرہ وغیرہ
کو محدود خیالی سے کرے اور اس میں کسی قسم کی کوئی
بیوہار میں زیادتی ہو تو اسکو نیک کاموں میں لگانا
لازم ہے تاکہ آئندہ طمع نفسانی میں زیادتی نہ ہو جائے
اور قمار بازی کسی صورت میں نہ کرے۔

(۶) दिसिच्चयं (دسویہ) اپنے سکونت کے مقام
سے باہر جانے کے لئے حد قائم رکھے۔

(۷) उपभोग परिभोग परिसारां (اُپ بھوگ
پر بھوگ۔ پرمانڈ) ہر ایک خورد نوش اور پوشش
وغیرہ وغیرہ اشیائے کی پابندی رکھے۔ اور ۱۵۔
اسباب ناقابل استعمال ہیں جنکو سخت میں بتلایا
جاتا ہے

سूल:— इंगली, वरा, साडी,
भाडी फोडी मुवज्जर कम्सं ।
वारोज्जं चैव य दंत ,
लकवरसकेसविसविसयं ॥२॥

نقداً اونکی جان نہ لینا۔

(۲) پھولا او دیر مانٹر (پھولا دایا او دیر مانٹر) جس جھوٹ بولنے سے راج اور پنچات وغیرہ میں بے قدری ہوتی ہے ایسا جھوٹ نہ بولنا چاہئے۔

(۳) پھولا او اددینا داسا او ویرمانا (پھولا او اددینا داسا او ویرمانا) داناؤ دیر مانٹر (یعنی پوشیدہ طور سے کسی کے گھر میں گھسکر قفل میں چابی لٹکا کر مال کی گانٹھ کھول کر بوٹیرے کی طرح دوسرے کے مقبوضہ مال و اسباب کو نہ چور اڈے۔

(۴) سدھار سنتوسے (سدھار سنتوسے) جس عورت کے ساتھ عقد شادی و سومات اہل ہنود کے قاعدے کے موافق باہواجہ پنچان اہل برادری کے رد و بد و قرار پایا ہو۔ اوس کے علاوہ دوسری مستورات کو بد نگاہ سے نہ دیکھنا۔ اور اسبطرح سے اوس عورت کو بھی دوسرے آدمی کی طرف خواب نظر سے نہ دیکھنا چاہئے۔ اور آدمی کو عورت کے ساتھ عورت کو مرد کے ساتھ یعنی باہمی قسم کی دغا بازی نہ کریں۔ مرد کو مناسب ہے اپنی عورت کے ساتھ کم از کم دو چ تہی

ادم

باب ہفتم

دربارہ ادائے فرایض انسانی

”شرعی بھگوان فرماتے ہیں“

مूल :- सहस्रं पंच श्रावणं च

तद्देव पंचासव संवरे च ।

विरतिं इह स्ता मारीयंमि पन्ने

लवावसकी समरोत्तिवेमि ॥ १ ॥

(۱) اے گوتم۔ سادھوؤں کے لئے پانچ اصول ہیں

جس کا تذکرہ نویں باب میں کیا جائے گا۔ اس باب میں خانہ داروں کے لئے سخت کے ۱۲۔ اصول بتلائے جائے

ہیں۔

(۱) بھولا او پانٹ او او دیراٹھ (۱) بھولا او پانٹ او او دیراٹھ
یعنی ہلے جلتے۔ جائداروں کو بلا قصور دیدہ دانستہ غصہ لاکر

کے راستہ کو جان کر صادق ایمان والے دہریا پن کا
عذاب نہیں کرتے۔

سُلول:— इष्टो विद्मसमारास्त,
पुराणो संवोहि दुल्लहा।
दुल्लहाग्रो तहच्चाग्रो,
जे धम्मदु वियागरे॥ १३ ॥
(۱۳) اے گوتم۔ جو ایمان ترک کر کے مڑا ہے۔
اوسکو دوبارہ ایمان پانا مشکل ہوگا۔ بلکہ اوسکو
جامہ انانیت بھی ملنا مشکل ہے۔



باب ششم ختم ہوا

مूल :- जिरावयरो अणुरत्ता,
जिरावयरां जे करिंति भावेरां।
अमला असंकलिहा,
तेहोति परित्त संसारी ॥ ११॥

(۱۱) اے گوتم۔ جو لوگ روشن ضمیر کے فرمائے ہوئے کلاموں میں محو رہتے ہیں اور انہیں روشن ضمیروں کے کلام پاک کے مطابق پختے دل سے جو پوری تمثيل کرتے ہیں۔ ان کے دل میں دہریوں کی طرح میلان نہیں ہے اور وہ جھگڑے لڑائی سے ہمیشہ دور رہتے ہیں۔ ایسے لوگ تنازع کے مثلہ کو بہت جلد ختم کر دیں گے۔

मूल :- जातिं च बुद्धिं च इहज्ज पास,
भूतेहिं जासो पडिलेह सायं।
तम्हाऽति विज्जो परमंति राच्चा,
सम्मत्त दंसी रा करेति यावं ॥ १२॥

(۱۲) اے گوتم۔ اس دُنیا میں پیدائش موت کی تکلیفوں کی طرف نگاہ ڈالو اور اس بات کا علم پیدا کرو کہ تمام جانداروں کو آرام پارا ہے۔ اور تکلیف بُری معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے صادق علم والے نجات

مूल :- मिच्छादं सरारत्ता ,
 सनियाराणा हु हिंसगा ।
 इय जे मरंति जीवा ,
 तेसिं पुरा दुस्रहा बोही ॥ ८ ॥

(۹) اے گوتم - جو اشخاص نامتک یاد ہرما کی صحبت میں رہتے ہیں اور وے تھوڑا بہت نیک کام بھی کرتے ہیں تو اسکا معاوضہ وے اسی جگہ چاہتے ہیں اور ہر ایک جاندار کو تکلیف پہنچا کر اپنی شکم پُری کرتے ہیں - ایسے لوگ مرنے کے بعد آونکو دوبارہ صادق ایمان ملنا بہت مشکل ہوگا -

مूल :- सम्मदं सरारत्ता अनियाराणा ,
 सुकले समोगाढा ।
 इय जे मरंति जीवा ,
 सुलहा तेसिं भवे बोही ॥ ۹ ॥

(۱۰) اے گوتم - جو صادق ایمان میں محو رہتا ہے اور اپنے نیک کاموں کا بدلہ دنیوی چیزوں سے نہیں چاہتا - اسکا دل پاک خیالات سے نہایت پُر ہے - ایسے مرنے والے لوگوں کو صادق ایمان دوبارہ ملنے میں کوئی دقت نہ ہوگی -

اوصاف ہیں۔

(۱) निःशंकित (نہ شکت) یعنی روشن ضمیر کے فرمائے ہوئے کلام میں کوئی شک و شبہ نہ ہو۔

(۲) निःकाशित (نہ کاشت) ناستک یعنی دہریا لوگوں کی کسی باتوں پر یقین نہ کرے۔

(۳) निवृत्ति चिकित्सा (نہ برت چکتا) اپنے کئے ہوئے اچھے اعمالوں کے نتیجے میں شک نہ رکھے۔

(۴) असूदृष्टि (اموڑہ درستی) دہریا (ناستک) لوگوں کو مالا مال دیکھ کر یہ خیال پیدا نہ کرے کہ یہ مذہب بہت اچھا ہے۔

(۵) उपबृहा (آپ برہا) صادق ایمان والوں کی تعریف کرنا۔

(۶) स्थिर करारो (استہری کرے) جو ایمان سے گرتا ہو اسکو نیچے نہ گرنے دینا۔

(۷) वात्सल्य (بات ستیہ) یعنی صادق ایمان والوں کی مدد کرنا۔

(۸) प्रभावना (پر بھاونا) روشن ضمیر کے فرمائے ہوئے کلاموں کو دنیا میں مستہر کرنا۔

सम्मत्त चरित्ताडं ,

जगत्वं पुच्छं व सम्मत्तं ॥ ६ ॥

(۶) اے گوتم - دُنوی چیزوں کو فنا سمجھ کر ترک کرنا۔
وہاں تک نہیں ہو سکتا جہاں تک صادق ایمان نہ آوے۔
جب صادق ایمان آجائے تب دُنیا کو فنا سمجھ کر ترک کر دیتا
ہے۔ اس لئے سب سے پہلے صادق ایمان کی ضرورت ہے۔

मूल:— नादं सरोस्स नारां ,

नारोत्ता विराण न होंति चरणा गुणा ।

अगुरोस्स नात्थि मोक्खो ,

नात्थि अमुक्कस्स निच्चारं ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم - بلا صادق ایمان کے صادق علم نہیں ہوتا
ہے اور بلا صادق علم کے ترک دُنیا کی صفیت نہیں آتی۔ اور
بلا ایسے اوصاف کے عذابوں سے نہیں چھوڑتا اور بلا عذابوں
کے ترک کئے نجات نہیں ہوتی ہے۔

मूल:— निस्संकिंय निक्कंसिय ,

निच्चितिगिच्छा अमूढदिट्ठो य ।

उववूह - धिरो करसो ,

वच्छसप भावरो अट्ट ॥ ८ ॥

(۸) اے گوتم - صادق ایمان لانے والے کے آٹھ

ذریعہ سننے سے۔

(۳) آشا رuchi (آگیا روچی) بھگوان کے احکام کو
جواگاہ کرے اوکو شکر ایمان لانے سے۔

(۴) سون رuchi (سو تر روچی) یعنی شاستر کے سننے
سے

(۵) بوج رuchi (بیج روچی) یعنی شاستر کا ایک کلام
شکر بہت سے مطلب پر پہنچ جائے۔

(۶) ابھیگم رuchi (ابھیگم روچی) زیادہ علم ہونے
سے

(۷) ویتار رuchi (و ستار روچی) شاستر کو بہت زیادہ
یعنی مکرر سکرت سننے سے۔

(۸) کریا رuchi (کر یا روچی) شاستر میں بتلائے ہوئے
کاموں کو کرنے سے

(۹) سانسپ رuchi (سنجیپ روچی) شاستر کا تھوڑا
سا ذکر سننے سے۔

(۱۰) دھرم رuchi (دھرم روچی) دھرم کی باتیں سننے
سے یقین صادق ہو جاتا ہے۔

مूल :- नत्थि चरितं सम्मत्तविहूणं,
दंसरो उ भइअब्बं ।

اور مارنے میں راہ نجات جانتے ہیں وہ سب گم راہ ہیں
نجات پالنے کا وہی راستہ سیدھا اور سچا ہے جو
رہنماؤں نے بتلایا ہے۔

مूल :- नहि आशां तुं भावशां
संभावे उवसशां ।

भावशा सद्वहेतस्स ,

सम्मत्तं तं विज्झाहिअं ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم۔ پہلے کئے ہوئے عذاب چھٹنے سے
یا سچا راہ دکھانے والے کی زبان سے سننے سے یقین ہو
اس کو ثابت ایمان تو یہ کر तीर्थकर رہنماؤں نے کہا ہے۔

मूल :- निस्सग्गुवसस रुई

आसारुई सुत्तवी ज्जरु इमेव ।

अभिगमवित्थारुई ,

किरियासंखेव धम्मरुई ॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم۔ انسان کو سچے راستہ پر آنے
کے لئے حسب ذیل یعنی دس طریقے ہیں۔

(۱) निसर्गरुचि (نسرگ روچی) خود بخود گذشتہ
جسم کا علم ہو جائے۔

(۲) उपदेशरुचि (اپدیش روچی) یعنی غیر کے

چیز بھی کھانے پینے کی استعمال نہ کرے۔ بلکہ کوئی سامان
خود تلاش کا اپنے پاس بھی نہ رکھے۔

روشن ضمیروں کا جو راستہ بتلایا ہوا ہے وہی
نجات کا ستارہ راستہ ہے۔

امورات مندرجہ بالا پر جو ایمان لاوے اسی کو عاقل
ایمان کہتے ہیں۔

مूल :- परमत्थ संघवो वा,
सुदिदु परमत्थ सेवणा यावि ।
वावरणा कुदं सणा वञ्जणा,

च सम्मत्तसद्दहरणा ॥ २ ॥
(۲) اے گوتم۔ جو راہ نجات پر خود چلے اور دوسروں کو
چلا دے اُن ہی کی صحبت قابلِ عمل ہے۔ جو اس ایمان سے
برگشتہ ہیں ان کی صحبت سے ہمیشہ گریز کرے اور اپنے
ایمان پر ثابت قدم رہے۔

मूल :- कुप्यवयणापासंडो,
सव्वे उम्मग्गपट्टिग्गा ।
सम्मग्गं तु जिहा वसवायं,
एसस मग्गे हि उत्तमे ॥ ३ ॥
(۳) اے گوتم۔ جو لوگ جانداروں کو تکلیف پہنچانے

ادم

باب ششم

در بارہ یقین صادق

”شری بھگوان فرماتے ہیں“

मूलः— अरिहन्तो महदेवो ,

जावज्जी वाए सुसाहसो गुरुरो ।

जिहा परात्तं तत्तं ,

इअ सम्मत्तं मए गहियं ॥ १ ॥

(۱) اے گوتم۔ جو اپنے اعمال بد کو ترک کر کے سچے

رہبر ہو جاتے ہیں اور اسی وجہ سے وہ اَرِہنْت (روشن ضمیر) ہو کر اونہیں کو ہما دیو کہتے ہیں۔

(گرد) ”مرشدِ رہ شہ“ ہے جو کسی جاہلداروں کو ایذا نہ

نہ پہنچائے۔ جھوٹ نہ بولے۔ چوری نہ کرے۔ نفس کشی نہ کرے۔ مال اور اولاد کو ترک کرے۔ اور رات کو کوئی

کہ اُون میں دنیوی اشیائے اور عاقبت میں ہمیشی
 اشیائے کی خواہش نہیں ہوتی ہے۔ خواہ انہیں کوئی
 شخص مار پیٹ کرے یا اُون کے جسم میں چنڈن لگا دے
 یا کھالے کوئلے یا زلے۔ اس بات کا کوئی رنج و غم
 نہیں ہوتا ہے۔

— — — — —

بابِ پانچم ختم ہوا

समो अ सत्त्वभूएसु,

तमेसु धावेरसु अ ॥ १२ ॥

(۱۲) اے گوتم۔ دنیا میں عالم دہی شخص ہے جو کہ کسی دنیوی اشیائے سے دلچسپی نہیں رکھتا ہے۔ ادھر عزور بھی نہیں ہے۔ اور کسی سے تعلق بھی نہیں رکھتا ہے۔ اپنی بزرگی کو بھی چھوڑ دیا ہے۔ سب ہی جانداروں کو اپنی پیاری نظر سے دیکھتا ہے۔

मूलः— लाभालाभे सुहे दुक्खे,

जीविसु मररो तहा ।

समो निंदाय संसासु,

समो माराणव माराण्यो ॥ १३ ॥

(۱۳) اے گوتم۔ اس عالم کی کسی چیز کے ملنے یا نہ ملنے میں آرام و تکلیف یا زندگی۔ موت۔ تعریف و بدی۔ تعظیم اور بے عزتی میں کیاں نظر رہے۔

मूलः— अरिणस्सिओ इहं लोए,

परलोए अरिणस्सिओ ।

वासौचंदरा कण्यो अ,

असररो असासररो तहा ॥ १४ ॥

(۱۴) اے گوتم۔ تمام عالموں کی یہی شناخت ہے

سؤل :- रा चित्ता नायस भासा,
कग्रो विज्जारा सासरां ।
विससराणे याव कस्मेहिं ।

वाला पंडिय मारिारो ॥ १० ॥

(۱۰) اے گوتم۔ بہت سے لوگ بھوڑا بہت لکھ پڑ بکھڑ اپنے
دل میں ایسا غور کرتے ہیں کہ ہماری نجات ہو جائے گی کیونکہ
اُنپر اصلی مدعا نہ سمجھنے کی آڑ میں عذابوں کا پردہ پڑا ہوا ہے۔
کیوں کہ دے یہ جانتے ہیں کہ قسم قسم کی زبانیں جاننے سے
ہماری عاقبت میں کچھ فائدہ پہنچا سکیں گی ایسا ہرگز نہیں ہے

سؤل :- जे केइ सरिरे सत्ता,
वराणो रूवे अ सच्चसो ।

मरासा काय वक्केरां,

सच्चे ते दुक्ख सम्भवा ॥ ११ ॥

(۱۱) اے گوتم۔ کئی شخص علم والے نیک چال چلن کو چھوڑ
دیتے ہیں۔ اور اپنے جسم کی پرورش اور طاقتور بنانے میں
ہر صورت سے مشغول رہتے ہیں۔ لیکن دے یاد رکھیں کہ سوائے
تکلیف کے نجات کا پتہ ذرہ برابر بھی نہ پائیں گے۔

سؤل :- निम्ममो निरहंकारो,
निस्संगो चचगारवो ।

سूत्र :- इहमेगे उ सरांति ,
अप्यच्चक्खाय पावगं ।
आयरिणं विदित्तरां ,

सुख दुःखा विमुच्चई ॥ ८ ॥

(۸) اے گوتم - کئی جاہل لوگ ایسے بھی ہیں کہ وہ اپنا
ایسا یقین رکھتے ہیں کہ بلا عذاب کے ترک کئے ہوئے شخص
نیک چال چلن کی واقفیت ہونے سے ہی نجات ہو جاتی
ہے۔ اونٹن کا یہ ایسا عقیدہ بالکل غلط ہے۔ کیوں کہ بلا
نیک کام جانے ہوئے اور عمل کئے ہوئے نجات
ہیں ہو سکتی ہے۔

सूत्र :- भरांता अकरिंता च ,
बंध मो क्ख पइरिरारो ।
वाया विरियमत्तेरां ,

समासा संति अप्ययं ॥ ९ ॥

(۹) اے گوتم - جو آگ بید اور نجات کی باتوں کو علم
کے ذریعہ سے واقفیت کرتے ہیں۔ مگر اس کے مطابق
اپنا چال چلن نہیں بناتے۔ وہ لوگ محض غلط راستہ
پر ہیں۔ یعنی خالی زبانی جمع خرچ کرنے والے ہیں۔ اور اپنے
دل کو ایسا کر کے غلط یقین دلانے ہیں۔

ہو سکتی ہے کہ یہ راستہ نیک ہے یا بد ہے یہ دونوں
سننے سے ہی معلوم ہوتے ہیں۔ اور معلوم ہونے کے بعد
سچا راستہ پالیتا ہے۔

سूल:— जहा सूई ससुत्ता,
पडिग्घा वि न विरास्सइ।
तहा जीव ससुत्ते,

संसारे न विरास्सइ ॥ ६ ॥
(۶) اے گوتم۔ جیسے دہانگے والی سوئی کیس گم ہو جائے
پر دہانگے کی وجہ سے دوبارہ آسانی سے مل جاتی ہے
اسی طرح یہ آتما یعنی روح عالم ہونے سے تناسخ۔ یعنی
آواگون میں بار بار نہیں جاتی۔

सूल:— जावंतः विज्झा पुरिसा,
सव्वे ते दुक्खसंभवा।
लुप्यंति बहसो मूढा,

संसारमि अणान्तरे ॥ ७ ॥
(۷) اے گوتم۔ جتنے عالم تحف ہیں دے اپنے حق
میں تکلیفوں کو جمع کرنے والے ہیں۔ جاہل لوگ تکلیفوں
کو برداشت کرتے ہوئے تناسخ میں بار بار آتے جاتے
رہتے ہیں۔

نہ جانی جائے۔ جدی جدی جاننے لاین چسپہ وں کو
اون پانچ علم میں سے کسی ایک علم کے ذریعہ سے ضرورت ہی
جانی جاتی ہے۔ ایسا سب ہی رہنماؤں کا کلام ہے۔

مूल :- पदमं नारां तन्नो ह्या ,

एवं चिद्वद् सव्व संजस ।

अन्नारी किं काही किं वा ,

नाहिइ छेय पावगं ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم۔ سب سے پہلے علم کی ضرورت ہے
کیوں کہ بلا جانے جانوروں پر رحم نہیں کر سکتا ہے۔ اس
واسطے پہلے علم۔ پھر رحم کرے۔ اسی طرح سے جتنے رحم
کرنے والے ہیں وہ پہلے علم کو حاصل کرتے ہیں۔ جو علم
سے بے خبر ہے وہ کیا کرے گا۔ یعنی کچھ نہیں کر سکتا۔
کیوں کہ جو بے علم ہے اسکو نیک و بد راستہ نہیں
معلوم ہو سکتا ہے۔

मूल :- सोच्चा जाराइ कल्लारां ,

सोच्चा जाराइ पावगं ।

उभयं पि जाराइ सोच्चा ,

जं सेयं नं समाधरे ॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم۔ عالموں کی زبانی سننے سے واقفیت

सगविहं केवलं नारां ॥ २ ॥
 (۲) - اے گوتم - خالص علم یہ ایک ہی طرح کا ہوتا ہے
 اور یہ تمام اشیائے کی پیدائش - فنا ہونا - قائم رہنا -
 تمام اوصاف کا حال - اسی کے ذریعہ معلوم ہوتا ہے - دنیا
 میں بے انتہا جاننے کے لائق چیزیں ہیں - وہ سب اسی
 علم سے جانی جاتی ہیں جس کو لامحدود علم کہتے ہیں - اور
 یہ جس آتما یعنی روح کو ہو جاتا ہے اس کو ہمیشہ
 رہتا ہے -

मूलः- सयं पचविहं सारां,
 दुव्वारा य गुसारा च।
 पज्जवारां च सव्वेसिं,
 नारां नारीहि देसियं ॥ ३ ॥
 (۳) - اے گوتم - اس دنیا میں ایسی کوئی بھی شے صفت
 اور شکل کی نہیں ہے کہ جو مذکورہ بالا پانچ عملوں میں سے

میں دالیں آجاتی ہے وہ مہائی: جنم کی اکثر بے خبری پیدا ہونے اور مرے دونوں ہی کی ہو
 جاتی ہے - جس سے ابھی روح کو وہ مہائی: جنم کی خبر نہیں رہتی ہے پہلے کے جنم ہوش و حواس
 کی باتیں کہہ دیتی ہے - جب بعد کو مٹی گھیا نادرن - کا پرودہ دالیں پڑھاتا ہے
 تب پہلے جنم کی باتیں بھول جاتی ہیں -

(۲) مہتی گیان (مہتی گیان) یعنی اپنے دل سے ہوتا ہے۔

(۳) اویہ بھان (اویہ بھان) وہ ہے کسی حد کے درمیان میں جو حدود ہیں ان کے رنگ اور شکل والی استیائے کا علم ہونا۔

(۴) مہتی گیان (مہتی گیان) دوسرے کے دل کی بات کا علم ہونا۔

(۵) کھل گیان (کھل گیان) عالم انفسی علیت کا پیدا ہونا۔ یعنی چار درجے کے جو علم ہیں ان میں کمی و بیشی اور قطعی و در ہونا۔ بھی ممکن ہے۔ اور پانچویں درجے کے علم ہونے کے بعد روح کو نجات ہو جاتی ہے۔

مूल: — اہ سچ دھ پیرا نام،
 اہو چیرا نامی کارا مہانت۔
 سا سچ مہ پیرا دھ

نوٹ: — مہتی گیان کا جب پیردہ یعنی روح کا اس قدر کم ہونے سے اس جہنم سے بچنے کا حال بچپن میں ہی کہنے لگتی ہے۔ اسی یعنی ادراس دس جہنم پہلے کی باتیں کہتے ہیں۔ یعنی روح مہتی (اسان) جہنم سے مرکہ ایک ماہ دو ماہ چار ماہ چھ ماہ ایک برس دو برس چار برس کے قریب ان مدتوں کے درمیان میں ایک ایک جہنم لیکر وہاں سے پھر لوٹ کر مہتی جہنم

باب چہم

دوبارہ ذکرِ علم صادق

”شری بھگوان فرماتے ہیں“

مूल :- तत्पञ्चविहं नारां,
सुखं अभिरिषोहिम् ।
ओहिरारां च तद्विम्,

सराणारां च केवलं ॥ १ ॥
(۱) اے گوتم۔ علم صادق پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔
(۱) شری بھگوان (۱) یعنی سنیئے سے جو
علم حاصل ہوتا ہے۔

※ نوٹ :- سری سوتر (نندی سوتر) میں شروت گیان کا دوسرا درجہ ہے
اور اداہن سوتر میں اس کو پہلے درجہ میں لیا گیا ہے۔ اس کا خاص مطلب یہ
ہے کہ پانچوں قسم کے علم میں شروت گیان سے۔ دیا کو معنی ماندہ سب سے پہلے اس
سے پہنچتا ہے۔

॥ ۲۸ ॥ हेमं हृणामि इसिरां यसत्थं ॥
 (۲۴) اے گوتم۔ ریاضت بطور آگ کے ہے۔
 روح بطور کند۔ دل بطور چھیا۔ جسم بجائے دیگر اشیاء۔
 عذاب بطور لکڑی کے۔ یہ سب بنا کر احسن ریاضت کی
 آگ کے اعمال کو جلا دے۔ اور جسم کے تلی کا سبق
 پڑھے ایسے ہی ہون کی عالمیوں نے تعریف کی ہے اور
 میں بھی اسی ہون کو کرتا ہوں۔

— ❦ —

باب چہارم ختم ہوا

جواب شہری بھگوان کا

مूल :- जयं चरे जयं चिद्धे,

जयं आसे जयं सरु।

जयं भुंजंतो भासंतो,

यावं कस्मं न बंधइ ॥ २१ ॥

(۲۱) اے گوتم - کسی بھی روح باندار کو جس کے ذریعے

ذرا بھی تکلیف نہ ہو - ایسی ہوشیاری کو (تینا)

کہتے ہیں - یعنی خبر داری - چلتے - کھڑے رہے - بیٹھے

سوئے - کھائے - اور بولنے میں عذابوں کا روح پر اثر

نہیں ہوتا ہے - بدیں وجہ عذابوں کا وزن نہیں ہوتا ہے

مूल :- पच्छा विते पयाया,

खिप्यं गच्छंति अमर भवणाइं।

जैसिं पियो तवो संजमोय,

खंती य रम्मचेरं च ॥ २२ ॥

(۲۲) اے گوتم - نیک کاموں کی طرف توجہ نہیں دیتا

ہو - اگر ضعیف العمر ہو گیا ہے تو بھی اُسے نا امید نہ ہونا

چاہئے - کیوں کہ ضعیفی میں اپنا نیک چال چلن کر دے -

अहं तह कम्मविमुक्ता,

लोयगपड्ढिया होनि ॥ १९ ॥

(۱۹) اسے گوتم - بیٹی - سن - انکا وزن تو سب سے چھوٹا جانے سے تو بنا ہکا ہو کر پانی کے اوپر آجاتا ہے۔ اسی طرح سب گناہوں سے مبرا ہو جانے پر یہ روح ہلکی ہو جانے سے اور تمام تکلیفات سے پاک ہو کر اونچے درجہ یعنی نجات کو پا جاتی ہے۔

سوال گوتم سوامی کا

سوال :- कहं चर ? कहं चिहे ?

कहं ? आसे ? कहं सर ।

कहं भुजंतो ? भासंतो ,

पावं कम्मं न बंधइ ॥ २० ॥

(۲۰) ہے پر بھو - براہمہ سربانی اس خادم کے لئے فرمایا جاوے کہ کس طرح چلنا - کھڑا رہنا - بیٹھنا - سونا - کھانا اور بولنا چاہئے۔ جن سے اس روح پر عذابوں کا لپ نہ چڑھنے پاوے۔

(۴) বেদনা (دینا) جسم کے سخت ہجائی ہے۔
 (۵) পরাঘাত (پرائگھات) چلتے چلتے کسی گہرے خدق
 یا کنواں وغیرہ میں گرنے سے یا ایک دم ٹھوکر کھانے سے۔
 (۶) স্পর্শ (سپرش) یعنی مانپ یا بھجھو گو ہزار ہرے
 جانوروں کے کاٹنے سے۔

(۷) আন প্রাণ: (آن پرائن) دم روکنے سے۔

मूलः— जह मिउलेवालित्तं,
 गुरुयं तुबं अहो वयइस्वं।

आस वकय रुम्म गुरु,

जीवा वच्चंति अहगइ ॥ १८ ॥

(۱۸) اے گوتم۔ چلیے تو نے پرسن کو گیلی مٹی

... میں مار کر اور لگا کر خشک کرے۔ اسی طرح

... ۸ مرتبہ لگا لگا کر خشک کرے تو تو بنا دزنی

... ہو کر پانی میں ڈالنے سے ڈوبا جائے گا۔

... اسی طرح سے مارنا۔ جھوٹ بولنا۔ چوری کرنا۔ زنا کرنا

یا کسی چیز میں نحو ہو جانا وغیرہ وغیرہ گناہوں سے یہ روح

بہت دزنی ہو کر نیچے درجوں میں چلی جاتی ہے۔

मूलः— तं चेव ताव्वि मुक्कं,

जलो बीरं ठाइ जायल हुसाव।

(۱۷) मायासृषा (مایا سرشا) دغا بازی اور جھوٹ بولنے سے۔

(۱۸) मिथ्यात्वशून्य (میتھا تو شلہ) جو رہنما نہیں ہے اور سکو رہنما ماننا۔ جو مرشد نہیں ہے اور سکو مرشد ماننا اور اور جس کے ذریعہ سے نجات یعنی موکش ہو اور سکو دنیوی سمجھنے سے۔

सूत्र:— अज्म वसाराणिमित्ते,
आहारे वेचराण पराघाते ।
फासे आराणा याराहू ।

॥ १७ ॥ सत्तविहं किमस्य आहुं ॥ १७ ॥
(۱۷) اے گوتم۔ جن سات وجوہات سے عمر کم ہو جاتی ہے وہ سخت میں مبتلا تے ہیں۔

(۱) अध्व वसाय (ادھیہ و سائے) یعنی و نیوی باتوں میں محو ہو جائے۔ فکر ہو جانے سے یعنی زیادہ سے زیادہ رنج سے۔

(۲) निमित्त (نیمت) یعنی لکڑی۔ چاگ۔ ہتیار۔ کے ضرب سے پا زہر وغیرہ سے۔

(۳) आहार (اوار) زیادہ کھانا کھانے سے یا کھانا قٹی نہ لے سے۔

ہیاں اور عاقبت میں ضرور ملے گا۔

(۲) अलीकम् (آلیکم) یعنی جھوٹ بولنے سے۔

(۳) चौरी (چوری) چوری کرنے سے۔

(۴) सैथुम् (سیتھن) زنا وغیرہ سے۔

(۵) द्रव्यसूच्छा (دروہ سورچھا) مال اور اولاد میں محو ہو جانے سے۔

(۶) क्रोध (کرو دھ) غصہ کرنے سے۔

(۷) मान (مان) یعنی غرور کرنے سے۔

(۸) माया (مایا) دغا بازی یا فریب کرنے سے۔

(۹) लोभ (لو بہ) طمع کرنے سے۔

(۱۰) प्रेम (پریم) ناپاک محبت کرنے سے۔

(۱۱) द्वेष (دویش) کسی سے دشمنی رکھنے یا کرنے سے۔

(۱۲) करह (کھہ) خاد یعنی لڑائی کرنے سے۔

(۱۳) अस्यारख्यानम् (ا بیا کیا نم) تہمت لگانے سے۔

(۱۴) पैशुनयम् (پے شو نیم) غیب میں بُرائی کرنے سے
یعنی خفیٰ کہانے سے۔

(۱۵) रत्यरती (رتیار تی) جڑے کاموں میں خوش رہنے

سے اچھے میں ناراض رہنے سے۔

(۱۶) परापवाद (پراپواد) دوسروں کی بدی کرنے سے۔

کرنا اسی کو پرانا تپا ت یعنی مارنا کہتے ہیں۔

یہ بتلایا جاتا ہے۔ جھوٹے کی۔ جسم کی۔ سالن یعنی دم لینے کی۔ اور عمر کی یہ چار طاقتیں ہیں۔

پانی۔ آگ۔ ہوا۔ زمین اور آو۔ رتاو۔ درخت وغیرہ سبزیوں کی ارواح میں ہیں۔ ہونا۔ ذائقہ پہچاننا یہ دو سابق کی چار طاقتوں میں شامل کر کے ۶ طاقتیں کیڑے۔ کیچڑا۔ وغیرہ کی ارواح میں ہیں ان چھ طاقتوں میں ایک سونگھنے کی ملا کر یعنی سات طاقتیں۔ چٹی چٹیا۔ جون۔ وغیرہ ارواح میں ہیں۔ ان میں ایک آنکھ کی۔

طاقت ایزاد ہونے سے آٹھ طاقتیں۔ کھٹی۔ مچھڑ۔ وغیرہ کی ارواح میں ہیں۔ اسیں سننے کی طاقت اور اضافہ ہونے سے نو طاقتیں جو بلا والدین کے مچھلی وغیرہ ارواح میں ہیں۔ اس میں ایک من کی طاقت اور ہونے سے کل دس طاقتیں۔ انسان۔ حیوان مطلق چرند۔ پرند۔ سانپ۔ اجگر۔ وغیرہ وغیرہ ارواح میں ہیں۔ مثال

یہ ہے کہ مخلوق میں یوں تو بہت سے مرتبے ہیں۔ انہیں کسی میں پولیس دست اندازی نہیں کرتی۔ لیکن قصداً۔ جو کسی بندوق۔ تلواد چھڑا۔ زہر وغیرہ وغیرہ کسی خاص وجہ سے مارا جاتا ہے تو اس میں پولیس ضرور دست اندازی کرتی ہے۔ اسی طرح عمر ختم ہونے پر جو مڑتا ہے۔ اس کا گناہ کسی پر نہیں لگتا ہے۔ اور جو کسی خاص وجہ سے مارا جاتا ہے اسی کا نام گناہ یا عذاب ہے اس کا معاد منہ

کلاموں کا ادب کرتا ہوا۔

(۲۰) **प्रवचन प्रभावना** (زرگرنتھ پر دچن) کے ادب
کو مشہور کرتا ہوا۔

اے گوتم اب ہم نیچے درجوں میں جانے والی ارواح
کا سبب ۸ قسموں میں دکھاتے ہیں۔

मूल :- पाराण्डवायमलियं,
चोरिकंमेहुरां दुवियमुच्छं ।
कोहं मांरा मायं,
लोभं येत्तं तहा दोसं ॥ १५ ॥
कलहं अन्नस्वारां,
पेसुन्नं रइअरइसमाउत्तं ।
परपरिवायं माया,
मोसंमिच्छत्तसल्लं च ॥ १६ ॥

(۱۵ و ۱۶) اے گوتم۔ (۱) **पाराण्डवाय** پرانی
یات۔ وہ شہ ہے کہ ارواح کو۔ **मेह**۔ دیکھنے۔ **मुच्छं**۔ بولنے
کھانے۔ **चोरिकं**۔ چھوٹے۔ **मे**۔ من۔ **येत्तं**۔ جسم۔ **दो** لینے اور
عمر کی طاقتوں میں سے کسی کو چار کسی کو چھ۔ کسی کو سات
کسی کو آٹھ۔ کسی کو نو کسی کو دس طاقتیں ملی ہیں۔
اُن بانی ہوئی متذکرہ بالا طاقتوں میں سے روح کو علیحدہ

(۱۲) شیل ورت (دشیل ورت) عورتوں سے اپنی شرم گاہ کو بالکل بچاتا ہوا۔

(۱۳) سراسل و (چہن لو) ہمیشہ اپنے خیالات کو برسی طرے جانے دیتا ہوا۔

(۱۴) تپ (تپ) ریاضت کرتا ہوا۔

(۱۵) تیاگ (تیاگ) مرتے ہوئے جانداروں کے بچانے کی کوشش کرتا ہوا۔ اور (نیک کام کو نپالے) کو خیرات دیتا ہوا۔

(۱۶) व्यावृत्त (ویا ورت) بزرگوں کی خدمات میں یا۔ اچھے کاموں میں دلچسپی سے لگتا ہے۔

(۱۷) समाधि (سامادی) اپنے دل کو ایک طرف لگاتا ہوا۔

مूल: — अपुव्वशांरा गहरो ।

सयुभत्तो पवचरो पभावराया ।

एसहिं काररोहिं

तित्थयरत्तं लहइजीओ ॥ १४ ॥

(۱۸) अपूर्वज्ञानग्रहण (اپورب) اے گوتم۔

جدید علم کو حاصل کرتا ہوا۔

(۱۹) सूत्रभक्ति (سوتر بھکتی) بھگوان کے فرمانے پاک

(۶) बहुश्रुत (بہوشرت) مذہب اور غیر مذہب کے
شاستروں کا واقف کار ہو۔

(۷) तपस्वी (تپسوی) یہ بارہ قسم کی ریاضت
ہیں انہیں سے کسی ایک قسم کی بھی ریاضت کرنے والا مندرجہ
بالا महा पुरुषों (عالم) کے اوصاف ظاہر کرے
اور اون کی خدمات دل چسپی سے کرے۔

(۸) स्नानोपयोग (گیا نوپ یوگ) ہر وقت علم میں
دلچسپی رکھے۔

मूलः— दंसरा विराए आवस्सएय ,
सीलव्वए निरइयारे ।

स्वरात्त्वत वच्चियाए ,

वेयावच्चे समाही य ॥ १३ ॥

(۱۳) اے گوتم۔ (۹) दर्शन (درشن) یعنی
اپنی آتما کو درست رکھتا ہوا۔

(۱۰) विनय (وینے) بزرگوں کا ادب کرتا ہوا۔

(۱۱) आवश्यक (آدشیک) صبح و شام اپنے گناہوں
کا خیال کرتا ہوا۔ جس کا گناہ کیا ہے اس سے معافی مانگتا ہوا

بر نظر پہلے ڈال لے تاکہ جاندار نہ دب جائے۔
 گشتی (گوسی) یہ ہیں کہ دل - زبان - جسم - یہ
 اپنے قابو میں رکھئے۔

(۴) گورو (گرو) مرشد وہ ہے جو ذیل کے قاعدوں
 پر قائم ہو۔ اول کسی جان کو تکلیف نہ دے۔ دوسرے
 جھوٹ نہ بولے۔ تیسرے چوری نہ کرے۔ چوتھے
 (نیک چلن) رہے۔ پانچویں مال - اولاد - جھانا - سواری
 وغیرہ کو ترک کر دے۔ چھٹویں قبل از غروب آفتاب کھانا
 کھائے۔ یعنی آفتاب غروب کے بعد صبح طلوع ہونے
 تک کسی قسم کی کوئی چیز کھانے پینے کی استعمال نہ کرے
 یہاں تک کہ خور و نوش کی کوئی اشیا اپنے پاس رات
 کو نہ رکھے۔

(۵) سٹھیر (استہور) تین قسم کی ہوتی ہیں۔
 اول - بھسٹھیر (دستہور) جس کی عمر ۴۰ سال
 کی ہوگی ہو۔
 دوم - دھسٹھیر (دکشا ستہور) جس کو سادہ ہو ہوئے
 ۲۰ سال گزر چکے ہوں۔
 سوم - سٹھیر (سوترا ستہور) ایٹھری کلام کے
 مطلب کا پورا ادانفا کار ہو۔

مूल :- अरहंतसिद्ध पंचरा

गुस्थैरवहुस्तुतवस्सीसु ।

वच्छसाया यसिं,

अभिक्षवसारो व ओगे य ॥ १२ ॥

(۱۲) اے گوتم (۱) اَرہنٹ یعنی جیون ملک جسم ہوتے ہوئے۔ یہی تمام دنیا کا حال جانتے والے روشن ضمیر کو کہتے ہیں۔

(۲) सिद्ध (سدد) جو جسم کو چھوڑ کر نجات پا جاتے ہیں۔ اور وہ مثلاً تناخ (اداگون) میں نہیں پڑتے۔ انہیں سدد کہتے ہیں۔

(۳) अवचन (پروچن) یہ وہ شے ہے کہ جس میں پانچ सामिति (سمتی) ہیں اور تین गुणति (گیتی) ہیں ان کی تصریح ذیل میں اس طرح ہے کہ (۱) ہوشیاری سے چلنا۔ کوئی جاندار پاؤں سے نہ دب جائے (۲) زبان سے سخت کلام نہ بولے (۳) جو سناری آدمی اپنے واسطے کھانا تیار کرے اُس میں سے لے۔ (۴) کوئی بھی چیز کسی قسم کی ادٹھا دے یا رکھے اُس میں احتیاط رکھے کہ کسی جاندار کو تکلیف نہ پہنچے۔ یعنی آنکھ سے کام لیا جائے۔ (۵) کوئی بھی پسینہ زمین پر ڈالنی ہو تو زمین

گھبراہٹ نہ آنے دینا۔ جو اپنے نیکیاں کی ہیں تو
گھبراہٹ کی ضرورت نہیں ہے۔

مूल:- संगारां च परिराणाया,
पाचच्छित्तकरो विच।

आराहणा च मरणांते ,

बत्तीसं जोग संगहा ॥ ११॥

(۱۱) اے گوتم۔ (۲۰) سنا (سنگھ) دنیوی
خوابوں کا بد نتیجہ خیال کر کے ترک کرنا۔ یعنی مال۔ اولاد۔
وغیرہ یہ سب فنا ہیں اور فساد کی جڑ ہیں۔
(۳۱) पाचच्छित्त (پراشخت) یعنی گناہوں سے روح
کو پاک رکھنا۔

(۳۲) आराहणा (آرا دہنا) یعنی جس سے روح کی نجات
ہو اور باتوں پر پابند ہو کر مرنا۔

اے گوتم اب ہم ترہنکر (तीर्थकर) یعنی رہنما
ہونے کے لئے ہضم کے اسباب سخت میں ظاہر کرتے ہیں
یوگنہ۔

نوٹ:- ترہنکر ہونے کے بعد وہ موکش یعنی نجات ہو جاتی ہے بہرہ اگوں یعنی وہ
وہی ترہنکر نہیں ہوتے۔ لیکن اس مخلوق کے اندر جوئے تمام ارواح ہیں اور ان سے جو
روح سخت کے اسباب میں سے ایک بھی ات کو حاصل کرے گی وہ روح ترقی کرتی ہو
ترہنکر یعنی رہنما کے درجہ کو یورج جائے گی۔

آرام میں مشغول نہ ہو۔ بلکہ ادن کو ترک کرتا رہے۔

مूल:— पच्चक्सारो विउस्सगो,
अप्यमादे लवाल्लवे।

आराण संवर जोगे य,

उदय मारणान्ति ॥ १० ॥

(۱۰) ہے گوتم (۲۳) پرتیاہیان (۲۳) یعنی سلمہ وار برے کاموں کو چھوڑتا جائے۔

(۲۴) व्युत्सर्ग (دیت سرگہ) یعنی جسم سے محبت ہٹاتا رہے۔

(۲۵) अप्रमाद (اپر مادہ) یعنی غفلت سے ہوشیار رہ کر یعنی۔ نیند۔ شستی وغیرہ نہ آنے دے۔

(۲۶) लवाल्लव (لوالوہ) یعنی عبادت وغیرہ وغیرہ کی پوری پابندی ہوتی رہے۔

(۲۷) ध्यान (دھیان) ایثار کی طرف سے جو جو احکام ہیں۔ ادن کے لئے دلچسپی سے سوچتے رہنا۔

(۲۸) संवरयोग (سنور یوگا) یعنی جس کے ذریعہ سے گناہ پیدا ہوں۔ اس ذریعہ کو روکنے کی کوشش کرنا۔

(۲۹) उदय मरणांति (ادوے مرانی) مرتے وقت

(۱۴) آچار (اچارہ) یعنی نیک چال چلن سے رہے۔
 (۱۵) بینہ (وئے) یعنی ہمیشہ عاجزانہ طریقہ سے رہے
 (۱۶) دھرتی ماتی (دھرت مٹی) کسی بات میں پریشانی
 نہ ہو اور نہایت استقلال سے رہے۔

سूत्र:— धिई मई च संवेगे,
 याशो हि सुविहि संचरे ।
 अत्त दो सो व संहारे)

सत्त्व काम विरक्तया ॥ ६ ॥
 (۹) اے گوتم - (۱۷) संवेग (سم وگیہ) یعنی دنیا
 کو ہر وقت فنا سمجھتا رہے۔

(۱۸) याशो धि (پرندہ ہی) یعنی جسم - روح - اور
 زبان ان کو خراب حرکتوں سے بچاتا رہے۔
 (۱۹) सुविधि (سو بدہی) یعنی نیک کاموں میں مشغول
 رہے۔

(۲۰) संचर (سورے) گناہوں سے بچتا رہے۔
 (۲۱) आत्महोषोपसंहार (اتم دو شوپ سنگھارہ)
 یعنی اپنی اندرونی خواہشوں کو تلاش کر کے نکالتا
 رہے۔

(۲۲) सर्व काम विरक्तता (سر و کام برکتا) یعنی عیش و

بھی استعمال نہ کرے۔

مूल:— अरारायया अलोभे य,
तितिकरवा अज्जवे सुई ।

सम्पदिही समाही य,

आचारे विराओवए ॥ ८ ॥

(۸) اے گوتم۔ اس اشوک میں تو نصیحتیں حب ذیل
ہیں۔

(۷) अस्सत्ता (اگیاٹنا) یعنی ریاضت کر کے اپنی
تعریف کسی سے نہ کرنا۔

(۸) अलोभा (الوبھا) بلا طمع کے رہنا۔

(۹) तितिक्षा (تیکشا) جو اپنے کو نقصانات اور تکالیف
پہنچائے اور سکھیمان کر دے۔

(۱۰) अर्जव (ارجوہ) اپنا کاروبار دغا بازی سے صاف
رکھے۔

(۱۱) शुचि: (شوچی) اپنے دل کو ہمیشہ پاک رکھے۔

(۱۲) सम्यग्दृष्टि: (سمیگ درشتی) یعنی صادق ایمان
میں غرق نہ آنے دے۔

(۱۳) समाधि (سامادی) یعنی دل کو اپنے قبضہ میں
رکھے۔

सिक्खा निष्पाडि कम्मया ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم - (۱) آلتوچنا سب سے پہلے
براقبت یا نواقتبت میں کوئی اپنی غلطی ہو گئی ہو تو
دہرم گرد یعنی مُرشد کے روبرو ظاہر کر دے اور اسکے
معاوضہ میں وہ جو کچھ سزا دیوے اور سیکو بخوشی قبول
کریے۔

(۲) निरपलापा (نرپ لاپا) اس کا مطلب یہ ہے
کہ جو کچھ اون غلطیوں کی سزا مرشد سے ملتی ہے۔ اسکا
اظہار کسی سے نہ کرنا

(۳) आयसौ सुदृढधर्मा (آپتو سودرہ دہرم) یعنی جب
کوئی شخص عبادت کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ تب اسکو کوئی
تکالیف پیش آتی ہیں لیکن وہ اپنے ایمان سے ہرگز جنبش
نہ ہووے۔

(۴) अनिशितोपधान (ان شر توپ دہان) یعنی
ریاضت ایسی کرے کہ جس میں دنیوی خواہشات نہوں۔
(۵) शिक्षा (شکشا) یعنی کلام پاک کے احکام کی
پوری پوری پابندی کرنا۔

(۶) निःश्रितिकर्मेता (نہ پرت کرمتا) یعنی نفس کو
پرورش کرنے کے لئے ذائقہ دار اشیائے کو بھول کر

کا خیال پیوست ہو رہا ہے۔ دسے نیک چلنی کے ذریعہ
سے جمع کئے ہوئے گناہوں کو بات کی بات (ایک لمحہ)
میں ختم کر دیتے ہیں۔

مूल:— जह रागेरा कडारां कम्माणां
पावगो फलविपागो ।

जह य परिरहोरा कम्मा

सिद्धा सिद्धालयमुवंति ॥ ६ ॥

(۶) اے گوتم۔ جس طرح یہ روح دنیوی محبت و
ناراضگی کے ذریعہ گناہوں کا انبار لگاتی ہے۔ اور
اوس کے معاوضہ کا ذائقہ بھی لیتی ہے۔ اس طرح سے
اپنی کی ہوئی نیکیوں کے ذریعہ سے ہزاروں گناہوں کو
ختم کر دیتی ہے۔ پھر وہ ایسی جگہ پہنچتی ہے کہ جہاں
کسی قسم کے رنج و غم کا خیال بھی نہیں ہوتا ہے۔
اے گوتم اب ہم اول ۳۲ نصیحتوں کا ذکر کرتے
ہیں۔ کہ جس کے ذریعہ سلسلہ وار ارواح پاک ہو جاتی
ہیں۔

मूल:— आलोयसा निरवलावे,

आवईसु दड्ढ धम्मया ।

अशोस्सिओ वहारो य ,

سُلول :- جہ جیوا بجنانتی،
 मुच्चन्ति जह य योरकिलिस्सन्ति।
 जह दुक्खंरा ग्रन्ते،
 करन्ति केद्द अपडिवद्धा ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم - یہی روح برے اعمال میں گمراہ ہوتی ہے
 اور یہی روح ریاضت کے ذریعہ سے بد اعمال کو ختم کر دیتی
 ہے - یہی روح گناہوں کو جمع کر کے دولت اٹھاتی ہے
 اور اپنے اچھے چال چلن سے تمام گناہوں سے جیوٹ
 جاتی ہے - ایسا بھگوان نرگرنہوں کا پر وچن ہے -

سُلول :- अह दुहद्वियाचित्ता जह,
 जीवा दुक्खसागरमुवेन्ति।
 जह वेरगमुवगया,
 कम्मस मुग्गां विहाडन्ति ॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم - جو اشخاص عاقبت اندیش نہیں
 ہیں وہ عیش و آرام میں غافل ہیں - جو دنیوی خواہشات
 و تفکرات اور دوسروں کو تکلیف و نقصان پہنچانے کے
 خیالات سے ہزاروں گناہ کو جمع کر لیتے ہیں - اسی کے
 ذریعہ سے تناسخ (داواگون) کے دریا میں غرتے بگاتے
 رہتے ہیں - جن لوگوں کے رگ رگ میں عاقبت اندیشی

مूल :- मारास्सं च अशिचं ,
वाहिजरा मरा वेयसा यउरं ।
देवे च देवल्लोए ,

देवि डिं देव सोक्खाइ ॥ २ ॥

(۲) اے گوتم۔ انسان کی زندگی ہمیشہ قائم رہنے والی نہیں ہے۔ پھر بھی تقوڑی سی زندگی میں انواع اقسام کی تکالیف کو برداشت کرتا ہے۔ اور جو اچھے اعمال کے ذریعے بہشت میں جاتے ہیں دے وہاں آرام کو پاتے ہیں۔ لیکن وہاں سے دے گذر جاتے ہیں اور پھر اعمال ختم ہونے پر وہاں سے بھی واپس آ جاتے ہیں۔

مूल :- मारगं तिरिस्व जोशिं ,
मारास भावं च देवल्लोए च ।
सिद्धे अ सिद्धवसहिं ,

वज्जीवशि यं परिकहेइ ॥ ३ ॥

(۳) اے گوتم۔ جو شخص گناہ کرتے ہیں دے دوزخ اور جانوروں میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور جو بخیر ہیں دے انسان میں یا بہشت میں پیدا ہوتے ہیں اور جو ہر ایک پر رحم کرتے ہیں وہ نجات پاتے ہیں۔

۱۰۴

باب چہارم

(دربارہ پاک ہونے روح)

—*—

”شری بھگوان فرماتے ہیں“

مूल :- जह सारगा गम्भंति ,

जे सारगा जा च वैयसा सारस ।

सागिर सारासाङ्ग ,

दुस्स्वाङ्तिरिक्स्व जेरीस ॥ १॥

(۱) اے گوتم - جس طرح دوزخ میں جانے والی
 ارواح خود کئے ہوئے اعمال کے موافق دوزخی تکالیف
 کو برداشت کرتی ہیں۔ اسی طرح جو ان مطلق میں پیدا
 ہونیوالی ارواح بد اعمال کے نتیجے طرح طرح کے جسمانی اور
 روحانی تکالیف کو وہاں بھی برداشت کرتی ہیں۔

دریا کے مانند روانگی میں غرق ہوتے ہوئے روحوں کو
دہرم ٹیلے کے برابر ہے۔ جو اس ٹیلے کے اوپر روح
آجاتی ہے اسکو آرام کی صورت ہے۔

मूलः :- ससधम्मो धुवे शीतिसु,

सासस जिशादेसिसु ।

सिद्धा सिज्झंसि चारोशां,

सिज्झिसंति नहावेरे ॥ १४ ॥

(۱۴) اے گوتم۔ ایسا دہرم عالم انجیب کے ذریعہ ظاہر کیا ہوا ہمیشہ

کیلئے قائم ہے اور رہیگا جو روشن عنبروں کے ذریعہ ظاہر کیا گیا ہے

اسی کے ذریعہ سے سابق میں بھی روحوں نے نجات پائی ہے

اور آئندہ بھی نجات پائیں گے۔



باب سویم ختم ہوا

(۱۱) اے گوتم۔ جو رات و دن کا وقت گزر رہا ہے وہ گیا ہوا پھر واپس نہیں آسکتا۔ جو اسکے اندر دہرم اور نیک کام کرتے ہیں وہ اپنے بیش قیمتی وقت کو ایسا بھروسہ بنالیتے ہیں کہ جس کے ذریعہ سے عاقبت میں آرام پاویں گے

مूल:- सोही उज्जु अभूयस्स,

धम्मो सुद्धस्स चिद्धइ।

शिव्याणां परमं जाइ,

घयसित्ति व पावए ॥ १२ ॥

(۱۲) اے گوتم۔ جس کا دل دغا بازی سے دور ہے وہی پاک ہے اور وہی پاک دل والا دہرم میں مضبوط رہتا ہے بلکہ وہ اپنی زندگی میں نجات والوں کے برابر ہو جاتا ہے جیسے گھی ڈالنے سے آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ اس طرح سے تمام گناہوں سے روح پاک ہو کر عالم الغیب کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔

مूल:- जरामणा वेगेणां,

बुज्झमाणाणा पाशिरां ।

धम्मो दीवे यइद्वा य,

गई सरणा मुत्तमं ॥ १३ ॥

(۱۳) اے گوتم۔ پیدائش۔ ضعیفی۔ اور قضاہ تیز

ताव धम्मं समाधरे ॥ ८ ॥

(۹) اے گوتم۔ دھرم کرنے کے واسطے وہی وقت مناسب ہے کہ جہاں تک اس کے جسم پر منیغنی کا قبضہ نہ ہو جائے جسمانی۔ امراض۔ اور دلی تفکرات یا رنجشیں اس کے دل پر غالب نہوں۔ کان۔ آنکھ۔ ناک۔ زبان۔ اور چھونا ان خواہشات سے جب تک کمزوری نہ پہنچے وہیں تک عاقبت اندیشی کی درستی کر سکتا ہے۔

मूलः— जा जा वच्चइ रयशी,

न सा षडिनि अत्तइ ।

अहम्मं कुरामारात्स,

अफला जंति राइओ ॥ १० ॥

(۱۰) اے گوتم۔ جو رات و دن کا وقت جا رہا ہے وہ گیا ہوا وقت پھر واپس نہیں آ سکتا ہے۔ جو لوگ اس کے اندر خواب کام کر رہے ہیں وہ اپنے بیش قیمتی وقت کو رات و دن ضائع کر رہے ہیں۔

मूलः— जा जा वच्चइ रयशी,

न सा षडिनि अत्तइ ।

धम्मं च कुरामारात्स,

सफला जंति राइओ ॥ ११ ॥

ذریعہ سے سلسلہ وار ذائقہ والا ہوتا ہے۔ اسی طرح دہرم
(دین) کی بنیاد عاجزی سے ہے۔ اور عالم ہونے پر
خراب عادتوں کو ترک کر دیتا ہے یعنی خیالات اوس کے
پاک (پوتر) ہو جاتی ہیں۔ پھر آخر میں اوس کو نجات
مل جاتی ہے جس سے اوسے کبھی رنج کا موقع نہیں ہوتا ہر
جب جس شخص میں انکساری (عاجزی) نہیں ہے تو اور
آئندہ کچھ ترقی نہیں کر سکتا ہے۔

سूत्र :- अशासहं पि बहुविहं,
मिच्छदिद्विया जे नरा अबुद्धिया।
बद्धनि काड्य कम्मा०

सुरांति धम्मं न परं करंति ॥ ८ ॥
(۸) اے گوتم۔ دہرم کی نصیحتیں مرشد کے ذریعہ سننے
پر بھی جو جاہل خراب خیالات والے انسان وہیں رہ جاتے
ہیں۔ وہ نصیحتوں کے مطابق اپنے چال چلن کی درستی
نہیں کر سکتے۔ کیوں کہ پہلے کے اعمال بہت مضبوط ہیں جنکا
پروردہ پڑا ہوا ہے۔

सूत्र :- जराजाव न पीडेइ,
वाही जात्र न वहइ।
जाविंदिया न हायांस,

(۵) اے گوتم۔ دہرم وہ شے ہے کہ جس سے پاک ہو۔ اور وہی سب میں اعلیٰ ہے۔ دہرم کی شناخت رحم دلی ہے۔ جس سے کسی روح کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے۔ یہی ریاضت اور عبادت ہے۔ ایسی باتوں پر جو قائم رہتے ہیں یعنی سچے دل سے ثابت ایمان ہو۔ اسکی قد مبوسی انسان نہیں بلکہ فرشتہ تک کہتے ہیں

سूल:— سूलاد खंध्यभवो दुमस्त,
खंधाउ यच्छा समुवितिसाहा।
साहयसाहा विरुहंति पत्ता,
तश्चो से पुयं च फलं रसोश्च ॥ ६ ॥

(۶) اے گوتم۔ پہلے درخت کی جڑ ہوتی ہے۔ اس کے بعد स्कन्ध (تنا) کہنڈ کے بعد شاخیں اُٹھتی ہیں۔ پھر پتے اور پتوں کے بعد پہلے اور (عثر) ذالک والا ہوتا ہے۔

سूल:— एवं यम्मस्त विराज्यो,
सूलं परमो से मुक्खवो।
जेरा कितिं सुयं सिग्घं,
नीसेसं चाभिगच्छइ ॥ ७ ॥
(۷) اے گوتم۔ جس طرح شجر (درخت) اپنی جڑوں کے

کہ جسکی مدت ۱۰ سے ۱۱ سال تک ہے اس میں
شبانہ روزہ سوائے سوئے کے نشت برداشت بھی
بمشکل تمام ہو جاتی ہے۔

اسی طرح زمانہ حال میں جس قدر عمر ہو اسکو دس حصہ
میں تقسیم کر کے مندرجہ بالا اوقات پر انکے واقعات
تصور کر لئے جاویں۔

سूल:- माराणस्सं विग्गहं लद्धधुं,
सुद्धं धम्मस्स दुल्लहा ।
जं सोच्चा षड्विज्जातिं,
तवं खंति सहिंसयं ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم۔ اول تو روح کو انسانوں میں آنا
بہت مشکل ہے۔ اور اگر انسان ہو بھی گیا تو دہرم شاستر
(धर्मशास्त्र) یعنی وہ کلام سننا مشکل ہے کہ جبکہ
سننے سے ریاضت (عبادت) خاموشی۔ متحلی۔ اور
رحم وغیرہ کی خواہشات پیدا ہوں۔

سूल:- धम्मो मंगलमुक्किहंढ,
अहिंसा संजसो तवो ।
देवा वि नं नमंसंति,
जस्स धम्मो सया मरओ ॥ ५ ॥

ہوتا ہے اور عاقبت اندیشی بھی ہوتی ہے۔

(۶) **हायनी अवस्था** (ہائینی اوستہا) اور کو کہتے ہیں۔ جسکی مدت ۵۵ سے ۶۰ تک ہے۔ جس میں حواسِ خمسہ کے خواہشات کے محسوس ہونے میں کچھ کمزوری ہو جاتی ہے۔

(۷) **प्रपंचा अवस्था** (پر پنچ اوستہا) اسکی مدت ۶۰ سے ۷۰ تک کی ہے اس میں بار بار بلغم کی ترقی سے شکایت کھانسی تھوکنے کی زیادہ ہو جاتی ہے۔

(۸) **प्राग्भारा अवस्था** (پراگیہ بہار اوستہا) اسکی مدت یا میعاد ۷۰ سے ۸۰ سال تک ہے۔ اس میں جسم میں سلسوئیں (شکنیں) پڑ جاتی ہیں۔ کھال ٹلیم ہو کر لٹک جاتی ہے اور جسم میں خمی بھی آ جاتی ہے۔

(۹) **सुम्भुरी अवस्था** (سومبھوری اوستہا) کا وقت ۸۰ سے ۹۰ سال تک ہوتا ہے۔ اس میں ضعیفی پورے

طور پر اپنا زور کھیتی ہے۔ یا تو اسی وقت میں اور سکی وفات ہو جاتی ہے۔ اور اگر زندہ رہا بھی تو مثل

مردے کے ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ اس سے کسی قسم کا کام نہیں ہو سکتا ہے۔

(۱۰) **शायनी अवस्था** (شاینی اوستہا) یہ وہ ہے

(۱) बाल्यावस्था (بال اوستہا) یہ ہے کہ جبیں
کھانا - پینا کے سوا کما نا وغیرہ کے تکلیف آرام کا اسکو کچھ بھی
خیال نہیں رہتا ہے۔ جس کی مدت ایک سے ۱۰ سال تک
ہے

(۲) क्रीडावस्था (کرٹھا اوستہا) اسکی مدت ۱۱
۱۲ تک ہے اس میں لہو لعب (کھیل کود) وغیرہ میں مشغول
رہتی ہے۔

(۳) मन्दावस्था (مند اوستہا) اسکی مدت
۲۱ سے ۲۲ سال تک ہے اس میں جو خانہ داری میں جن میں
عیش و آرام کی جمع کی ہوئی ہیں۔ اس میں لگا رہتا
ہے۔ اور جدید سامان کے ٹھہا کرنے میں عقل کو زور نہیں
دیتا ہے۔ اس وجہ سے یہ کمزور اوستہا ہے۔

(۴) बलावस्था (بلا اوستہا) اسکی مدت
۳۱ سے ۴۰ سال تک ہے طاقتور نظر آتا ہے۔ اسی سے
یہ چوتھی اوستہا کہی گئی ہے۔

(۵) प्रज्ञावस्था (پرگیا اوستہا) اسکی مدت ۴۱
۵۰ تک ہوتی ہے۔ جس میں اپنی خواہشات کے مطابق
دولت وغیرہ کو جمع کرنے کے لئے اور خاندان کی ترقی
دینے کے لئے عقل کو بہت زور دیتا ہے۔ یعنی دور اندیش

मूलः— वेसायाहिं सिक्खाहिं,
जे नरा गिहि सुत्तया ।
उविंति मारुसं जोरिणं,

कम्मसच्चा हु पासोरो ॥ २ ॥

(۲) اے گوتم۔ جو شخص طرح طرح کے اشیائے
کو ترک کر کے دھرم (دین) قبول کرتا ہے۔ اور ہر ایک
کے ساتھ بلا دفا اور شہید کے اپنا برتاؤ رکھتا ہے۔ وہی
شخص دوبارہ اسٹن ان مخلوقات میں پیدا ہوتا ہے۔
کیوں کہ وہ جیسے اعمال کرتا ہے اسی کے مطابق اس کی
گاتھ (گنتی) یعنی شہر ہوتا ہے۔

मूलः— बाला किंहु य मंदा य,
बला पन्ना य हायरो ।
पवच्चा यभारा य,

सुम्मुही सायरो नहा ॥ ३ ॥

(۳) اے گوتم۔ جس وقت انسان کی جس قدر عمر ہوتی ہے
اس عمر کو دس حصہ میں تقسیم کرنے سے دس (۱۰) अवस्थाये
(دوستھائیں) یعنی وقت ہوتے ہیں۔ جیسے تلو سال کی
عمر کو دس حصہ میں تقسیم کیا جائے تو حسب ذیل
اوقات (अवस्थाये) ہوں گی۔

باب سوکم

در بارہ بیان و ہرم سروپ

شری بھگوان فرماتے ہیں

مूल :- कम्माणां तु यहाणास ,

आणुपत्वी कयाई उ ।

जीवा सोहि मणुयत्ता ,

आययन्ति मणुस्सयं ॥ १ ॥

(۱) اے گوتم - جب یہ روح کئی بار پیدا ہوتے ہوتے

شکلیات کو برداشت کرتی ہوئی آہستہ آہستہ -

اشرف المخلوقات کے قالب میں آنیے روکنے والے اعمال

کو مٹا دیتی ہے - تب وہ روح اعمال کے وزن سے ہلکی

ہو کر اشرف المخلوقات میں آتی ہے -

مूल :- दुस्खं हयं जस्स न होइ मोहो
 मोहो हओ जस्स न होइ तराहा ।
 तराहा हया जस्स न होइ लोहो
 लोहो हओ जस्स न किंचरणाइ ॥ २८ ॥

(۲۸) اے گوم - و نیوی - تکلیفات سمندر کو جو عبور
 کر گیا ہے - وہ (موہ) خواہش نفسانی میں
 مقید نہیں ہوتا - اور جس نے خواہش نفسانی کو بالکل مٹا دیا
 ہے اس کو وہ طمع نہیں رہتی ہے - اور جس سے طمع دور
 ہو گئی ہے - اس میں لاپنج بھی نہیں رہ سکتا ہے - اور جو
 گناہوں کا باپ علیحدہ ہو گیا ہے اس کو بیش قیمتی صبر
 مل جاتا ہے - پھر اس کے واسطے موکش (نجات)
 کچھ دور نہیں رہتی ہے -



باب دوم ختم ہوا

مूल :- जहा च अंडप्यभवा बलागा,
अंडं बलागप्यभवं जहा च ।

समेव मोहाययशां खु तराहा,

मोहं च तरहाययशां वयंति ॥ २६ ॥

(۲۶) اے گوم - جیسے انڈے سے مرغی اور مرغی سے

انڈا پیدا ہوتا ہے - اسی طرح دنیوی خواہشات نفسانی

کے اعمال سے طبع اور طبع سے دنیوی خواہشات نفسانی

پیدا ہوتے ہیں - ایسا پیغمبران یعنی عالموں نے فرمایا ہے

مूल :- रागो य दोसो वि च कम्मबीयं,

कम्मं च मोहय्यभवं वयंति ।

कम्मं च जाडि मरणास्स मूलं,

दुस्सवं च जाडि मरणां वयंति ॥ २७ ॥

(۲۷) اے گوم - نفرت اور مرہ - موہ

(خواہشات نفسانی) اعمال سے پیدا ہوتی ہیں - اور

اعمال خواہشات نفسانی سے پیدا ہوتی ہیں - یہ خواہش

نفسانی ہی - تناسخ کا سبب ہے اور تناسخ (ادراگون)

ہی تکلیف کی وجہ ہے - ایسا پیغمبران یعنی عالموں نے

فرمایا ہے -

کوئی رشتہ دار - دوست - لڑکا یا بھائی - وغیرہ نہیں لیتا جس نے گناہ کئے ہیں وہی روح خود ہی تکلیف اٹھاتی ہے۔ یہاں سے مرتے وقت اعمال کرنے والے کے ساتھ ہی جاتے ہیں۔ جیسے اونٹ - دشتروں کی قطار۔

سूत्र :- चित्त्वा दुपयं च चउप्ययं च,
खित्तं गिहं पणधन्नं च सत्त्वं ।

सकम्भवीश्रो श्रवसो पयाइ,

यं भवं सुन्दरं पावरांवा ॥ २५ ॥

(۲۵) اسے گوتم - یہ روح اپنے برے کئے ہوئے اعمال کے قبضہ میں ہو کر - عورت - لڑکا - بامعنی - گھوڑے - زمین - کھیت - گھر - روئے - میسے - غلہ - چاندی - سونا - وغیرہ - سب ہی کو ترک کر کے اپنے برے اعمال کے مطابق دوزخ یا بہشت میں جاتی ہے۔

وہ کنگورے مثل آدے کے کام کرنے لگے۔ بس بھر کیا تھا۔ حیا کہ ختم ہو یا تھا دیا کاٹا دیکھئے ہاتھ کے بنائے ہوئے کنگوروں ہی نے اسکی جان کو حتم کر دیا۔ اس طرح یہ روح اپنے کئے ہوئے برے اعمال سے خود ہی اس دنیا یا عاقبت میں بڑی ذلتیں اٹھاتی ہے۔

مूल :- संसारमावराणा परस्सम्रद्धा,
साहारणां जं च करेइ कम्मं।

कस्मास्स ते तस्स उ वेयकाले।

न बंधवा बंधवयं उविंति ॥ २३ ॥

(۲۳) اے گوتم - دنیوی رعوں نے غیروں اور
خود کے واسطے جیسے جیسے برے اعمال کئے ہیں ان کا
بدلہ پاتے وقت رشتہ دار یعنی - عورت - لڑکا - لڑکی
بھائی - یا دوست وغیرہ کوئی بھی شریک نہیں ہوتا -
اسکو خود ہی نتیجہ اٹھانا پڑتا ہے -

مूल :- न तस्स दुक्खं विभयंति नाइज्जो,

न मित्तवग्गं न सुया न बन्धवा ।

इक्को सयं पच्चरा होइ दुक्खं,

कत्तारमेव अराजाइ कम्मं ॥ २४ ॥

(۲۴) اے گوتم - کئے ہوئے خراب اعمال میں سے جھٹ
تختے کو کاٹنے پر اپنی کاری گری کو خیاں کر کے تختے میں کنگورے لگائے پر اس نے

خود ہی لقب میں اپنے دونوں پیر ڈالے تب مالک مکان نے اندر سے اس کے
پاؤں پکڑ لئے اور باہر سے چوروں نے اس کا سر پکڑ لیا - ادھر وہ کھینچتے تھے
اور ادھر مالک مکان کھینچتا تھا - اس کھینچاٹانی میں اس کے جسم میں وہ

کی ہے۔ نام کرم اور گوتر کرم اعمال کی بدت ۲ کرم اور
کرم اور ساگر دہم بدت تک کی ہے۔ اور کم از کم بدت مہورت
کی ہے۔

سूत्र:— सगया देवलोएसु,
नर ससु वि सगया ।
सगया आसुरं कायं ।

अहा कस्मेहिं गच्छइ ॥ २१ ॥

(۲۱) اے گوتم۔ یہ روح جب اچھے اعمال پیدا کرتی ہو
تو وہ بہشت میں جا کر فرشتہ (دیوتا) بن کر رہتی ہے۔ اور اگر یہ
روح خراب اعمال پیدا کرتی ہے تو وہ دوزخ میں جا کر
وہاں کی تکلیفوں میں پڑتی ہے۔ اور کبھی بے علم اور بڑا
خواہش وغیرہ سے خوردنوش کی تکالیف کو
برداشت کر کے भवनपाति یعنی اوسط درجہ کے فرشتوں
میں جا کر پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سے ثابت ہو رہا ہے

کسی نے اسکو آج تک آزمایا نہیں۔ اور نہ آزمائش میں آسکتی ہے۔
لیکن بھگوان مہا بیر جو سبکے جانے والے اور دیکھنے والے ہیں انھوں نے
تمام خلق کو ایسے زبان مبارک سے مثلاً سمجھانے کے لئے فرمایا۔
—

तेत्तीसं सागरो वम,
 उसको सेरा विग्राहिचा ।
 विई उ आउ कम्मस्त,
 अन्तो मुहुत्तं जहरिराया ॥ १६ ॥
 उद होसरिस नामारां,
 वीसई कोडिकोडो गो ।
 नाम गोत्तारा उसकोसा ,

अइ मुहुत्ता जहरिराया ॥ २० ॥
 (۱۸ و ۱۹) سے گوتم (مہنہ)
 اعمال زیادہ سے زیادہ روح کے ساتھ رہے تو ستر کروڑ
 کروڑ ساگر دیم کے عرصہ تک کی مدت ہے اور کم از کم
 رہے تو اور سکی مدت انتر مہورت تک کی ہے ۔

۳۳ (آیوش کرم) اعمال کی مدت
 ساگر دیم تک کی ہے کم از کم اس کی یہی مدت انتر مہورت

کو ایسا ٹھوس کر کے بھر دیا جائے کہ ایک برس کی آہنی گاڑی پر بھی اس میں نہ گڑ سکے
 اب سو سو برس ہونے پر ایک ایک ذرہ بال کا نکالا جائے اسی طرح سے سارے کنواں
 خالی ہونے پر اس مدت کو (پلویم) کہتے ہیں ۔ ایسے دس کروڑ
 کروڑ کنویں خالی ہونے پر ایک (ساگر دیم) کی مدت ہوتی ہے ۔ مگر

दि ई ससा विश्वाहिया ॥ १७ ॥

(۱۶ و ۱۷) اے گوتم ساناواری (گیا ناری)

दर्शनाचरीय (درشناوری) वेदनीय (ویدنی)
اور अन्तराय (انترائے) یہ چار اعمال زیادہ سے
زیادہ روح کے ساتھ رہیں تو

नीसक्रोडाक्रोड़ी یعنی تیس کروڑ کو تیس کروڑ سے
ضرب دینے پر جو حاصل ضرب ہوگا اوتنے सागरोपैस
(ساگر دیم) کے عرصہ تک رہ سکتے ہیں۔

اور کم از کم رہے تو अन्तरमुहूर्त (انتر مورت)
یعنی ۴۸ منٹ کے اندر ہی اندر اعمال رہ سکتے ہیں۔

श्रुतः :- उदही सरिस नामारां,

सत्तरिं कोडि कोडीश्वो ।

मोहशिञ्जस्स उक्कोसा,

अन्तो मुहुत्तं जहरियाया ॥ १८ ॥

نوٹ :- ساگر دیم کی تعداد کا ذکر میں مثال دیجاتی ہے کہ جیسے چار کو سس کا
طویل طویل اور عمیق والا کنواں ہو اس میں ایک روز سے ۷ روز تک کے پیدا ہونے
بچے کے سر کے بالوں کو لیکر اس قدر باریک کاٹا جائے کہ آنکھوں میں ڈالنے پر بھی
کھٹک یا کرکراہٹ معلوم نہ ہو۔ ان بالوں کے بہت باریک ذروں سے کنواں ۱۱۔

نہ ہو سکے۔

اے گوتم - اب یہ بتلاتا ہوں کہ امورات مذکورہ بالا
 کس کس وجوہات سے نہیں ہو سکتے ہیں - وہ یہ ہیں کہ -
 اس پیدائش کے ماقبل جو پیدا ہوا تھا - وہاں پر - یا
 اسی زندگی میں خیرات کرنے والے کو روک دیا تھا - کسی
 کی روزی میں لات ماری تھی - دوسرے کے کھانے پینے
 میں ہرج پہنچا یا تھا - کسی شخص کو اچھی چیزیں استعمال کرتے
 ہوئے منع کر دیا تھا - دوسرے کی خدمت کرتے ہوئے
 روکنا وغیرہ -

ان اعمال سے مذکورہ بالا میں پیدا ہوتے ہیں -
 اے گوتم اب ہم آٹھوں اعمال کی قدامت کا بیان
 سناتے ہیں -

سूत्र :- उदही सरिस नामरां ,

तौसई कोडि कोडिओ ।

उक्कोसिया दिई होइ ।

अंतो मुहुत्तं जहरिणया ॥१६॥

आवरणिज्जारा दुराहं पि ,

वेयाणिज्जे तहेव य ।

अन्तराए य कम्मंमि ।

اعمال وہ ہیں کہ جس کے ذریعہ جس چیز کی خواہش نہ ہو۔ اور وہ نہ ہونے پاوے۔ اسکی ذیل میں پانچ قسمیں بتلائے ہیں۔

(۱) دانانتراہ (دانا مترائے) اس کا یہ مطلب ہے کہ خیرات کرنے کی ہر ایک اشیائے موجودہ ہے اور وہ خیرات کر نیک اچھا نتیجہ بھی جانتا ہے لیکن نہیں کر سکتا۔ (۲) لہا مانتراہ (لا بھانترائے) دنیا دار ہی کے کاروبار میں وانگے میں سب طرح سے سہولیت ہوتے ہوئے جس کی وہ خواہش کرے وہ نہیں ملتا۔

(۳) بھوگانتراہ (بھوگا انترائے) یہ وہ شے ہے کہ خورد نوش وغیرہ کے کل اشیائے سہولیت کے ساتھ ہونے پر بھی استعمال میں نہ لاسکے اگر استعمال بھی ہو جائے تو ہضم نہیں ہو سکتا۔

(۴) اوبھوگانتراہ (اوپ بھوگا انترائے) وہ اشیائے ہیں۔ کہ کپڑا۔ زیور۔ عورت۔ برتن۔ گھوڑا۔ باغی۔ گاڑی۔ موٹر۔ سائیکل وغیرہ وغیرہ۔ ہوتے ہوئے بھی استعمال میں نہ لاسکے۔

(۵) ویہانتراہ (ویہ انترائے) وہ چیزیں کہ جو ان اور طاقتور ہوتے ہوئے بھی کوئی کام اُس کے

(الف) پہلی یہ ہے کہ ہر بات میں اعلیٰ ہونا۔ جیسے اعلیٰ قوم یا خاندان۔ طاقتور۔ خوبصورت۔ مالدار۔ اچھی ریاضت کرنے والا۔ عالم۔ سردار۔

(ب) دوسری قسم یہ ہے کہ ہر ایک بات میں اولیٰ ہونا۔ یعنی اولیٰ قوم و خاندان۔ کمزور۔ بدصورت۔ مفلس۔ عبادت بھی کبھی نہ کرنا۔ بے علم اور غلام ہونا۔ اب ہم یہ بتاتے ہیں کہ کون سے اعمال کی وجہ سے اعلیٰ ہوتے ہیں۔ مذکورہ بالا کے ماقبل کی باتوں میں جو عذر دیے گئے۔ وہ اعلیٰ سے ادنیٰ ہو جاوے گا۔ اور اگر وہ معذور نہ ہوگا تو پھر اعلیٰ میں ہی مل جائے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ جو اپنے عذر سے ادنیٰ ہوا ہے وہ معاوضہ پا کر اس ادنیٰ اپنے میں جو ہر جائداد پر رحم کرے گا۔ مخیر ہوگا۔ سچ بولے گا اور اپنا چال چلن نیک رکھیگا تو پھر وہ ہر بات کا اعلیٰ رتبہ پا جائے گا۔

مूल :- दारो लाभेय भोगेय ,

उव भोगे वीरिष तहा ।

पंचविह संतरायं ,

समासेरा विआहियं ॥ १५ ॥

(۱۵) اسے گوتم گوتام انترایکرم کے

تعریف کرے۔ یعنی اوتار (دہنما) ہونا وغیرہ وغیرہ۔

(۲) अशुभ नाम कर्म (اشتبہ نام کرم) یہ ہے کہ جسم بد صورت (بڈنما) ہونا۔ اور جانوروں میں جانا تو بھی بد شکل ہی ہونا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اب اس کی وجہ بتاتے ہیں کہ خوبصورت کون سے اعمال سے اور بد صورت کون سے اعمال سے ہوتے ہیں۔

جو دل سے اور زبان سے اور جسم سے صاف ہو اور کسی کے ساتھ جھگڑہ فساد نہ کرتا ہو۔ یہ خوبصورتی وغیرہ وغیرہ کے اعمال ہیں۔

اسی طرح دل سے زبان سے اور جسم سے دغا باز ہو۔ اور لڑتا جھگڑتا بھی ہو۔ وہی بد صورت وغیرہ وغیرہ کے اعمال ہیں۔

اے گوتم۔ اب ہم गोच कर्म (گوتر کرم) کے اعمال کا ذکر کرتے ہیں۔ دوسرو۔

सूत्र :- गोच कर्मं तु द्विविहं

उच्चं नीग्रं च आहिग्रं

उच्चं अद्विविहं होइ

एवं नीग्रं वि आहिग्र ॥ १४ ॥

(۱۴) गोच कर्म (گوتر کرم) کے اعمال کی دو قسمیں ہیں

اے گوتم اب ہم نام کرم اعمال کا ذکر سناتے ہیں
سو سنو۔

سूत्र :- नाम कर्म तु दुविहं,
सुहं असुहं च आहियं।
सुहस्स तु बहुभेया,
समेव अमुहस्स वि ॥ १३ ॥

(۱۳) اے گوتم۔ جس کے ذریعے جسم خوبصورت یا
بدصورت کرنے میں جو مددگار ہو۔ اسکو
(نام کرم) اعمال کہتے ہیں اسکی دو قسمیں ہیں۔

(۱) शुभ नाम कर्म (شبه نام کرم) یہ وہ اعمال
ہے کہ انسان اور نشیمنوں کے اجام خوبصورت ہونا۔
یعنی۔ ناک۔ کان۔ آنکھ۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ منہ وغیرہ وغیرہ
اچھے رنگ کے سڈول (باقاعدہ) ہوں۔ اور جکی زبان
شیریں کلام ہو۔ جو کہ ہر شخص کو پسند ہو اور ہر شخص اسکی

درمیان میں کسی جگہ بھی قیام نہیں کرتی جیسے کٹکے تیرھوٹا ہے
اور جہاں وہ پیدا ہوتی ہے وہاں یہ روح
پہلے خوراک لیتی ہے۔ جس کے ذریعے جسم تیار ہوتا ہے
اور اس کے بعد جو اس جسم تیار ہوتے ہیں اس کے بعد اس
لینا ہوتا ہے پھر مین اور کلام پیدا ہو جاتے ہیں۔

(۲) دغا بازی میں دغا بازی کر کے جھوٹ بولنا۔

(۳) دوسرے کا آرام پسند نہ کر کے جلنا (حسد)

(۴) ناپسند کرنے کی چیزوں میں کمی بیشی کرنا۔ اور چیز کو اچھا
بہلا کر کم درجہ کی فروخت کرنا۔ اچھی چیز میں خراب چیز ملا کر دینا

اب انسان میں پیدا ہونے کے چار طریقے بتلائے جاتے ہیں
(۱) جس شخص کے دل میں صفائی ہو یعنی دغا نہ ہو۔

(۲) عاجزی کا رکھنے والا۔

(۳) سب جانداروں پر رحم کرنے والا۔

(۴) غیروں کا آرام دیکھ کر خوش ہونے والا۔

اب بہشت میں جانے کے چار طریقے ظاہر کرتے ہیں۔

(۱) جو شخص درویش صفت یعنی دنیا کے عیش و آرام کو
ترک کر کے ایشور کی یاد میں رہے۔

(۲) دنیا میں رہ کر نیک چال چلن رکھنے والا اور خراب
کاموں سے گریز کرنے والا۔

(۳) بلا علم کے ریاضت (عبادت) کرنے والا۔

(۴) بلا خواہش عاقبت کے دنیا کی ہر قسم کی تکلیفات

کو برداشت کرنے والا۔ [نوٹ۔ جب یہ روح جسم سے

تسلطی ہے اور جہاں پتہ دوسرا جسم دارن کرتی ہے اور ادم ہرے
اندھ کے جانے میں ایک سیکنڈ کا کرڈر واں حصہ نہ لگے یعنی

مذربہ بالا ۲۵ اقام کی وجہ سے اور خراب ایمان
کرنے سے اور بد چلنی سے موہنی کرم کی قید ہوتی ہے۔
اے گوتم۔ اب ہم آریو کرم (آیوش کرم)
یعنی دوزخ۔ حیوانات مطلق۔ حیوانات ناطق۔ دیوتا۔
(فرشتہ) اور بہشت میں جانے کا طریقہ بتاتے ہیں

سूत्रः— नेरइयतिरिक्खाउं,

मणुस्साउं तहेवय।

देवाउअं चउत्थतु,

आउकम्मं चउत्तिहं ॥ १२ ॥

(۱۲) اے گوتم۔ جسم میں روح کو جس وقت تک کے لئے
رکنا پڑے اسکو عمر کہتے ہیں۔

اب سخت کی چار قسمیں دوزخ میں جانے کی بتاتے ہیں
(۱) دنیا پر بہت ظلم کرنے والا (ظالم)

(۲) سخت لاپنجی (طمعی)

(۳) گوشت خور

(۴) انسان حیوان کو قتل کرنے والا۔ اور شکار کھیلنے والا۔

اب حیوانات مطلق میں جانے کی چار وجوہات ذیل میں
بتاتے ہیں۔

(۱) دغا بازی کرنا۔

گواہی کا شکاف فوراً ہی جھک جاتا ہے۔
(۳) وغا بازی اسکی اس قدر خفیف ہے کہ بالسن کے جھلکے
کے برابر ہے۔ یعنی جدھر پاہیں ادھر ٹیڑھا سیدھا کر سکتے
ہیں۔

(۴) طبع (دلیچ) اسکا اس قدر کم ہے کہ مثلاً ہلدی کا
رنگ دھوپ لگتے ہی اڑ جاتا ہے۔
یہ چار قسم والے لوگ مرکب بہت میں جاتے ہیں
اگر متذکرہ بالا کے ۱۶ اقسام قطعاً جس شخص میں نہ ہوں تو
اوس کے روح کی موش یعنی نجات ہو جاتی ہے۔
ادیر بیان کئے ہوئے کے علاوہ نیکو کھا (نوکشائے)
کی نو فستیں اور ظاہر کیجاتی ہیں۔

(۱) ہنسی مذاق کرنا۔ (۲) دنیوی عیش و آرام میں
خوش رہنا (۳) نیک کاموں میں ناراضی رکھنا۔
(۴) عاقبت اندیش بالکل نہ ہونا۔ بلکہ ایسا خیال رکھنا کہ
میرا دنیوی عیش و آرام کہیں قبضہ سے نہ چلا جائے۔
(۵) دنیوی فکر میں رہنا (۶) اچھی باتوں سے نفرت کرنا
(۷) عورت کو مرد کی خواہش ہونا (۸) مرد کو عورت کی
خواہش ہونا (۹) محنت (ہیچڑے) کو مرد عورت دونوں
کی خواہش ہونا۔

قطعی صاف نہیں ہوتا ہے۔
یہ چار قسم والے لوگ مرکب حیوانات مطلق میں جاہل تھے
اسکی بھی چار قسمیں ہیں یعنی۔
(۱) اس کا ایسا غفہ ہے کہ زیادہ قائم نہیں رہتا ہے۔
مثلاً ریت پر لکیر کجاوے تو وہ ہوا کے آنے سے جلد پڑ
ہو جاتی ہے۔

(۲) عذرا اسکا ایسا ہے کہ یہ بھی زیادہ قائم نہیں رہتا
ہے۔ یعنی بیت (بیت) کی لکڑی کے مطابق ہے۔ جو
تھکانے سے ٹھک جاتی ہے۔

(۳) دغا بازی اسکی زیادہ دیر تک نہیں رہ سکتی ہے۔
یعنی آرٹھی ٹیڑھی لکڑی کے موافق ہے۔

(۴) طمع (لاچ) بھی اسکا ایسا ہے کہ زیادہ قائم نہیں
رہتا ہے۔ مثلاً گاؤں کے گدے نالے کے پانی کا قطرہ
کپڑے پر پڑ جاوے اور اسکو دھو ڈالا جائے تو کم ہو جائے
یہ چار قسم والے لوگ مرکب پھر انسان میں آتے ہیں۔
سجمل (سجمل) اسکی بھی چار قسمیں ہیں۔

(۱) غفہ اس کا بہت خفیف ہوتا ہے۔ مثلاً پانی میں
لکیر کیجائے تو فوراً ہی برابر ہو جاتی ہے۔
(۲) عذرا اس کا بہت ہی خفیف ہوتا ہے۔ جیسے۔

اُس کے دل سے دور نہیں ہوتا۔ مثلاً کسم کی سُرخی بار بار
دہونے پر بھی نہیں جاسکتی ہے۔ اسی طرح اس کے دل
سے وہ لایح کبھی دور نہیں ہوتا۔ یہ چاروں قسم واسے
آدمی مرکبِ براہِ راست و وزخ میں ہی پہنچتے ہیں۔
اسی طرح - प्रप्रत्यारच्यानी (اپر تیا کھیانی) یہ مذکورہ
بالا کی کیفیت یعنی अनंतानुबंधी (اشناؤ بندھی) سے
کچھ کم درجہ کا ہے۔ یعنی -

(۱) کسی کے ساتھ لڑائی ہو جائے تو وہ تقریباً ایک سال
کے اندر فرو ہو جاتی ہے۔ جیسے تالاب کے پانی خشک
ہونے پر مٹی میں درے ہو جاتے ہیں۔ لیکن پانی پھر
اُسے پر وہ درے جاتے رہتے ہیں۔

(۲) غرور اس کا ایسا ہے کہ یہ بھی کچھ عرصہ میں ملایم
ہو جاتا ہے۔ مثلاً ہاتھی دانت کچھ جھکانے سے خفیف
جھک جاتا ہے۔

(۳) دغا بازی اسکی ایسی ہے کہ کچھ عرصہ میں کم ہو جاتی
ہے۔ یعنی بندھے کے سینک کے برابر ہے۔

(۴) لایح بھی اس کا ایسا ہے کہ کچھ دنوں کے بعد کم
ہو جاتا ہے۔ جیسے گاڑی کے پیچے نکا جو اونگھن سیاہ
ہے اور کا داغ کسی ترکیب سے کم ہو جاتا ہے۔ لیکن

مूल :- سولس विह भेरां ,
कम्मं तु कसायजं ।

सत्तविं हनवविह वा ,

कम्मं च नो कसायजं ॥ ११ ॥

(۱) اسے گوتم - غصہ وغیرہ سے پیدا ہونے والے اعمال

۱۴ اسٹم کے ہیں - جس کو تخت میں بتلایا جاتا ہے -

(اول) अनंतानुबंधो (انتانوبندہ) یعنی ہمیشہ سے

روح کے ساتھ رہنے والا ہے - جسکی چار متیں ہیں -

(الف) क्रोध (غصہ) یہ ایسا غصہ ہے کہ جس کے دل

سے تا بہ زندگی اسکی دشمنی کا خاتمہ نہیں ہوتا - مثلاً پتھر کے

شکست ہو جانے سے پھر وہ کسی طرح جوڑنے میں نہیں آتا -

(ب) मान (عز و ر) یہ اس قدر سخت ہے کہ کبھی بھی

اُس کے دل میں ملائیت نہیں آتی - مثلاً پتھر کا کہمبا اگر

تھکایا جائے تو وہ کسی طرح میں تھک سکتا -

(ج) माया (دغا بازی) یہ اس قدر سخت ہے

کہ کبھی اس کے دل کو صاف نہیں ہونے دیتی - مثلاً بالن

کی گانٹھ میں گانٹھ ہوتی ہے - ایسے ہی وہ شخص ہر کام

میں اپنے دغا بازی سے باز نہیں آتا ہے -

(د) लोभ (لاش) یہ اس قدر سخت ہے کہ کبھی

کبھی کہیں پیدا ہوا اور کبھی کہیں پیدا ہوا۔

(۳) सममिच्छादय मोहनीय (سم معیا تو موہنی) :-
وہ ایمان ہے کہ جس کو ہمیشہ شک بار جاتا ہے۔ جیوتی
باتوں سے ایمان ہٹ گیا ہے۔ لیکن ایٹور ستیا رمنہا
مرشد اور جس کے ذریعہ نجات ہو ان کاموں کے اوپر
اوسکا ایمان ثابت قدم نہیں ہوا۔

اب ہم چار تر موہنی کی تشریح کرتے ہیں۔ دوسنو

मूलः— चिरत्त मोहरण कम्मं,
दुविहंतं विग्राहियं ।
कसाय मोहरीणञ्जं तु ।

नो कसायं तहेवय ॥ १० ॥

(۱) اے گوتم۔ یہ وہ دشمن ہے کہ دنیا کے تمام عیش و
آرام کو خراب تو سمجھ لیا۔ لیکن اوکو ترک کر لے میں روک کرنا
ہے۔ وہ دشمن پر منقسم ہیں۔

(۱) कसायमोहनीय (کسائے موہنی) وہ دشمن ہے کہ غفہ
وغیرہ ۱۰ :-

(۲) नो कसायमोहनीय (لو کسائے موہنی) یہ وہ دشمن
ہے کہ مذاق کرنا۔ اور خراب باتوں میں خوش ہونا وغیرہ
وغیرہ :-

طرف بالکل خیال نہیں رہتا۔ یہ اعمال دوستم کے کہے گئے
ہیں۔ - موہنیی - (درشن موہنی) یعنی ایمان -
اسکی تین قسمیں ہیں۔

چاریتر موہنیی (چارتر موہنی) یعنی چال چلن میں اسکی بھی
دوستیں ہیں۔

सूत्र :- सम्मतं चेव मिच्छतं ,

सम्मा मिच्छत्तमेवय ।

सुचाओ तिरिण पयडोओ ,

मोहरोज्जस्स दंसरो ॥ ८ ॥

(۹) اے گوتم۔ درشن موہنی۔ یعنی ایمان کی تین قسمیں

یہ ہیں (۱) سم्यکत्व موہنیی (۱) سمکھو موہنی) اس ایمان
کا نام ہے۔ جو ایشور کے ادیر یقین کرتا ہے۔ لیکن دنیوی مالا پھرتا
ہے اور ریاضت عبادت کرتا ہے خواہشات کیلئے ایسی خواہشات جہاں تک بنی رہتی
ہیں اصلی ایمان پر نہیں آتا ہے کہ جس ایمان کے ذریعہ سے
نجات ہو جاوے۔

मिथ्यात्व मोहनीय (مستحیا تو موہنی) یعنی وہ ایمان ہے

کہ ایشور پر ایمان نہ لاتا ہوا۔ بلکہ جو ایشور نہیں ہے اس
کو ایشور سمجھتا ہے۔ اس قسم کا ایمان کبھی نجات (مکش)
نہیں ہونے دیتا ہے۔ اس لئے وہ مخلوق میں چکر لگاتا رہتا ہے

دوسروں سے تکلیف نہیں پہنچانے سے یا اورنگی جان نہ لینے کو
 (سا نا دیدنی) کرم کا بندہ و عقیدہ ہوتا
 ہے۔ یعنی آرام دینے والے اعمال ہیں۔ متذکرہ بالا کو
 پھر بتایا جاتا ہے کہ چٹا۔ چٹنی۔ کھیرے۔ عقیقہ۔ کھیتی وغیرہ
 وغیرہ۔

چرندے۔ پرندے۔ درندے۔ سانپ۔ بھینس۔ اجگر۔ پانی۔
 کے پھل کیجیو وغیرہ و اشرف المخلوقات۔ زمین۔ پانی
 آگ۔ ہوا۔ ان سبوں میں روح ہے۔ ان کو کسی ذریعہ
 سے ہلاک کرنے یا تکلیف دینے سے اپنے کو تکلیف ملتی ہے
 یعنی اس نا دیدنی کرم کا بندہ ہوتا ہے۔

मूलः— मोहरो ज्ञं पि दुविहं ,
 दंमरो चररो तहा ।

दसरो ति विहं वुत्तं ,

चररो दुविहं भवे ॥ ८ ॥

(۸) اے گوتم۔ سوہنوی کرم (موہنی کرم) یعنی میں
 عمل کا یہ مطلب ہے کہ آدمی روحانی اوصاف سے بچنے
 رہتا ہے۔ جس طرح شراب استعمال کرنے والے کو
 کچھ بھی ہوش نہیں رہتا ہے۔ اسی طرح موہنی اعمال
 کے ظہور ہونے پر روح کو حق الیقین اور نیک چلنی کی

جسمانی اور روحانی آرام ~~सातावेदनीय~~ (ساما ویدنی) اچھے اعمال کے نتیجے ہیں۔ اسطرح۔ بھنسی۔ پھوڑہ۔ بخار۔ آنکھوں میں کرکراہٹ وغیرہ وغیرہ جسمانی و روحانی۔ یعنی اندرونی جو یہ سب تکلیفات ہوتی ہیں۔ ان کو ~~असातावेदनीय~~ (اساما ویدنی) بد اعمالی کا نتیجہ جاننا چاہیے۔

اے گوتم۔ یہ روح آرام اور تکلیف کون کون سے اعمالوں سے پیدا کر لیتی ہے۔ چنانچہ ان کی تشریح بتلاتا ہوں۔ لو سنو۔

(۱) प्राण (پران) یعنی چٹا۔ چینی۔ کیرے بکھی چھڑ وغیرہ وغیرہ

(۲) भूत (بھوت) اہلی۔ ام۔ امرود اور اسام کے درختان سبزی وغیرہ وغیرہ۔

(۳) जीव (جیو) یعنی۔ چوندے۔ پرندے۔ درندے سانپ۔ اجگر۔ پانی کی مچھلی۔ کچھوا وغیرہ وائٹن الخلدات

(۴) सत्त्व (ستوون) یعنی۔ زمین۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ ان چاروں میں روح ہے۔ یعنی حیوانات میں۔

حیوان مطلق۔ اور حیوان ناطق ہوتے ہیں۔

ان سب کو تکلیف۔ درج۔ رولانا۔ یریشان یا لات گھوسم

- جو چیزیں پہلے نظر نہیں آتی تھیں اور اب وہ نظر آئے گی ہیں۔ اوس نے احسان کو فراموش کر دینا۔
- (۲) عیب کی زد کے اندر والی چیزوں کو خود دیکھنے والا ہو یعنی اور دوسروں کی گزشتہ زندگی کے عادات کا دیکھنے والا جسکو (روشن مغیر) کہتے ہیں۔ اس کی بے ادبی کرنا۔ یعنی اس نے کچھ نہیں دیکھا ایسا کہنا۔
- (۳) جسکی آتش بچشم یعنی دیکھتی ہوئی (آنکھیں) اچھے ہوئے ہیں یا آنکھوں کے علاوہ دوسرے ذریعہ سے معلوم ہونے میں تکلیف پہنچا دے۔
- (۴) کوئی ایسی تجویز کرے کہ جس کے ذریعہ سے دیکھنے والا (اندھا) ہو جائے۔
- (۵) جو تمام عیب کی باتوں کا دیکھنے والا (عالم عیب) یعنی ہر شے اور ہر ذرہ جس سے روشن ہو رہا ہے اسکو (جھوٹا) بتلانا۔

سूत्र :- वेद्यशीलं विदुर्विहं ,

सायमसायं च आहियं ।

सायस्तु बहू भेदाः ,

एमेव असायस्तु वि ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم - تندرست رہنا اور بے فکر ہونا۔ یہ

(۴) چلتے پھرتے اونگھائی لینا۔

(۵) چھ ماہ میں ایک وقت نیند آنا اور اس نیند یعنی سوتے میں اپنی طاقت کے باہر کا کام کر بیٹھنا۔

(۶) آنکھوں سے بالکل نظر نہ آنا۔ یا کم نظر آنا یا کانٹا ہونا۔

(۷) سننے۔ سونگھنے۔ ذائقے۔ اور چھونے کی طاقتوں میں کمی ہونا۔

(۸) غیب کی حد کے اندر والی چیزوں کو دیکھنے میں رکاوٹ ہونا۔

(۹) تمام دنیا کو ہاتھوں کی لکیروں کے برابر دیکھنے میں رکاوٹ کا آنا۔

یہ سب درشناورنی اعمال کے نتیجہ ہیں۔

اے گوتم جب روح درشناورنی اعمال پیدا کر لیتی ہے

تب وہ مذکورہ بالا اعمال کے سزا پالے کی مستحق ہوتی ہے

اب ہم یہ بتلا دیں گے کہ روح کن کن وجوہات سے۔

درشناورنی کریم پیدا کر لیتی ہے۔ بوسو۔

(۱) جس کو بخوبی نظر آ رہا ہے۔ اور کو بھی اندھایا کانٹا

بتلا کر مذاق اڑانا۔

(۲) جس کے ذریعہ سے آنکھوں کو فائدہ پہنچا ہو یعنی

(۵) جو کچھ سیکھ کر رہا ہو اوس کے کام میں ہر طرح سے رکاوٹ کرنے کی کوشش کرنا۔

(۶) عالم کے ساتھ ناپسندیدہ الفاظ سے پیش آنا اور بڑائی کرنا۔

متذکرہ بات وغیرہ وغیرہ اسباب سے گناہ دینی اعمال میں مقید ہوتا ہے۔

مूल :- निदा तहेव पयला ,
निदा निदाय पयल पयलाय ।
ततो अ धारा गिद्धीउ ,
पंचमा होइ नायका ॥ ५ ॥
चक्रुम चक्रवू ओहिस्स ,
दंसरो केवले अ आवररो ।
स्वेतु नवविगण्य ,

नायवं दंससा वरसां ॥ ६ ॥
(۶ ۲۵) اسے گونم - اب درشنا دینی اعمال کی قیام بنائے ہیں - لوسنو -

- (۱) خود ہی آرام سے سونا اور آرام سے اٹھنا۔
- (۲) خود آرام سے سونا اور جائے میں شکل تمام اٹھنا۔
- (۳) بیٹھے بیٹھے اٹھائی لینا۔

(۴) नन पर्यव आना वरणीय (منہ پر پو گیا نادرنی) اوسے کہتے ہیں کہ دوسروں کے دل کی بات جاننے میں حرکت پیدا کرے۔

(۵) केवल ज्ञाना वरणीय (کیول گیا نادرنی) اوسے کہتے ہیں کہ کلہم اشیا کے واقفیت میں کمزوری پیدا کرے۔

یہ سب گیا نادرنی اعمال کے نتیجہ ہیں۔

اے گوتم۔ اب ہم گیا نادرنی اعمال میں مفید ہونے کے اسباب چھ وجوہات سے بتاتے ہیں۔ سو سنو۔
(۱) عالم کے ذریعہ سے ظاہر کئے ہوئے لب لباب ذکر حقیقی کو غلط ثابت کرنا۔ یا انہیں غلط ثابت کر نیکی کو شش کرنا۔
(۲) جس عالم کے ذریعہ سے علم حاصل ہوا ہے اس کا نام پوشیدہ کرنا۔ اور میں ہی خود عالم ہوں ایسی باتوں کو دنیا میں ظاہر کرنا۔

(۳) علم اور عالم کی حقارت کرنا اور بے ادبی سے پیش آنا۔

(۴) عالم سے دشمنی رکھتا ہوا اور اسکو ناخاندہ جاننا۔ اور یہ کہنا کہ صرف بنادنی عالم ہے وغیرہ وغیرہ ایسا کہنا۔

خاندان وغیرہ وغیرہ پیدا ہونے میں حدود و پوسے اسکو
 دے کر (گورنر کرم) کہتے ہیں۔ جو مقصد کو پورا نہ ہونے
 دے اسکو (گورنر کرم) کہتے ہیں۔
 اسی طرح یہ آٹھوں ہی افسال اس (روح) کو
 کو چوراسی کے چکر میں ڈال رہے ہیں۔

مूल :- نارادھار پंचविहं,
 सुयं आभिरिषोहिय ।

ओहि नारांच तद्वयं

मरा नारांच केवल ॥ ४ ॥

(۴) اسے گورنر۔ اب گیا نا دورنی کرم کو ذیل کے پانچ
 حصوں میں دکھاتے ہیں۔ سو سنو۔

(۱) श्रुत ज्ञान वरणीय कर्म
 اسے کہتے ہیں۔ جس کے ذریعے سماعت کی طاقت
 وغیرہ میں کمی ہو۔

(۲) मति ज्ञाना वरणीय
 کہتے ہیں جس میں ہنم یعنی سمجھنے کی طاقت نہ ہو۔

(۳) अवधि ज्ञान वरणीय
 کہتے ہیں جس کے ذریعے حدود میں رہے ہوئے
 ذرے تک کی باتیں جاننے میں نہ آویں۔

वेयसिञ्जं तहा मोहं

आउ कम्मं तहेवय ॥ २ ॥

नाम कम्मंच गोयंचः

अंतरायं तहेव य ।

एवमेयाइ कम्माइं

अट्टेवउ समासओ ॥ ३ ॥

(۲ و ۳) اے گوتم۔ جس کے ذریعہ سے عقل اور علم کی کمی ہو۔ یعنی علم کی ترستی میں رکاوٹ کی شکل ہو اسے ¹ज्ञानावरणीय (گھانا دورنی) یعنی علیت کو کم کرنے والا کرم کہتے ہیں۔ جو اشیائے کو پختہ کرنے میں رکاوٹ ڈالے اسے ²दर्शनावरणीय (درشنا دورنی) کرم کہا گیا ہے۔ روحانیت اور ہمیشہ کی راحت میں جو رکاوٹ کرے اسکو ³वेदनीय (ویدنی) کرم کہتے ہیں۔ یقین اور نیک چلن کو جو خراب کرے اسے ⁴मोहनीय (موہنی) کرم کہتے ہیں۔ اور خود کو بے خبر رکھے جنم برن یعنی شلہ تلخ میں جو ادا دیتا ہو وہ ⁵आयुष्कर्म (ایوشس) کرم مانا گیا ہے یعنی جو عمر کا کام دے۔ اور جو کئی قسم کے اجسام کو بد صورت یا خوب صورت وغیرہ وغیرہ پیدا کرنے میں مدد دیوے اسکو ⁶नामकर्म (نام کرم) کہتے ہیں۔ جو روح اعلیٰ یا ادنیٰ

باب دوم

دربارہ تشریح اعمال

————— ❦ —————

”شرعی بھگوان فرماتے ہیں“

مूल :- अद्व कम्माइं वोच्छामि ,
आणु पुच्छिं जहकमं ।
जेहि वद्धो अयं जीवो ,

संसारे परिचत्तइ ॥ १ ॥

۱۱۔ اے گوتم۔ جن اعمال کو کرنے سے یہ روح دنیا کے
مثلہ تنازع میں پڑتی ہے۔ ان کے وجہ سے دنیا کا اخیر نہیں
ہوتا ہے وہ اعمال آئندہ قسم کے ہوتے ہیں۔ میں
آئیں سلسلہ وار اور مفصل کتا ہوں۔

مूल :- नारास्सा वरणिज्जं ,
दंसणा वरणा तहा ।

لازم ملزم میں تاثیر اور شہ ان دونوں کے ساتھ
شناخت اور شکل وابستہ ہے جس سے (پریائی)
کہتے ہیں۔

مूल :- सगत्तं च पुहत्तं च,
संरवा संहारा मेव य ।
संजोगाय विभागाय,

पञ्चवारां तुलक्वरां ॥ १८ ॥

(۱۹) اسے گوتم۔ پریائے او سے کہتے ہیں۔ کہ یہ فلاں
شہری۔ یہ اس سے علیحدہ ہے یہ اس قدر تعداد والی ہے
(صورت) اس کا لمبا۔ چوڑا۔ موٹا۔ پتلا۔ چھوٹا۔ بڑا۔ اقام
کا ہے۔ یہ اتنے ذخیرہ کی صورت میں ہے۔ وغیرہ وغیرہ یا
جو علم کرا دے۔ وہی پریائے شکل ہے۔ یہ گھڑا اس
گھڑے سے علیحدگی کی صورت میں ہے۔ یہ گھڑا شمار
کیا ہوا ہے۔ پہلے نمبر کا ہے۔ یا دوسرے نمبر کا ہے یہ گول
شکل کا ہے۔ یہ مربع (چوکھوٹا) شکل کا ہے۔ یہ دو گھڑے
کا ذخیرہ ہے۔ یہ گھڑا اس گھڑے سے علیحدہ ہے وغیرہ
وغیرہ۔ اب علم جس کے ذریعہ سے ہو۔ وہی پریائے ہی نقطہ

پہلا باب ختم ہوا

وہی جیواستیکا ہے (جو اسٹیکا ہے) جس میں ذرا
بھی علم نہ ہو۔ جڑ (جڑ) شہ ہے۔ آرام تکلیف۔ فلم یقین
کا تجربہ کرتی ہے۔ اسی سے اسے روح کہا گیا ہے۔ اور
ان ہی باتوں سے روح کی شناخت ہوتی ہے۔

سؤل :- सदं धयार उज्जोग्रो,
पहा न्हाया ऽऽ तवे इवा ।

वरारा रस गंध कासा

॥ १७ ॥ पुग्गलाराणां तु लक्खवणां ॥
(۱۷) اسے گوتم۔ پدنگوں کی شناخت یہی ہے کہ آواز
تاریکی (اندھیرا) جواہرات کی چمک۔ ماہتاب کی روشنی
ٹھنڈک۔ سایہ۔ دھوپ۔ یا پتوں رنگ۔ خوشبو۔ بدبو۔
پاؤں ذائقہ اور آٹھوں (چھوٹے والی اشیاء)
وغیرہ کو ہی بدگل مانا گیا ہے۔

سؤل :- गुणाणा मासओ दव्वं
सग दव्वस्सिया गुणा ।

लक्खवणां पज्ज वाराणा तु

उभग्गो आस्सिया भवे ॥ १८ ॥
(۱۸) اسے گوتم۔ تاثیر شہ کے ساتھ ہے
اور شہ کے ساتھ تاثیر ہے۔ یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوتے

اور وقت - پند گل - (شکل دالی چیزیں) روح
یہ تینوں ہی بے شمار چیزیں تسلیم کی گئی ہیں۔

مूल :- गङ्गलक्ष्मणो उ धम्मो
अहम्मो ढारा लक्ष्मणो ।

भायरां सव्व दव्वारां

नहं ओगाह लक्ष्मणं ॥ १५ ॥

(۱۵) اے گوتم - جو جاندار اور غیر جاندار
اشیاؤں کو حرکت کرنے میں مددگار ہو اسے دھرم
استکائے کہتے ہیں - اور جو ٹرنے میں مددگار ہو
اُسے ادھرم استکائے کہتے ہیں = اور باقی پانچوں
اشیائے کو جو گنجائش دے اسے اکاش استکائے
کہتے ہیں۔

مूल :- वत्तराण लक्ष्मणो कालो,
जीवो उव ओग लक्ष्मणो ।

नारोरां दसरारांच,

सुहेराय दुहेराय ॥ १६ ॥

(۱۶) اے گوتم - جسم کے ذریعہ روح اور جملہ
(دیدگلوں) کے شکل بدلنے میں جو مددگار ہوتا ہے اسے وقت
کہتے ہیں۔ علیت وغیرہ کا جس میں تھوڑا یا زیادہ حصہ موجود ہے

मस लोगुति परराप्तो

मिरोहिं चरदंमिहिं ॥ १३ ॥

(۱۳) اے گوتم - धर्मोन्मिकाय (دہرم ہستکائے) یعنی نیکو روحانی اشیائے کو حرکت کرنے میں مددگار ہوئے والی شہ ہے۔

(۲) अधर्मोन्मिकाय (۲) اہرم ہستکائے یعنی روحانی وغیرہ روحانی اشیاء کی حرکت روکے کا کام کرنے والی شہ ہے۔

(۳) आसमान (۳) آسمان (۴) चित्त (۴) چیت اور (۵) चित (۵) غیر روحانی اور (۶) चित (۶) چیت ان چھ اشیائے کو عالموں نے مخلوق کہہ کر بکا رہا ہے۔

मूलः— धम्मो अहम्मो आगासं

द्वं इकिक्क माहियं ।

असां तासी य द्वासी य ।

कालो पुगलजंतवो ॥ १४ ॥

(۱۴) اے گوتم - دہرم ہستکائے - اہرم ہستکائے اور آکاش ہستکائے۔ یہ تینوں غیر جنس کی ایک ایک چیز ہے جس طرح آسمان کے جیسے نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ ایک غیر منقسم شہ ہے ایک ایک ہی غیر جنس کی چیزیں ہیں اس طرح دہرم ہستکائے یا اہرم ہستکا تو بھی ہیں

(۱۳) اے گوتم۔ اب سخت میں خاص لو باتوں کو بتاتا ہوں۔
(۱) جیو وہ ہے جس میں۔ جاننا۔ سمجھنا۔ تکلیف اور آرام
کا علم ہونا پایا جادے۔

(۲) اجیو بے روح ہو۔ جیسے کپڑے۔ کواڑ۔ کاغذ
وغیرہ وغیرہ۔ جس کو تکلیف و آرام
کا علم نہ ہو۔

(۳) بندھ و بڈھ (یکجا) یعنی روح اور عذاب مشترک ہوں۔
(۴) پون (ثواب) یعنی اچھے افعال کے ذریعہ سے آرام
کا ملنا۔

(۵) پاپ (عذاب) بد افعال۔

(۶) آسرو (ذریعہ) جس کے ذریعہ سے گناہ یکجا ہوں۔
یعنی مارنا۔ جھوٹ بولنا۔ چوری کرنا۔ وغیرہ وغیرہ۔
(۷) سبھر (سور) جن افعال کے ذریعہ سے گناہوں کا اٹنا
رک جائے۔

(۸) نیجرا (نہجرا) جن افعال کے ذریعہ سے سابقہ گناہ
جدا ہو دیں۔

(۹) موکس یعنی گناہ اور ثواب دونوں سے چھوٹ
جانا۔

مूल :- धम्मो अहम्मो आगासं,
कालो योगलजंतवो ।

मूल :- स्त्रीर मातु नाव ति ।

जीवो सुखदुःखानि विग्रो ।

संसारो भ्रमररूपो ब्रूतो ।

जं तरंति मन्त्रेसिणो ॥ १० ॥

(۱۱) اسے گوتم۔ دریا سے ذخائر کی مثال اس دنیا سے پرے پار ہونے کے لئے پر جسم ماند کشتی کے ہے جس میں یہ روح بیٹھ کر مثل ملاح کے اس دنیاوی دریا سے پار ہوتی ہے۔

मूल :- नारां च दंसरां चैव ,

चरितं च तन्नो नहा ।

वीरियं उवश्रोगोय ,

एयं जीवस्स लुस्सवरी ॥ ११ ॥

(۱۱) اے گوتم - علم (عین یقین) یعنی جیسے کامیاد کھینا
 ریاضت - کام - اور ہوشیاری کام میں لانا یہ سب جائز اور ہیں
 روح کے ہونے کی علامتیں ہیں -

मूल :- जीवा ऽ जीवाय बंधोय ,

पुराणां यायासवो तद्वा ।

सवरो निज्जरा मोक्खो.

संतेष ताहिया नेव ॥ १२ ॥

ہو کر اپنی روح کو قابو میں کر لے۔

مூلا :- अप्यारा मेव जुज्झाहि,
किं ते जुज्झेसा वज्झस्यो।
अप्यारा मेव सप्यारां,

जइत्ता सुह मेहस ॥ ८ ॥

(۸) اے گوتم - اپنی روح کے ساتھ لڑاؤ کر غصہ - تکبر - وغیرہ پر فتح حاصل کر۔ دوسروں کے ساتھ لڑائی کرنے سے سوائے عذاب کے کسی قسم کا فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے اپنی روح کو جیت لینے پر ادے آرام ملتا ہے۔

मूल :- पंचिं दियारिा कोहं,
मारिां मायं तहेव लोभंच।
दुज्जयं चेव अप्यारां,

सव्वमप्ये जिए जियं ॥ ९ ॥

(۹) اے گوتم - جو بھی حواسِ خمسہ کے بد افعال یعنی غصہ - عذر - دغا - (دوہوکا) طمع یا دل - یہ سب کے سب ہمہ شکل قابو میں آتے ہیں تو بھی اپنی روح پر فتح حاصل کر لینے سے اُن پر خود بخود ہی تسخیر یا بی ہو سکتی ہے۔

مूल :- वरं मे श्रया दंतो ,
संजमेरा तवेराय ।
माहं परेहिं दम्मंतो ,

बंधरोहिं बहेहिंय ॥ ६ ॥
(۶) اسے گوتم - ہر ایک روح کو خیال کرنا چاہیے کہ اپنی
ہی روح کے ذریعہ سے نفس کنسی دریا صفت کر کے اُسکو قابو
میں کرنا مقدم ہے۔ یعنی خود مختار روح کو قابو میں کرنا اچھا
ہے۔ نہیں تو پھر خواہشات نفسانی میں پڑنے کے بعد کہیں
ایسا نہ کہ اُس کے نتیجہ پیدا ہونے پر اسی روح کو دوسروں
کے ذریعہ سے گرفتار ہو کر لگڑی - چابک - بھالایا بیہ چھی -
وغیرہ وغیرہ کے زخم برداشت کرنے پڑیں۔

مूल :- जो सहस्रं सहस्रारां
संगामे दुज्जए जिरों ।
सगं जिरोंज्ज श्रयाणां ,

सस से परमो जओ ॥ ७ ॥
(۷) اسے گوتم - جو شخص لڑائی میں دس لاکھ اچھے بہادروں
کو ہیت ہے۔ اُس سے بھی کہیں زیادہ وہ فتح کا گھر ہے جو اپنی
روح میں قائم دینوی کام - غصہ - غرور - ایح - ناجائز محبت
اور دغا وغیرہ بد افعال کے ساتھ لڑ لڑ کر ان سب ہی پر فتح

کرتی ہے۔ ویسے بُرے کام ایک دشمن بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ دشمن تو ایک ہی وقت اپنے ہتھیاروں سے دوسروں کی جان لے لیتا ہے۔ لیکن یہ روح تو ایسا بُرا کام کر بیٹھتی ہے کہ جسکی وجہ سے اسکو تناسخ (ادواگوں) میں پڑ کر موت (قضا) کا ہر بار مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ پھر بے رحم اس بدکار روح کو تو کے وقت کفِ دست ملنے پر خود کئے ہوئے کاموں کا خیال ہوتا ہے کہ ہائے افوس اس روح نے کیسے کیسے خراب کام کر ڈالے ہیں۔

سُٹل :- अप्या चैव दमेयव्यो
अप्या हु खलु दुह्मो ।

अप्या दंतो सुही होइ

अस्सिं लोसे परत्थय ॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم۔ غصہ وغیرہ کے قابو میں ہو کر روح آٹے راستہ پر چلتی ہے۔ اسے دبا کر کے اپنے قابو میں لانا مناسب ہے۔ کیونکہ اپنی روح کو دبا کر یعنی خواہشات نفسانی سے اسے علیحدہ کرنا بہت ہی دشوار ہے اور جب تک روح پر قابو نہ کیا جائے تب تک اسے آرام نہیں ملتا۔ اس لئے ہی گوتم روح پر قابو کر۔ جس سے اس دنیا اور عاقبت میں راحت ملتی ہو۔

کرنے والی کھائے کے برابر ہے۔ یعنی ہر ایک خواہش کے
حاصل کرانے میں یہ روح خواہشوں کو کامیاب
کام دینے کے برابر ہے اور یہی روح فرحت و انزاع
برابر ہے۔ یعنی جنت اور نجات کے آسائشوں کو مکمل آرام
کرنے میں اپنے آپ ہی خود مختار ہے۔

مूल :- अप्या कत्ता विकत्ताय

दुहाराय सुहाराय ।

अप्या मित्तममित्तंच

दुष्पद्विय सुपद्विप्रो ॥ ३ ॥

(۳) اے گوتم۔ یہی روح تکلیفات۔ راحت و آرام کو پیدا کرنے والی
ہے اور امن و مٹانے والی بھی یہی روح ہے۔ یہی اچھے کام کرنے والی
برابر اور خواب کام کرنے والی دشمن کے برابر ہو جاتی ہے۔ نیک
چلی کا طریقہ برتنے والی اور بد اعمال میں محو ہونے والی
بھی یہی روح ہے۔

مूल :- नतं अशी कंठ छेत्ता करेड् ।

जंसे करे अप्याशीया दुर्पया ॥

से नाहिई मच्चु सुहं तु पत्ते ।

पच्छाणातवेणावयाविहसो ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم۔ یہ بدکار روح جیسے جیسے بڑے کاموں کو

قائم رہنے والی ہے۔ جو جسم وغیرہ سے اسکا تعلق ہوتا ہے وہ روح میں ہمیشہ سے رہے ہوئے بہنے والی غلط خواہش سے غیر محدود وغیرہ خراب خیالات کا ہی سبب ہے جیسے آسمان بلا شکل ہے۔ لیکن گھڑے وغیرہ کے سبب سے آسمان گھڑے کے اندرونی آسمان کی شکل میں دیکھ پڑتا ہے ایسے ہی روح کو بھی بلا تعین پیدائش وقت کے بہنے والی غلط خواہش سبب جسم کے قید کی صورت میں سمجھا جاتا ہے اور یہی قید دنیا میں تنازع ہونے کے اسباب ہیں۔

مूल :- अप्या नई वेचरसी ,

अप्या मे कूड सामली ।

अप्या काम दुहा थेरा ,

अप्या मे नंदरां बरा ॥ २ ॥

(۲) اسے گوتم۔ یہی روح و تیرنی ندی یعنی دوزخ ندی کے موافق ہے۔ یعنی اس روح کو اپنے نکلے ہوئے خراب کاموں سے دوزخ کی ندی میں غوطہ کھائے کا موقع ملتا ہے و تیرنی ندی کا سبب یہی روح ہے۔ اسی طرح یہ روح میں رہے ہوئے یعنی وہ درخت جس کے پتے مثل تلوار کے ذریعہ ہونے والی تکیوں کا سبب ہوتا ہے۔ اور یہی روح اپنے اچھے کاموں کے ذریعہ خواہشوں کو پورا

نوسہ ہانگ نرگرتھ پر وچرا باب اول

دربارہ اظہار چھ ایشائے درویش کے
”شری بھگوان نرگرتھ ہیں“

سूल :- نو इंदियगोज्ज्वलभुवः
अमुक्तभावा वि अहोइ निचवो ॥
अवक्तव्य हेउ निययस्स वंधो ।

संसार हे उं च वयंति बंधं ॥ १ ॥

(۱) اے گوتم - مطلب یہ ہے کہ روح بلا تقویر یعنی آواز
رنگ - بو - ذائقہ - اور چھونا ان سے علیحدہ ہے اس لئے اس
جس کے ذریعہ یہ گرفت میں نہیں آسکتی ہے اور بلا شکل
و شباحت ہونے سے وہ ہمیشہ بلا فنا ہے - ہمیشہ کے لئے

حالات گوتم سوامی

اس نرگنتھ پر دھن میں ہر جگہ بھگوان مہابیر نے گوتم کو اپدیش کیا ہے۔ اس نام سے ناظرین شک و شبہ میں پڑیں گے۔ کہ یہ گوتم کون سے تھے۔ اس لئے انکا مختصر ذکر یہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ یہ گوتم موضع گوہر دھن بہار میں دوسو ہوتی برہمن گوتم خاندان کے فرزند تھے۔ انکی والدہ کا نام برہموتی تھا۔ اور انکا نام دراصل اندر بھوتی تھا یہ چار ہی ویدہ اتھاس یگنٹھ ترک نیامی انکار دیا کرن وغیرہ علوم کے جانکار بخوبی تھے۔ اور اس زمانے کے یہ اعلیٰ عالم تھے۔ جو قہ بھگوان مہابیر پادوان پوری کے باغیچہ میں تشریف فرما ہوئے۔ اسوقت یہ اندر بھوتی بحث مباحثہ کرنے کے لئے بھگوان مہابیر کے پاس آئے۔ بھگوان مہابیر نے انکے تمام سوالات کو حل کر دیا۔ تب انکا دل خوش ہو گیا۔ اور بھگوان مہابیر کے اپدیش سنکر گیان بیراگ پاکر شاگرد رشید بن گئے۔ انکا گوتم خاندان ہونے سے بھگوان مہابیر نے انہیں کو گوتم گوتم نام کر کے اپدیش کئے ہیں۔



باب	حال	صفحہ
۱۳	دربارہ بیان غفہ وغیرہ کے	۱۶۵
۱۴	دربارہ اظہار ترک دنیا	۱۸۰
۱۵	دربارہ قابو پانے دل پر	۱۳۱
۱۶	دربارہ اظہار فرائض ضروری	۲۰۲
۱۷	دربارہ اظہار حال بہشت و دوزخ	۲۱۷
۱۸	دربارہ اظہار نجات	۹۳۶
	— ❦ —	

تفصیل ابواب

باب	حال	صفحہ
۱	در بارہ اظہار چھ اشیا	۱
۲	در بارہ تشریح اعمال	۱۳
۳	در بارہ بیان دھرم سروپ	۴۳
۴	در بارہ پاک ہونے رُوح	۵۳
۵	در بارہ ذکر علم صادق	۷۵
۶	در بارہ یقین صادق	۸۴
۷	در بارہ ادائے فرایض انسانی	۹۳
۸	در بارہ اظہار حال نفس کشی	۱۰۹
۹	در بارہ فرائض دیم سادہو	۱۱۹
۱۰	در بارہ ترک غفلت	۱۲۹
۱۱	در بارہ طرز گفتگو یا وجاہت کلام	۱۴۳
۱۲	در بارہ اوصاف خیالات	۱۵۵

اس میں منشی اودان شنکر بھوپالہ دوسرے ساکن کو راولے ضلع میں پوری
لے اور منشی کنفیالال جی کھنڈیل وال ساکن سری مادیہ پور ریاست جیپور
اور ترجمہ کرنے میں نہایت محنت اور جانفشانی یعنی دلچسپی سے انجام دیا
بنگالی مل ولد کنہیا لال جی جین بوبامندھی اگرہ - اور بابو سوہن لال
جی جین بوبامندھی اگرہ والے نے طبع کرائے میں بہت کوشش
کی ہے۔ اس لئے ان کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

المقدم ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۶ء

مطابق کنوار شدی پونم سنہ ۱۹۹۳

آپ کا خیر اندیش

ماسٹر مصری مل

سویجاگ مل مہتا

پریسڈنٹ
سری جو نو دے پتک پر کاشک سمیتی

رتلام (ملاوہ)

پیراتہ سمریہ پوجہ شری ملکی جی ہمارا ج کے پاٹا نو پاٹ شاستر
 شارد بال برہم چاریہ پوجہ دوسری منالال جی ہمارا ج کے پاٹا
 ادھکاری شاستر گیدہ دہرہ دان پوجہ سری خوب چند جی ہمارا ج
 کی سمیروائے کے کوئی دوسرے سو بھاوی بندت سری ہیرالال جی
 ہمارا ج کے سوشش جن دوا کر پسندہ وکنا پنڈت منی سری
 چوتھ مل جی ہمارا ج سے کئی مرتبہ گزارش کی کہ اگر آپ جن
 انگوں میں سے چُن کر کچھ گاتھاؤں کو لکھا کر کے اور آسان بھاشہ
 میں ترجمہ کر دیں تو جن جگت پر ہی نہیں بلکہ اجین جتیا کے ساتھ ہی
 آپ کا بہت بڑا احسان ہو گا۔ اس طرح پر ادن کی وقتاً فوقتاً۔
 گزارش کر لے پر اوہیں جن دوا کر بندت منی شری چوتھ مل
 جی ہمارا ج نے جن انگوں میں سے تلاش کر کے کچھ ایسے
 گاتھاؤں کا اس جگہ ذخیرہ کیا ہے۔ سو جگت کے روانہ زندگی
 میں وقتاً فوقتاً فائدے مند ہو۔ اس کے بعد اوہیں ذخیرہ کو
 ہندی بھاشا میں الود کیا۔ جس کا ترجمہ ہندی زبان میں
 کئی بار شایع ہو چکا ہے۔ چونکہ محض اردو زبان جاننے
 والوں کو فائدے پہنچانے کی غرض سے یہ اردو ترجمہ بھی کر کے
 اور طبع کر اس کے بغرض رفاہ عام شایع کیا جاتا ہے۔ اگر اس کے
 چھپنے میں یا کھنے میں کسی قسم کی غلطی رہ گئی ہو تو ناظرین براہ مہربانی
 درست فرما کر مطلع فرماں گے تاکہ اگلے بار اس کی درستی کر دی جاوے گی۔

میں بھی اپنے وقت کے دے ایک ہی یعنی بے مثال تھے۔ یہی سبب ہے کہ دنیا ادھیں مہرشی بھی کہتی تھی۔

پھر جس جگہ قیام فرمائیں وہاں سے ہی دوکالوک کی بے شمار اشکال کو ہستانک کے برابر یعنی ہاتھ کی لکیروں کی طرح دے دیکھتے اور جان سکتے تھے۔ اسی سے دے روشن ضمیر تھے۔ اونکائیش یاشا یعنی تعریف تمام ملکوں میں مسایاں جو رہی سکتی۔ اس وقت نہیں بلکہ آج بھی اون کی تمام دنیا میں تعریف پھیل رہی ہے۔

اسی لئے دے یاشو دھنی (یثودہنی) کہلاتے تھے۔ سب ہی سنا کا ذرہ ذرہ اور بڑے سے بڑی چیز کو دیکھنے میں۔ اونکا علم یعنی آنکھ کا نرالا کام کہتا تھا۔

اور یہی اسے جبو بھگوان ہا بیر کے ذریعہ فرمایا ہوا اور چار تو دھرم کو دنیوی ہا سمندر سے پار لگانے والا سمجھو۔ اور دیکھو سنیم۔ سانس کے راستے میں بے مثال تسلی اور بہادری متعلیٰ وغیرہ وغیرہ کو یہی ہا بیر بھدیسنا ان امرا اور نرگنتھ وغیرہ وغیرہ بہت سے پاک ناموں سے پکارے گئے ہیں۔ ادھیں ایسے نرگنتھ پر وچنوں سے آج سب قوموں یا سب ہی عمر دے جین جین مرد و عورت ہمیشہ ایک تا اور نہایت آسانی سے فائدہ اٹھانے اسی وجہ کو لیکر بھبی۔ پونا۔ احمد نگر۔ وغیرہ وغیرہ کے مشہور شہروں کے یادیاہات کے بہت سے شریف خاندان والوں نے سرمد جینا چاریہ

تک کے سارے حالات یعنی بخولی واقف ہیں۔ دوسرے آپ خود
 بھی علم صادق و غیرہ سے ماہر ہیں تیسرے طرح طرح کے صفت ارح
 تک انکے ایسے سننے میں آئے ہیں۔۔ اور جو تھے ادن تفریقوں کو
 کانوں کے سوراخ سے محسوس ہوا ہی نہیں بلکہ آپ نے اپنے ذہن میں
 یقین بھی اچھی طرح کر لیا ہے۔ اس کے جواب میں سو دہرا سو امی نے
 مجھ سو امی سے فرمایا۔

खेयन्ने से रुसले महेसो ।
 अशांत नारी य अशांत दंसो ।
 जसंस्तिरो चम्बु पेहेद्वियस्स ।
 नाराहि धम्मं च धिइं च पेहा ।

सूत्र-कृताङ्ग.

اگر جس طرح تکلیف اپنی روح کو ناپسند ہو کہ جان پڑتی ہے۔
 ٹھیک ویسی ہی غیر اور روح کو ناپسند ہے۔ اس طرح کے علم کو جو
 روح اپنے دل میں خیال کرنے والی ہے وہی **खेदस्स** (تکالیف
 کو جو محسوس کرے) ہمارے بھوکا صاف دل اس **खेत्रस्स** سے ہمیشہ
 باللب بھرا رہتا تھا۔ دوسرا لوکا لوک یا ایمان کو درحقیقت جاننے سے
 روشن ضمیر کہلاتے تھے۔ اسی طرح مجسمہ روح کے جاننے سے
आत्मस्स کہلاتے تھے۔ اور دے **कुश** (آواں) سے اٹھانے
 کے کاموں کا نانش کرنے میں بھی کامل تھے۔ ریاضت کی تعمیل کرنے

ترتیب کے جس طرح کا فرمان کرتے آتے ہیں بجنہ یعنی اسی طرح کا
 فرمان ایک خراب سے خراب کنگال کو بھی پھر چاہتے وہ شودر ہی
 کیوں نہ ہو۔ فرمان کرتے ہیں اسی طرح کا اعلیٰ خاندان میں پیدا
 ہونے والی کیفیت کو کرتے ہیں۔ اس میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں
 رکھا جاتا ہے۔ اسی کے سلسلہ میں جمہور سوامی نے اپنے مرشد
 دھرمند ہر یعنی اعلیٰ عالم سودھرا سوامی سے ایک دن سوال کیا تھا کہ۔

कहं चराणं कहं दसरां से,

सीलं कहं नायसुयस्स आसी ।

जाणासि रां भिस्सु ! जहा तहेरां ,

अहं सुयं बूहि जहाशिसंतं ॥

सूत्र कृत्वाङ्कः

اے سودھرا سوامی جی کہ جس طرح آئم کلیان سچا اور پاک ہے
 اسی طرح مفاہد روح کے اوپر نیک بھی سدا چارے چال چلن سے
 بھرے ہوئے زیادہ ضروری ہے۔ کیوں کہ بغیر نیک چال چلن کے
 سچا بننے والا کبھی نہیں بن سکتا۔

اے سودھرا سوامی اوں عنایت فرما بھگوان ہا ہیر کے علم صادق
 یقین صادق۔ عمل صادق۔ وغیرہ کے تعلقات میں آپ جو کچھ بھی جانتے
 ہوں اپنے دل میں رحم فرما کر اوسے کہنے کی مہربانی کریں۔ کیوں کہ
 ایک تو بھگوان کے سداش کے وقت سے لے کر زبان کے درجہ

ہیں۔ دنیا کی مشکلات اور تکلیفات سے آہستہ آہستہ تسلی بخش اور نجات کے آدمی ہو جاتے ہیں اور ہر قسم کے روحانی و جسمانی تکلیفات کو دے آخ کر لیتے ہیں۔ کیوں کہ ان احکاموں کے ثمرانے والے ہی تو خوشی و ناخوشی وغیرہ ہر قسم کے جھگڑوں سے علیحدہ اور ادلے دور رہتے ہیں۔ اور دے گنگار ہوں یا مجر خواہ برہمن ہو یا شودر یعنی رذیل ہو ان سب کو یکساں بناتے ہیں۔ چھوٹا چھوٹا کا کوئی تعصب تو اس کے قریب ہو کر بھی نہیں نکلتا خواہ کوئی ایک شہنشاہ۔ کنگال۔ مفلس۔ برہمن۔ یا شودر یعنی رذیل قوم ہو فرمان کرنے کے لئے ان سب ہی کے لئے شاہ راہ کھلا ہوا ہے۔ بھگوان مہابیر کی طرف سے ذرا بھی چشمک کسی کے لئے نہیں رکھا جاتا ہے۔ ہمارے اور مذکور بالا کی راستبازی میں کچھ بھی زیادتی نہیں۔ اس کے لئے ایک ہی ثبوت کافی ہے۔ وہ اس طرح سے ہے۔

जहा पुणरास्स कत्थति ,

तहा तुच्छस्स कत्थति ।

जहा तुच्छस्स कत्थति ,

तहा पुणरास्स कत्थति ॥

۶ - ۲ - ۱
کہ ایک اعلیٰ سے اعلیٰ شہنشاہ یا اعلیٰ قوم والے کو جن دہرم کے سب ہی

۲۸۷/۲۹



ناظرین۔ آج سے تقریباً ڈھائی ہزار سال کے پیشتر اسی سرزمین
 ہندوستان میں جو بہادر مہاپرکھ یعنی اعلیٰ اداکاری اپنے محض علم کے
 ذریعہ سے فرمان صادر فرما گئے ہیں۔ ادھنیں نہ گرنہ بھگوان مہاپرکھ کے یہ
 پرہچن سچے ہیں۔ اور سب سے مقدم یا اعلیٰ ہیں جو روشن ضمیروں
 کے ذریعہ فرمائے ہوئے ہیں وہ نجات کی عرض سے مکمل ہیں۔ انصاف
 سے پڑ ہیں۔ ہر مقام کے شلیوں کو ناس کرنے والے ہیں۔
 سچے راستے کے ہمراہی ہیں۔ مہر کو پیدا کرنے والے ہیں۔ غصہ۔
 عجز۔ دعا بازی۔ لالچ۔ وغیرہ وغیرہ کو ایک دم سے مٹانے والے ہیں
 نجات کے راستے کو لگے ہوئے ہیں۔ ان کے فرمان میں کسی طرح کا
 فرق نہیں ہوتا ہے۔ فی الحقیقت یعنی عین یقین ہیں۔ کلہم تکلیفات
 کے ناس کرنے میں راستہ کے برابر۔ اس طرح کے فرمانوں میں
 حتی المقدور یقین کے ساتھ محو ہوتے ہیں۔ وے گویا اسرار انمول
 کو حاصل کرنے کا مطلب سیدہ کر لیتے ہیں۔ پرہم ادھہ کے عالم بناتے

(۶۲)

(جین گزٹ ملی پور) اکتوبر ۱۹۳۵ء کے گزٹ میں لکھا ہے کہ گیتا پشتک تمام دنیا میں درشن قیمتی اور ادبیا تک گیا کے بھنڈا روپ میں مشہور ہے۔ کیا جینیوں کے پاس بھی گیتا کہیں ایسی کوئی پشتک ہے۔ لوگ اکثر ایسا پوچھتے ہیں یہ پشتک اسی سوال کا جواب ہے

(۶۳)

(ایر سنڈیش) اگرہ تاریخ ۲۵ - ۷ - ۳۶ میں لکھا ہے کہ اس پشتک کے ۱۸ ادبیای جینیوں کے لئے ہی نہیں من امر کیلئے اویوگی ہے۔ اس کے اپیش پرد پڈ پڑہنے میں بڑا اماند آتا ہے



نزد گرنٹھ پر چین ادھیا تک گیان کا امول گرنٹھ ہے۔ ان ادھیوں
سے کیا جین اور کیا اجین تمام سماں روپ سے لاجھ ادٹھا سکتے
ہیں۔

(۵۹)

(بیسو متر) کلکتہ۔ اپریل ۱۹۳۳ء کے صفحہ ۱۱۳۵ میں لکھا ہے کہ
جین دھرم کے پروردہ تک نہایت ہمایر کے پروردہوں کا سالو ادیسنگہ
کیا گیا ہے۔
انوداد کی بھاشہ سرل ہے۔

(۶۰)

(سہانک باسی جین احمد آباد) اردہ مارک ۱۲ء میں لکھا ہے
منی سری کاپہ پر مایں نہایت قابل قدر ہے۔ یکجائی سیکو کوں کی
بہت ہی سندرو پسندیدہ ہے۔ اس پشتک کو ادھیہا تک گیتا
کہا جادے تو بجا نہیں ہے۔

(۶۱)

(جیاجی پرباپ) گوالیار۔ ۲۸ - ۱۱ء ۳۵ء لکھا ہے کہ۔
نزد گرنٹھ پر چین ادھیہا تملوں کے لئے کرم اور ادس کے
سادہ ہنوں کی سمپورن اور شکسم سے شکسم رکھیا
کرتا ہے۔ جس سے سب جین اجین زنا ری یکساں فائدہ ادٹھا سکتے
ہیں۔

یہ تباہی و گس پر چار ہونا چاہئے ہر ایک پشتکالیہ میں اس کا ہونا ضروری ہے۔

(۵۵)

(جین پرکاش) بمبئی - برس ۲۰ انگ ۲۳ تا مئی ۱۰ ستمبر ۳۳ء
میں لکھا ہے۔

نئی سری نے آگم ساہت کا نو نیت نکال کر گیتا کے سامان ۱۸ ادھیائے
میں بی بھگت کر کے پانچلوں کے سامنے رکھا ہے۔ بہت ادھیوگی
سنگرہ ہوا ہے۔

(۵۶)

(جین جوتی احمد آباد) برس ۳ انگ میں لکھا ہے۔

یہ سنگرہ ہمیشہ پانچ کر کے میں ادھیوگی ہے۔ اس میں کوئی سنکا
ہیں ہے۔

(۵۷)

کر اپنی دسندھ سے پرکاشک ۱۹۳۴ء کے ۲۲ ویں دسمبر
کے پارسے سنار اور لوک مت لکھا ہے۔ کہ

ہندی بھاشا جاننے والی پر جا کے لئے یہ پشتک نہایت ادھیوگی ہے
اور ہر ایک ہندی پریمی کو منن کرنے کے لئے اپنے گھر میں رکھنے
لوگ ہے۔

(۵۸)

(جیون جوتی) میلانہ پرکاشک جولائی ۱۹۳۴ء میں لکھا ہے

(۵۰)

(ادجن) دہلی تاریخ ۶-۱۱-۲۲ میں۔

لکھتا ہے۔

جین دہرم سمبندھی پاٹھ گرنٹھوں میں اس پشتک کا استمان ادبنا
سمجھا جاوے گا۔

(۵۱)

(دکمیشور سماچار) بمبئی تاریخ ۱۵-۱۲-۳۳ میں لکھتا ہے۔
یہ ایک سمبارد رنے گرنٹھ ہے۔ گیانامرت کی پیاس رکھنے والے
تمام ہمالاد پہاڑ اس سے لاجبہ ادٹھا سکتے ہیں۔

(۵۲)

(دکرم بیر) سنکیا ۵ تاریخ ۱۱ مارچ ۱۹۳۲ء میں لکھتا ہے
بھگتی گیان بیراگ نئے گیتا کے سان اس پشتک کو اپدیش گرنٹھ کا
روپ دینے کے لئے سنگراہک جہودید پرشنا کے پاتر ہیں۔

(۵۳)

(بمبئی سماچار) تاریخ ۲۲ جولائی ۱۹۳۳ء میں لکھتا ہے۔ کہ
جین اور دیگر سبھوں کے لئے یکساں مفید ہے۔

(۵۴)

(دسری جین پتھ پرورشک) اگرہ ۶ تاریخ ۶ ستمبر ۱۹۳۳ء میں لکھتا ہے
پرتریک جینی کو پڑھ کر من کرنا چاہئے۔ اور دوسروں میں بھی اس کا

(۴۵)

(جین ہسلا ورش) صورت سال ۱۲ انگ ۸ میں لکھتا ہے کہ
پشنک میں گاتھا سرل اچھے ہیں۔ منن کرنے یوگ ہیں۔

(۴۶)

(دگبرجن) صورت سال ۲۶ انگ ۱۲ بیرسم ۲۳۵۹ صفحہ ۳۹۱
میں سماج کو ہی نہیں بلکہ عوام انسان کے لئے فائدہ مند ہے۔ پشنک
کی نیتی پورن گاتھائیں سنگرہ کرنے یوگ ہیں۔ پشنک سنگرہ بنے وادپیوگی ہے۔

(۴۷)

(جین مہر صورت) تاریخ ۱۶ - ۱۱ - ۲۳ میں لکھتا ہے۔
کل گاتھائیں ۲۷۷ ہیں جو سب حفظ کرنے یوگ ہیں۔ دگبری بھائی
بھی ادش پڑ ہیں۔

(۴۸)

(جین جگت اجیر) اکتوبر ۱۹۳۳ء میں لکھتا ہے۔
جین سو تر گرنھوں کے نیتی پورن، اوپیش پر دپوں کا یہ سنگرہ ہے۔

(۴۹)

(بیرلمی پور) تاریخ ۱۶ - ۱۱ - ۳۳ میں
لکھتا ہے کہ سنگرہ پریشیم پوروک کیا گیا ہے۔ سید تاہر
پانچھ شالاؤں کے پانچھ کرم میں سمجھنے یوگ ہے۔

(۴۰)

کوی در پندت مئی نان چندر جی ہمارا ج -
 او تم رتوں چھانت کر جو سنگرہ کیا گیا ہے - بہت
 سند رہے

(۴۱)

شتادو حالی پندت مئی سری سو بھاگ چندر جی ہمارا ج
 یستوت گرنتھ کا سنگرہ کرنا کا احسان ماننا چاہئے -

(۴۲)

یوگ لنت پندت مئی سری یوگ چندر جی ہمارا ج
 آپ کا یہ گرنتھ قابل قدر ہے میں اس کی تعریف کرتا ہوں - آپ
 ایک ہی بھاگ لکھ کر نہ رہ جاویں

(۴۳)

اوپادھیائی مئی سری آتمہ رام جی ہمارا ج -
 طالب نجات کو ضرور پڑھنی چاہئے -

(۴۴)

بکنا سریمان سو بھاگ ل جی ہمارا ج
 جو پر اکرت کا گیان نہیں رکھتے ہیں - اون جیوں کے لئے بھادی
 او پکار کیا ہے -

جین سماج کو ابتدا میں یہ پشتنگ ضرور پڑھنا چاہئے۔

(۳۵)

سری میت کیرتی پرشاد جی جین۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ویل

ہائی کورٹ بنولی (میرٹھ)

سب دھرم پریمی ہندو اور خاص کر جین بھائی وہن اس پشتنگ سے
پورا لالچہ اٹھا دیں۔

(۳۶)

سرمیان بھو پندر سوری جی ہمارا ج بھین مال۔
ایہ کا پورن اودیوگ سچل ہے۔ سماج میں بے مد مفید ہے

(۳۷)

یروڈنگ سرمیان کانتی بجے جی ہمارا ج۔ پائٹ۔
سنکراکھ مہاتما جی کا پریشرم اچھا ہے

(۳۸)

مٹنی سوری سُستی بجے جی گوجرانوالہ (پنجاب)
آپ کی محنت قابلِ تعریف ہے۔

(۳۹)

جینا چاریہ پوجہ سوری امولک دسی جی ہمارا ج
شاستر پریمی اور دیا کھیان داتاؤں کو ضرور پڑھنے یوگیہ ہے

(M)

(۳۱)
سرمیان پندت شو بها چندی بهارل نیای تیرتہ سپادک بیر سرتی چین
گر دسلی - پیادہ

یہ مسئلہ پانچ سالہ لڑکوں میں پڑا ہے۔ یہ جس گروہ کی
میں اسے پانچ کرم میں نیت کیا گیا ہے۔

(PM)

(۳۲)
سہریان پرانند جی۔ بی۔ اے۔ گروکل ودیا بھ سون گڈو۔
سبب میں اپنے ہی گرونتوں کی بہت ہی محرومت ہے۔ آپا نے ہر
خاص و عام کے لئے خاتمہ اور ٹھکانے کا موقعہ دیا ہے جو نہایت قابل تعریف
ہے۔

(PM)

سرری پنڈت مہگونی لال جی دویا جوشن و راج گریہ جیشن
 یہاں تک بڑی ایک مہس ہے اس ریتہ ۔ دور مہن گریہ
 روحانی ناکہ و آٹھارے ۔ اس میں دھرم کا بے حد کار و بار ہے

572

سید بن محمد بن علی بن ابی طالب
علیه السلام

نرگرنہ پود جن کی لطف کی جین سہت کی باسو سیدہ کی ہے

(۲۷)

شرمان - کے - جے - مشرو والہ - احمد آباد -
پشتک جتنا کے لئے بہت فائدہ مند ہے -

(۲۸)

شرمان بابو کا متا پرشاد جی جین - ایم - آر - ایس - بیرسپادک

علی گنج - ضلع ایٹہ

یہ پشتک سار تک نام ہے - شیو تا مہری انگ گرنہوں سے نرگرنہ
جہا پر بھوؤں کے دہارک پر وچوں کا سنگرہ اس میں کیا گیا ہے اور
وہ سب کے لئے آپا دیہ ہے -

(۲۹)

شرمان دہیرج لال جی کے ٹکھیا، آن - ادہٹا نا - سری جین

گروکل بیاد -

جین دہرم کے ابھاسیوں کو اور و دیار بھتیوں کو پاٹھ کرنے یوگ
ہے - جین ستمہاؤں نے پاٹھ کرم میں بھی رکھنے یوگ ہے -

(۳۰)

شرمان جوتی پرشاد جی جین - سابق سمپادک جین پردیپ

دیوبند - یو - پی

میں اس چھوٹے سے سنگرہ گرنہ کو اگر جین گیتا کہدوں تو کچھ اوجت ہونگا

میں رکھنے دوگ ہے۔

(۲۳)

سردیان ڈاکٹر پی۔ ایل۔ دید۔ ایم۔ اے (سنگت) ڈی۔ بیٹو
(پیرس) پردیسر سنگت اور پراگرت واڈیہ کارج پونہ
نڈر نڈر پردین اسی طرح جینوں کے دہرم شاستروں کے ایڈیشن
کا نام ہے۔ میں یاد ہوں کہ ہر ایک جن یہ نیم کرے کہ اس کا نام ہے
کم ایک ادھیای روزانہ پڑھے اور من کرے۔

(۲۴)

مہا بھو اد پادھیای ڈاکٹر گنگا ناتھ جہا۔ ایم۔ اے۔ ڈی۔ ٹو وائس
چانسلر۔ الہ آباد یونیورسٹی۔
یہ تمام بین ادھیایوں کے لئے بہت ادھیوگی برانت ہوئی۔

(۲۵)

پیر دھیر کیشو لال بہت دھرم۔ ایم۔ اے۔ بڑو اکامج۔
جہن شاستروں میں سے سنگت گراہس وک و بروک کے تیان کا
نام بہت ہی صاف اور دو بتا کے ساتھ سنگت کا کیا ہے۔
دہرم ورم و رکھنے والے۔ سیوں کو اس کو پڑھنے کے لئے
میں انور دہ گرتا ہوں۔

(۲۶)

پرنسپل شیمو دیان جی ٹپ وادی۔ ایم۔ اے۔ بڑو اکامج۔

اس پشتک کے بجاری پر چار سے ادش کا اوم پر نام نکلے گا۔
اور اس کا پر چار خوب ہو ایسی میری بھاد نہ ہے۔

(۱۹)

سرمیان امرت لال جی سیو چند جی - گوپانی - ایم - اے۔
بڑودا سناج - بڑودا۔

اپنے سماج کی کیتیک پشتکوں کی بہ نسبت یہ پشتک بالکل اوم ہے
اس میں شک نہیں۔

(۲۰)

سرمیان پروفیسر گھاسی رام جی جین - ایم - سی - ایف - پی - ایس - لنڈن
و کٹوریہ کالج گوالیار
اس پشتک کے بلاناگہ پن سے محو شدگی اُمت کو سچی شانتی ہوگی۔

(۲۱)

سرمیان پروفیسر بول چند جی - ایم - اے - اتھاس اور راج نیکی کے
پروفیسر منہو کلج دہلی
آپ نے اس پشتک کے پرکاشن ددار ایک بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے

(۲۲)

سرمیان رام سرودپ جی - ایم - اے - ماستری سنکیت کے پروفیسر
مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔
یہ پشتک پانی اور پراکرت بھاشاؤں کی انگٹھاؤں کے لئے پاٹھ گریختوں

نرگرنہ پود جن کے پڑھنے پڑا نے سے جتنا بھاری لا بھراوٹھا سکتی
ہے۔ ایسا سندھ نرگرنہ پر کاشت کر کے آپنے جین اور جینٹر مینوں پر
بھاری ادیکار کیا ہے۔

(۱۵)
سری میت گو بندال بھٹ۔ ایم۔ سی۔ پروفیسر سنکرت کارج
بڑودا
یہ نرگرنہ نہایت ادیوگی و خط کرنے یوگ ہے۔

(۱۶)
سری میت پروفیسر بہاوی۔ بڑودا کارج بڑودا۔
یہ پشتک جین دھرم کا ادھین کرنے والے۔ یا رغبت رکھنے والے
ہاتھ بھاؤں کے لئے ادیوگی شدہ ہوگی۔

(۱۷)
سریان پنڈت جگل کشور جی مختار۔ سداوا۔
اگم نرگرنہوں پر سے اچھے ادیوگی پدوں کو جن کو ایسے سنگرموں
کے تیار کرنے کی بلا شک ضرورت تھی۔ اس کے لئے منی سری چوتھ مل جی
ہمارا ج کا یہ ادیوگ اور پریرم قابل تعریف ہے۔

(۱۸)
سریان پنڈت یارے کشن جی صاحب کول سابق دیوان
سیلانہ سٹیٹ و سابق ایڈوائس جبر۔ جھاٹوا سٹیٹ۔ حال ممبر کونسل
(ادوے یور میواٹ)

(۱۰)

سری تیت پردیسر - کے - این - ابھینکر - ایم - اے - گجرات کالج
احمد آباد -

بمبئی دلیوں میں دو داؤں اور دو یا رہتوں کے ہاتھوں میں
رکھی جائے لوگ ہے - بمبئی دلیوں کے سبق آموز گزشتوں چاند کے
وقت اس گزشتہ کے لئے اپنی طرف سے سفارش کر دیں گا -

(۱۱)

سرمایا عطر سین جی جین - سمیادک (دیش بھگت) میرٹھ
یہ پشتک ہر ایک جین گھرانے میں پڑھی جائے قابل ہے -

(۱۲)

سرمایا پردیسر ہیرالال جی رشکداس جی کا پڑیہ - ایم - اے -
ایسی اپنی لگی پشتک سنگھ کر لے داؤں و چھپوانے داؤں کو دین باد

(۱۳)

سرمایا پنڈت لال چند جی بھگوان داس جی گاندھی - لاہری -
بڑودہ -

پرسدہ بکنا منی سری چوٹھل جی جہاراج کایہ پریتن قابل تعریف ہے -

(۱۴)

سرمایا نندال جی کیدار ناتھ جی دیکشت - بی - اے - ایم - سی - پی
سابق ددیاد بھکاری - بڑودہ -

(۷)

سرمیان پر وفیسر ہیرالال جی جین۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔
 بی۔ کنگ ایڈورڈ کالج امراتی (برادر)
 اس پشتک کا اوپر کن کر مجھے بڑی پرستنا ہوئی۔ پشتک
 پر امی شد ہتا پوروک چھپی ہے اور چت آکر شک ہے۔ x x x
 سہت اور اتھاس پر پیوں کو اس سے بڑی آسانی اور سہدہ
 ملے گی۔

(۸)

سرمیان ہما ہوا و پامی رائے بہادرینڈت گوری شنکر
 ہیرا چند جی ادھما جہیر۔
 یہ پشتک صرف جینوں کے لئے ہی نہیں بلکہ جینتر گہیتوں
 کے بھی نہایت مفید ہے۔

(۹)

سرمیان لالہ بنارسی داس جی۔ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔
 اور ٹیل کالج لاہور۔
 سوامی چوتھ مل جی ہمارا ج نے بڑ گرنھ پر دین رکھ کر صرف جین بارج
 پر ہی نہیں بلکہ سمت ہندی سنار پر اوپکار کیا ہے۔ ایسے گرنھ کی
 بہت بھاری ضرورت ہے۔

بیا کر ن آچار یہ کامیہ تیرمہ مورس کالج ناگ پور - سی - پی
 اس گرنٹھ رتن کی شیکتیوں کا من سمیت مالہ سراج کے لئے
 ہستکر ہے - کیوں کہ یہ شیکتیاں کسی ایک مت یا سمپر دائے ہمیں
 کی نہ ہو کر بیوجین ہیں -

(۴)

سری مان پر و فیروشیام لال جی چور وٹیا - ایم - اے - مورس
 کالج ناگپور -
 سری منی ہمارا جی کا کیا ہوا ترجمہ نہایت سہل و صاف اور
 پر بھاد مت پاؤں ہے -

(۵)

سری مان - دی - دی - میرا اسی پر و فیروشیام لال جی بھاگ -
 مورس کالج ناگ پور -
 یہ شیک چین شہت کی دھارک اور ویشنگ سرب و ادم
 گاتھاؤں کا سنگرہ ہے -

(۶)

سری مان گوپال کیشو گردے - ایم - اے - سابق پر و فیروشیام لال جی
 اسی طرح سے سات آٹھ اردہ لکھدی کے گرنٹھ چھوڑے جائیں
 تو اسی بھاشا کا بھی پرچہ سہل شیکت کی طرح بہت سہل و صاف ہو جائے گا -

زرگرنہ پر چین کے متعلق

بڑے بڑے عالما کا ریویو

(۱)

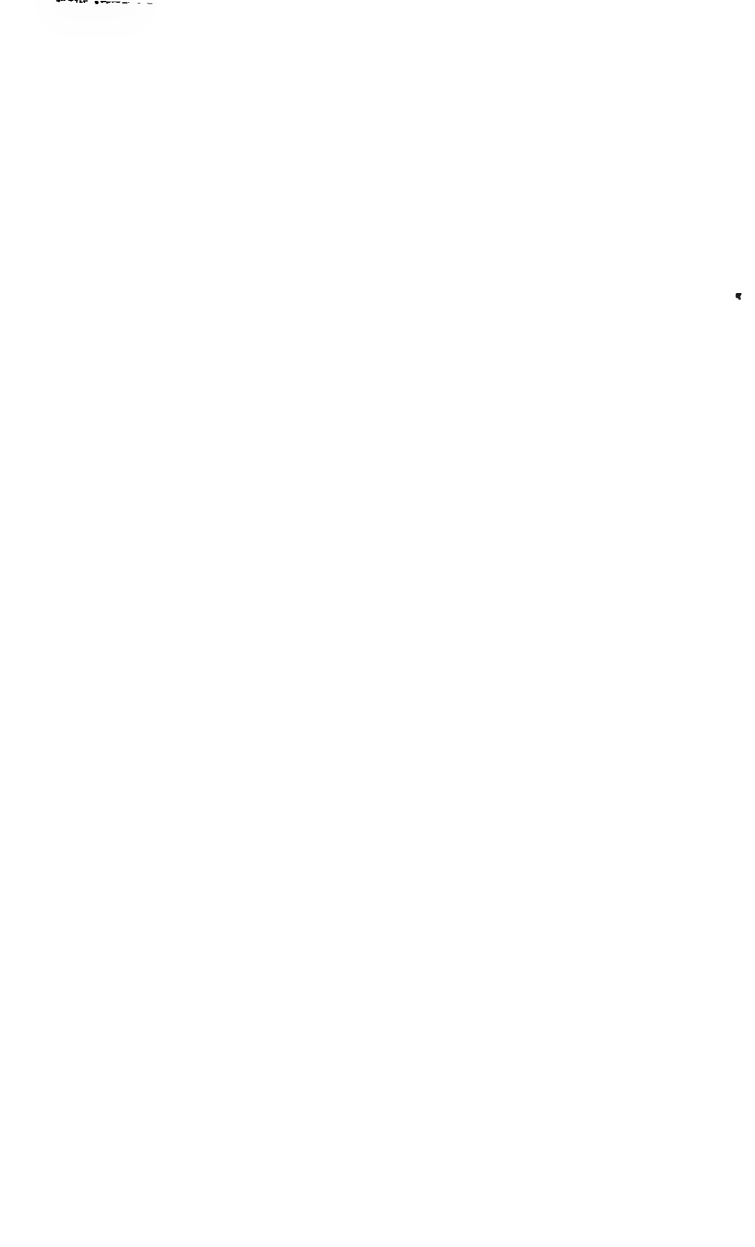
سری مان لالہ کنول جی۔ ایم۔ اے۔ سیشن جج دہلی پور۔
زرگرنہ بڑے ہتھیار کا ہے۔ سادہ ہوو گرت دوہوں کے کام کی چیز ہے
یہ سبھوں کے گھر میں موجود ہونا چاہئے۔ بلکہ پانٹھ شا لاؤں کی تعلیم
میں اسکا داخلہ نہایت ضروری ہے۔

(۲)

سری مان پنڈت رام پرتاب جی شاستری۔ سابق پروفیسر
پالی سنسکرت مدرس کالج ناگپور (سی۔ پی۔)
اس کے ذریعہ چین سائیت میں ایک قیمتی سنگل دقتیاں ہوا
یہ صرف چین مذہب خواہشمند عالموں کو ہی نہیں بلکہ چین سائیت
میں رغبت رکھنے والوں کے لئے سبھوں کے لئے نہایت مفید ہے

(۳)

سری مان پروفیسر سر موتی پرشاد جی چتر ویدی۔ ایم۔ اے۔



نہو تہونم سمنسہ پیکو نیپ او مہا پیکو
تاتھ پیکو نیپ او مہا پیکو

زرگرتھ پروجین

سنگراہک اور الواوک

جین دوا کر پرسہ بکتا پنڈت منی

شری چوتھ مل جی مہاراج

پرکاشک

سری جینودیسیتک پرکاشک بھتی نظام (مالوہ)

اول مرتبہ

جلد ۱۵۰۰

لہا منڈی آگرہ

مہاپیر سمنسہ ۲۲۶۳

بکرم سمنسہ ۱۹۹۳

نگر تھ پروچن

سنگراہک اور انوادک

جین دوا کر پر سده بکتا پنڈت منی

سری چوتھ مل جی مہاراج

